e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

عتیق احمد کے بیٹوں علی اور عمر کے خلاف چارج شیٹ داخل

پریاگ راج (ایجنسی) امیش پال قتل معاملہ میں ایک بڑی پیش رفت سامنے آرہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس قتل معاملہ میں پولیس نے چوتھی ضمنی چارج شیٹ داخل کردی ہے۔ اس میں عتیق احمد کے بیٹوں عمر اور علی کو بھی ملزم بنایا گیا ہے۔ امیش پال قتل معاملہ میں پولیس کی چھان بین میں دونوں کے ملوث ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ دراصل کئی ملزمین نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ جیل میں بند علی اور عمر کو امیش پال قتل معاملہ سے متعلق جانکاری تھی اور قتل کو انجام دینے والوں سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہی اندیشہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ پولیس دونوں کے خلاف چارج شیٹ داخل کرسکتی ہے۔ واضح رہے کہ امیش پال قتل معاملہ میں عتیق احمد کے بڑے بیٹے عمر کا بیان پولیس نے پہلے ہی درج کیا تھا۔ دھومن گنج پولیس نے لکھنؤ جیل جاکر اس سے پوچھ تاچھ کی تھی اور اس کا بیان لیا تھا۔ نینی جیل میں بند اس کے چھوٹے بھائی علی کا بھی بیان پولیس پہلے ہی لے چکی ہے۔

دہلی شراب گھوٹالہ: کے۔ کویتا کی درخواست ضمانت مسترد

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے شراب گھوٹالہ معاملے میں بی آر ایس لیڈر کے کویتا کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی۔ جسٹس سوارن کانتا شرما کی بنچ نے اس کیس میں 28 مئی کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ ای ڈی نے کے کویتا کی درخواست ضمانت کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ ان کی ضمانت پر رہائی کی صورت میں مزید تفتیش متاثر ہوسکتی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی نے کہا تھا کہ یہ دلیل صحیح نہیں ہے کہ انھیں صرف ایک خاتون ہونے کی وجہ سے ضمانت دے دی جائے۔ وہ ایک متاثر کن خاتون ہیں، جس کی وجہ سے تفتیش متاثر ہوسکتی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی نے مزید کہا کہ شراب گھوٹالہ معاملے میں بہت سنگین جرم کیا گیا ہے۔ وہ گواہوں پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرسکتی ہیں۔ اس لیے انھیں ضمانت نہیں دی جانی چاہیے۔ ای ڈی نے کہا تھا کہ کے کویتا نے دیگر ملزمان کے ساتھ 100 کروڑ روپے کی رشوت لی ہے۔

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۲۶۹) لکھنؤ، منگل ۲-جولائی ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۵/ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 269 Tuesday , July 02 2024 Pages -8

'تم ہندو نہیں ہو'، بی جے پی پر راہل کا حملہ، لوک سبھا میں ہنگامہ

'شیو کی طرح ہم بھی زہر پیتے رہے'، نام نہاد ہندو اور تشدد کے حوالے سے راہل گاندھی کا پارلیمنٹ میں بھاجپا کو آڑے ہاتھوں لیا، پی ایم مودی سے لے کر امت شاہ تک حکمراں جماعت کے لیڈران نے کیا احتجاج

☆ اپوزیشن لیڈر نے کہا، پی ایم مودی ملک کے ہر طبقے اور فرد کو خوفزدہ کرتے ہیں جبکہ کانگریس کی علامت بھگوان شیو، اسلام، گرونانک، مہاتما بدھ، مہاویر کی ابھئے مدرا ہے، جو ملک میں سچائی، عدم تشدد اور بے خوفی پھیلا رہی ہے۔
☆ راہل گاندھی نے اسلام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ پیغمبر کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی اسلام میں بھی خوف سے دور رہنے کا پیغام دیا گیا ہے۔
☆ کانگریس کے سابق صدر نے ایجنسیوں کے غلط استعمال، بے روزگاری، مہنگائی، اگنی ویر، کسانوں کی تحریک وغیرہ مسائل پر حکومت کو گھیرے میں لیا اور خود لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کی بھی تنقید کی۔

نئی دہلی (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے آج چھٹے روز اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بی جے پی پر جم کر حملہ کیا۔ راہل گاندھی کا یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ پی ایم مودی سے لے کر وزیر داخلہ امت شاہ تک احتجاج کرتے ہوئے نظر آئے۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر میں ان تمام موضوعات پر بی جے پی کو نشانہ بنایا جن کا وہ پارلیمنٹ کے باہر تذکرہ کرتے رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے ہندو مذہب سے لے کر حکومت کی پالیسوں تک، منی پور سے لے کر کشمیر تک حکومت کے طریقہ کار پر تنقید کی۔ راہل گاندھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ملک کے ہر طبقے اور فرد کو خوفزدہ کرتے ہیں جبکہ کانگریس کی علامت بھگوان شیو، اسلام، گرونانک، مہاتما بدھ، مہاویر کی ابھئے مدرا ہے، جو ملک میں سچائی، عدم تشدد اور بے خوفی پھیلا رہی ہے۔ صدر کے خطاب پر بحث میں اپوزیشن کی قیادت کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ کی تقریر میں بھارتیہ جنتا پارٹی پر شدید حملے کیے اور ایجنسیوں کے غلط استعمال، بے روزگاری، مہنگائی، اگنی ویر، کسانوں کی تحریک وغیرہ مسائل پر حکومت کو گھیرے میں لیا اور خود لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کی بھی تنقید کی۔ مسٹر گاندھی کی تقریر کے دوران وزیر اعظم کو دوبار مداخلت کرنی پڑی، جب کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو تین بار اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان کو ایک ایک بار مداخلت کرنی پڑی۔ اس دوران کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر محترمہ سونیا گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی بھی لوک سبھا کی ناظرین گیلری میں بیٹھی تھیں۔ انہوں نے بھگوان شنکر، گرونانک دیو، مہاتما بدھ، مہاویر، اسلام میں عبادت کرنے والے ہاتھوں کی تصویریں دکھائیں اور بھارتیہ جنتا پارٹی پر تشدد اور نفرت پھیلانے کا الزام لگایا، لیکن ایک بیان سے خود مسٹر گاندھی کو بھی ایوان کے غصے کا سامنا کرنا پڑا۔ جب انہوں نے کہا کہ خود کو ہندو کہنے والے تشدد اور نفرت پھیلا رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی کے اس بیان کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی خود کھڑے ہوئے اور کہا کہ پورے ہندو سماج کو پر تشدد اور نفرت پھیلانے والا کہنا سنگین موضوع ہے۔ حکمران جماعت کے لوگوں نے قواعد کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر گاندھی سے کہا کہ انہوں نے پورے ہندو سماج کو پر تشدد کہا ہے اس لئے انہیں پورے ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔ ایوان میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان کئی منٹ تک جاری رہنے والے تنازعہ کے بعد مسٹر گاندھی نے اپنا بیان بدلتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ارکان ہندو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ہندو متشدد نہیں ہوتا جبکہ یہ نفرت پھیلاتے ہیں اور تشدد کو فروغ دیتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی مسلسل آئین پر حملہ کررہی تھی، جس کے نتائج انتخابات میں نظر آئے۔ ہمارے کئی لیڈروں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ ایک لیڈر ابھی جیل سے باہر آیا ہے جبکہ دوسرا ہنوز قید میں ہے۔ مجھ پر بھی حملہ ہوا اور یہ سب ملک کے وزیر اعظم کے حکم پر کیا گیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ میرے خلاف 20 سے زائد مقدمات درج ہوئے اور مجھے دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔ میرا گھر چھین لیا گیا اور میڈیا میں میرے خلاف 24 گھنٹے مہم چلائی گئی۔ مجھ سے 55 گھنٹے تک تفتیش کی گئی۔ جب یہ ختم ہوا تو ایک افسر نے مجھے آف کیمرہ کہا کہ آپ 55 گھنٹوں تک بیٹھے رہے، کسی طرح کی حرکت کیوں نہیں کی۔ آپ تو پتھر جیسے ہیں۔

دوران تقریر راہل گاندھی نے ایوان میں شیو کی تصویر دکھائی اور کہا کہ ہم شیو کی پناہ میں ہیں۔ اس سے ہمیں مشکل حالات سے لڑنے میں مدد ملی۔ شیو کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ شیو نے زہر پی لیا تھا اور نیل کنٹھ ہوگئے تھے۔ ہم نے اس سے سبق سیکھا اور زہر پیتے رہے۔ شیو کی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ بائیں ہاتھ میں ترشول ہمیں عدم تشدد کا پیغام دیتا ہے، یہ اگر دائیں ہاتھ میں ہوتا تو تشدد کی علامت بن جاتا۔ اس کے علاوہ ان کے ابھئے مدرا (بے خوف انداز) میں اٹھایا ہوا ہاتھ کانگریس کے نشان جیسا ہے۔ راہل گاندھی نے اسلام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ پیغمبر کہتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی اسلام میں بھی خوف سے دور رہنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے سکھ مذہب کے گرونانک کی تصویر بھی دکھائی۔ شیو کی ابھئے مدرا کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ یہ ابھئے مدرا یہ پیغام دیتا ہے کہ نہ ڈرو اور نہ ڈراؤ۔ جبکہ خود کو ہندو کہنے والے کچھ لوگ دن بھر تشدد میں ملوث رہتے ہیں۔ اس پر بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ نے ہندوؤں کو تشدد سے جوڑنے کے معاملے قرار دیتے ہوئے ہنگامہ شروع کردیا۔ بی جے پی ارکان نے کہا کہ یہ ہندو سماج کی توہین ہے۔ اسے ہندو سماج کی توہین قرار دینے کے لیے خود پی ایم مودی کھڑے ہوئے، جس پر راہل گاندھی نے کہا کہ ہندو کا مطلب صرف بی جے پی اور آر ایس ایس ہی نہیں ہوتا۔ راہل گاندھی کے اس بیان پر وزیر داخلہ امت شاہ بھی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی کا یہ بیان پارلیمانی اصول کے خلاف ہے۔ امت شاہ نے مطالبہ کیا کہ انہیں ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔ اس کے بعد لوک سبھا اسپیکر نے راہل گاندھی کو قابل اعتراض باتوں سے بچنے کا مشورہ دیا، جس پر راہل گاندھی نے کہا کہ یہ لوگ خوف پھیلا رہے ہیں، حالانکہ انہیں ایودھیا سے بھی پیغام مل گیا ہے کہ ڈر نہ پھیلائیں۔ صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ بی جے پی نے حکمت عملی کے طور پر آئین اور ملک کے نظام پر حملہ کرنا شروع کیا ہے۔ حکومتی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اقلیتوں اور اپوزیشن ارکان پر حملے ہورہے ہیں اور انہیں جیل بھیجا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں خود مودی حکومت کے اس حملے کا شکار ہوا ہوں۔ مجھے دو سال کے لیے جیل بھیجنے کا حکم ملا، مجھے پارلیمنٹ کی رکنیت سے نااہل قرار دیا گیا، میرا گھر چھین لیا گیا اور جب ایسے حملے ہوتے ہیں تو پوری اپوزیشن آئین مخالف سوچ کے خلاف اکٹھی ہوجاتی ہے۔

تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف اپوزیشن کا زبردست احتجاج

نئی دہلی۔(ایجنسی) پارلیمنٹ میں جاری مانسون اجلاس کے دوران اپوزیشن انڈیا الائنس کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کے گیٹ کے باہر زبردست احتجاج کیا۔ اپوزیشن اراکین نے یہ احتجاج تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف کیا۔ دوران احتجاج ارکان پارلیمنٹ نے حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ یہ احتجاج لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں ہوا، جس میں انڈیا الائنس کی تمام پارٹیاں شریک ہوئیں۔ اس موقع پر ارکان پارلیمنٹ اپنے ہاتھوں میں تختیاں اٹھا رکھی تھیں جن پر ای ڈی وسی بی آئی کا غلط استعمال بند کرو، بی جے پی میں جاؤ بدعنوانی کا لائسنس پاؤ اور مودی سرکار کی تاناشاہی نہیں چلے گی جیسے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ اس احتجاج میں شریک عام آدمی پارٹی کے لیڈر سنجے سنگھ نے کہا کہ ہمارا یہ احتجاج تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف تھا۔ انہوں نے بی جے پی سے پوچھا ہے کہ دہلی کے وزیر اعلیٰ نے ایسا کیا جرم کیا ہے کہ انہیں گرفتار کیا گیا؟ کیا بی جے پی اس کا جواب دے گی؟

اپوزیشن نے لوک سبھا میں این ای ای ٹی پر بحث کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یواین آئی) کانگریس نے این ای ای ٹی میں مبینہ بے ضابطگیوں پر ایک دن کی بحث کا مطالبہ کیا، لیکن لوک سبھا اسپیکر کی طرف سے کوئی یقین دہانی نہ ملنے کے بعد اپوزیشن اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے لوک سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث شروع ہونے سے پہلے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے مائیک بند کرنے کے الزامات پر برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ الزام ہے کہ باہر جانے کے بعد مائیک بند کردیا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ تمام پارٹیوں کے ایم پی ایز کرسی پر بیٹھتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ مائیک صرف انہی کا آن ہوتا ہے جن کا نام اس کرسی سے بولنے کے لیے پکارا جاتا ہے۔

نئے فوجداری قوانین عجلت میں نہیں بنائے گئے ہیں
اپوزیشن کے الزامات کو امت شاہ نے کیا مسترد

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو کہا کہ تینوں نئے فوجداری قوانین تفصیلی بحث کے بعد لائے گئے ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کے اس الزام کو مسترد کردیا کہ یہ قوانین جلد بازی میں منظور اور نافذ کیے گئے ہیں۔ یہ تین نئے فوجداری قوانین - انڈین جوڈیشل کوڈ، 2023، انڈین سول ڈیفنس کوڈ، 2023 اور انڈین ایویڈینس ایکٹ، 2023 پیر سے نافذ کیے گئے ہیں۔ مسٹر شاہ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا، یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ اپوزیشن اس معاملے کو سیاسی رنگ دے رہی ہے، حالانکہ نئی قانونی دفعات پر تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتے ہیں کہ ان تینوں نئے فوجداری قوانین کو منظور کرانے میں جتنی بحث یا کوشش کی گئی ہے شاید ہی آزاد ہندوستان میں کسی بل کو پاس کرانے کے لیے کی گئی ہوگی۔ وزیر داخلہ نے کہا "لوک سبھا میں بحث کے لیے نو گھنٹے سے زیادہ وقت دیا گیا اور اس میں 34 اراکین نے حصہ لیا، جب کہ راجیہ سبھا میں بحث کے لیے چھ گھنٹے سے زیادہ وقت دیا گیا اور 40 اراکین نے بحث میں حصہ لیا۔ انہوں نے اپوزیشن کے اس دعوے کو بھی مسترد کردیا کہ اپوزیشن اراکین کو معطل کرنے کے بعد یہ بل پاس کیے گئے تھے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ایک جھوٹی خبر یہ بھی پھیلائی جارہی ہے کہ یہ بل دونوں ایوانوں کے اپوزیشن اراکین کی معطلی کے بعد لائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان بلوں پر بحث کا موضوع بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے سامنے پہلے ہی تھا لیکن اپوزیشن نے 14 دسمبر سے پارلیمنٹ کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ دونوں ایوانوں میں اپوزیشن کے اقدامات نے ایواں کے صدر نشیں کو ان کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ مختلف اسٹیک ہولڈرز کی تجاویز کے بعد یہ بل لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، 2020 میں، میں نے ذاتی طور پر تمام اراکین پارلیمنٹ کو خطوط لکھ کر ان سے تجاویز طلب کیں۔ اس کے لیے میں نے سپریم کورٹ اور تمام ہائی کورٹس کے چیف جسٹسز کو بھی خط لکھا تھا۔ اس کے علاوہ ہوم سکریٹری نے تمام انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) افسران اور ضلع مجسٹریٹس کو ایک خط بھی لکھا تھا جس میں تجاویز طلب کی گئی تھیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے ذاتی طور پر ان سب کو کئی بار پڑھا اور پھر یہ بل تیار کیا گیا۔ اکین نے اس میں حصہ لیا اور اپنی تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ چند سیاسی تجاویز کے علاوہ تمام تجاویز کو 93 تبدیلیوں کے ساتھ شامل کیا گیا اور بل کابینہ سے منظور کرکے پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ اپوزیشن پر زور دیتے ہوئے کہ وہ اس معاملے پر سیاست نہ کریں، وزیر داخلہ نے کہا "سیاست کے لیے بہت سے مسائل ہیں اور حکومت ان کا جواب دینے کے لیے تیار ہے، لیکن یہ قانون ملک کے 140 کروڑ عوام کے لیے ہیں اور یہ آئین کے مطابق قانون اور عوام کو عزت دینے کی مشق ہے۔"

'اراکین پارلیمنٹ کو معطل کرکے منظور کیے گئے فوجداری قوانین'

انڈیا الائنس پارلیمانی نظام پر بلڈوزر نہیں چلنے دے گا، 'ہم پیپر لیک و بے روزگاری کی بات کرتے ہیں اور مودی جی منگل سوتر و مجرا کی'، راجیہ سبھا میں کھڑگے کا وزیر اعظم پر سخت حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے پیر (1 جولائی) کو کہا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کو معطل کرکے فوجداری قوانین زبردستی منظور کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا الائنس پارلیمانی نظام پر بلڈوزر نہیں چلنے دے گا۔ کانگریس صدر نے پی ایم مودی پر بھی حملہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دنوں پی ایم مودی اور بی جے پی کے لوگ آئین کا احترام کرنے کا ڈرامہ کررہے ہیں۔ کانگریس کے قومی صدر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ انتخابات میں سیاسی و اخلاقی جھٹکے کے بعد مودی اور بی جے پی والے آئین کا احترام کرنے کا خوب دکھاوا کررہے ہیں، مگر سچائی یہ ہے کہ آج سے فوجداری نظام انصاف کے جو تین قوانین نافذ ہورہے ہیں، وہ 146 ممبران پارلیمنٹ کو معطل کرکے زبردستی منظور کیا گیا ہے۔ انڈیا الائنس اب یہ 'بلڈوزر انصاف' پارلیمانی نظام پر نہیں چلنے دے گا۔

راجیہ سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر تحریک شکریہ کے دوران بولتے ہوئے کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے حکومت اور پی ایم مودی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم کسانوں کی بات کرتے ہیں تو مودی بھینسیں چھیننے کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم بی جے پی کی تخریب کاری والی سیاست پر بات کرتے ہیں تو مودی اورنگ زیب کی بات کرنے لگتے ہیں۔ جب ہم پیپر لیک کی بات کرتے ہیں تو مودی منگل سوتر و مجرا کی بات کرنے لگتے ہیں۔ جب ہم بے روزگاری کی بات کرتے ہیں تو مودی جی من کی بات کرنے لگتے ہیں۔ کھڑگے نے پی ایم مودی کے جائیدادوں کی تقسیم سے متعلق بیان سمیت انتخابی خطابات کا حوالہ دیتے ہوئے ان پر اپوزیشن پارٹیوں کی توہین کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم نے کہا کہ اگر انہیں اپنے ووٹ بینک کے سامنے مجرا کرنا ہے تو کریں۔ اس پر ایوان میں ہنگامہ ہوگیا۔ کھڑگے نے کہا کہ سچ بولنے والے اکثر بہت کم بولتے ہیں، مگر جھوٹ بولنے والے مسلسل اور مستقل بولتے ہیں۔ ایک سچ کے بعد مزید سچ کی ضرورت نہیں مگر ایک جھوٹ کے بعد سینکڑوں جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی جی کی 'امرت وانی' ہے، میں نے یہاں رکھا، اگر آپ کو یا ان کو دکھ ہوا ہے تو معذرت چاہتا ہوں۔ انتخابی مہم کے دوران وزیر اعظم کی تقریروں کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس کے قومی صدر نے کہا کہ پی ایم مودی نے 421 بار مندر-مسجد اور دیگر مذاہب کے بارے میں بات کی۔ پاکستان اور اقلیتوں کے بارے میں 224 بار بات کی۔ کانگریس کے منشور کو ایک خاص مذہب سے جوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ 75 سالوں میں مختلف پارٹیوں کے وزرائے اعظم نے الیکشن میں مہم چلائی، ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ ہم نے الیکشن کمیشن سے 117 شکایات کیں لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ انتخابات کے دوران

کانگریس کے کھاتے ضبط کیے گئے اور انکم ٹیکس کے نوٹس موصول ہوئے۔ آپ 'لیبل پلے گراؤنڈ' بولتے ہیں اور الیکشن آنے پر اپوزیشن پارٹیوں کے اکاؤنٹ منجمد کردیتے ہیں۔ حکمراں پارٹی نے چندہ لیا اور الیکٹورل بانڈ کے ذریعے پارٹی کے لیے غیر قانونی طور پر ہزاروں کروڑ روپے کمائے۔ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ عوام تاریخ کے حوالے سے فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جھوٹ بولنا، لوگوں کو تقسیم کرنا یہ سب پہلی بار ہوا ہے۔ یہ کام پہلے کسی وزیر اعظم نے نہیں کیا۔ کھڑگے کی تقریر کے دوران راجیہ سبھا کے چیئرمین دھنکھڑ نے کہا کہ آپ اپنی بات رکھیں، پھر چیمبر میں بات کرتے ہیں۔ اس پر کھڑگے نے کہا کہ مجھے چیمبر میں آپ سے کوئی کام نہیں ہے۔ اس دوران پی ایم مودی کو نعرے دینے میں ماہر بتاتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ اپوزیشن 10 سال سے کہہ رہا ہے کہ نعرے مت دیجیے، کام کیجیے۔

سری لنکا کی بحریہ نے تمل ناڈو سے 25 ماہی گیروں کو گرفتار کیا

رامناتھ پورم، 01 جولائی (یواین آئی) سری لنکا کی بحریہ نے پیر کو تمل ناڈو کے 25 ماہی گیروں کو گرفتار کرکے ان کی چار کشتیاں بھی ضبط کرلیں۔ سری لنکا کی بحریہ کا الزام ہے کہ یہ ماہی گیران کے آبی علاقہ میں غیر قانونی ماہی گیری کی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ تمل ناڈو کے ماہی پروری کے عہدیداروں نے یہاں بتایا کہ گرفتار کیے گئے ماہی گیر رامناتھ پورم ضلع میں پمبن اور دھنوشکوڈی ساحلی بستیوں سے ہیں۔ وہ اتوار کی صبح مچھلی پکڑنے کے لیے چار ماہی گیر کشتیوں میں سمندر میں گئے تھے جب وہ بین الاقوامی میری ٹائم باؤنڈری لائن (آئی ایم بی ایل) کے نزدیک مچھلیاں پکڑ رہے تھے، سری لنکا کی بحریہ کے اہلکاروں نے انہیں جزیرے کے ملک کے آبی علاقہ میں غیر قانونی شکار کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ ہندستانی ماہی گیروں کو گرفتار کرکے ان سے ضبط ٹرالر کے ساتھ کنکیسنتھورائی بندرگاہ لے جایا گیا۔ بعدازاں مزید قانونی کارروائی کے لیے ملاڈی فشریز حکام کے حوالے کردیا گیا۔ دریں اثنا، سری لنکا کی بحریہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے ڈیلفٹ جزیرے کے نزدیک سری لنکا کے آبی علاقہ میں 25 ماہی گیروں کو گرفتار کیا اور شکار کرنے والی چار ہندستانی کشتیاں قبضے میں لے لیں۔

ہتک عزت معاملہ

سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو 5 ماہ قید اور 10 لاکھ روپئے جرمانہ کی سزا

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کی ساکیت عدالت نے نرمدا بچاؤ آندولن کارکن میدھا پاٹکر کو ہتک عزت کے مقدمے میں پانچ ماہ قید اور 10 لاکھ روپئے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ ساکیت عدالت نے گزشتہ ماہ مئی میں ہی میدھا پاٹکر کو مجرمانہ ہتک عزت کیس میں مجرم قرار دیا تھا۔ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ نے میدھا پاٹکر کے خلاف ہتک عزت کے معاملے میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ ساکیت عدالت کے مجسٹریٹ راگھو شرما نے کہا کہ میدھا پاٹکر نے دعویٰ کیا تھا کہ شکایت کنندہ نے مالیگاؤں کا دورہ کیا تھا، این بی اے کی تعریف کی تھی، 40,000 روپے کا چیک جاری کیا تھا جو لال بھائی گروپ سے آیا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ بزدل ہیں اور محب وطن نہیں ہیں۔ مجسٹریٹ شرما نے کہا کہ ملزم نے اس دعوے کو شائع کیا، اس سے درخواست گزار کو نقصان پہنچانے کے اس (میدھا پاٹکر) کے ارادے کا پتہ چلتا ہے۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ میدھا پاٹکر کے ذریعے ایل جی کو بزدل قرار دینا اور یہ الزام لگانا کہ وہ حوالہ کے لین دین میں ملوث ہیں، نہ صرف بدنامی کا باعث ہے بلکہ منفی تاثرات کو بھڑکانے والا بھی ہے۔ یہ الزام کہ شکایت کنندگان گجرات کے لوگوں اور ان کے وسائل کو غیر ملکی ہاتھوں میں گروی رکھ رہے تھے، ان کی ایمانداری پر براہ راست حملہ تھا۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق میدھا پاٹکر نے اپنے دعووں کی حمایت میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا۔ عدالتی حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ تمام شواہد اور گواہوں پر غور کرنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان (درخواست گزار) کی ساکھ کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ واضح رہے کہ یہ مقدمہ 23 سال پرانا ہے، جس میں ساکیت عدالت نے میدھا پاٹکر کو سزا سنائی ہے۔ میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ راگھو شرما نے پاٹکر پر 10 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ عدالت نے پاٹکر کو ایک ماہ بعد سزا سنائی ہے تاکہ وہ حکم کے خلاف اپیل دائر کرسکیں۔

سی ایم کیجریوال نے پھر کھٹکھٹایا ہائی کورٹ کا دروازہ

سی بی آئی کے ذریعے اپنی گرفتاری کو کورٹ میں چیلنج کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) ایکسائز پالیسی 2021-22 (جسے تنازعہ کے بعد منسوخ کردیا گیا تھا) کے مبینہ گھوٹالے کے ملزم دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی طرف سے دیے گئے گرفتاری کے نوٹس پر خصوصی عدالت کے حکم کے ساتھ ساتھ گرفتاری کو جواز فراہم کرنے والے ریمارکس کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے ملزم مسٹر کیجریوال، جو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے مقدمے میں مارچ سے تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں بند تھے، کو سی بی آئی نے 26 جون کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا تھا۔ اسی دن سی بی آئی کی درخواست پر خصوصی عدالت نے انہیں تین دن کے لیے اس مرکزی تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں بھیج دیا تھا۔ حراست کی مدت ختم ہونے کے بعد خصوصی عدالت نے ہفتہ 29 جون کو سی بی آئی کی درخواست پر انہیں 12 جولائی تک عدالتی حراست میں بھیج دیا۔ راؤز ایونیو میں واقع خصوصی تعطیلاتی جج سنینا شرما نے یہ حکم اس وقت دیا جب سی بی آئی نے مسٹر کیجریوال کی حراست میں توسیع نہ کرنے اور انہیں 14 دن کے لئے عدالتی حراست میں بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ سی بی آئی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ کیجریوال ایک بااثر سیاست دان ہیں۔ اگر انہیں حراست میں نہیں رکھا گیا تو وہ ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرسکتے ہیں اور گواہوں پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ راؤز ایونیو میں واقع خصوصی عدالت کے تعطیلاتی جج امیتابھ راوت نے 26 جون کو مسٹر کیجریوال کو تین دن کی سی بی آئی حراست میں بھیجنے کا حکم دیا تھا۔ جب حراست کی مدت 29 جون کو ختم ہوئی تو سی بی آئی نے انہیں دوبارہ عدالت میں پیش کیا۔ وزیر اعلی کیجریوال، جو ایکسائز پالیسی سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں 21 مارچ کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتاری کے بعد تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں تھے، کو سی بی آئی نے 26 جون کو گرفتار کیا تھا۔ عدالت کی اجازت پر سی بی آئی نے مسٹر کیجریوال سے 25 جون کو جیل میں پوچھ گچھ کی تھی۔ پوچھ گچھ کے بعد انہیں 26 جون کو باضابطہ طور پر گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا گیا۔

ہجومی تشدد اور مسلمانوں پر جاری حملے کے حوالے سے
سید سرور چشتی کا راہل گاندھی اور اکھلیش یادو پر تنقید

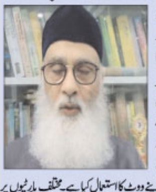

اجمیر: ملک میں این ڈی اے حکومت کے سامنے مضبوط اپوزیشن جماعتوں کو عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ ملک کی مختلف ریاستوں میں مسلمانوں پر ظلم اور ہجومی تشدد کا سلسلہ اب بھی تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے یہ باتیں اجمیر شریف درگاہ کے گدی نشین سید سرور چشتی نے کہی۔ سرور چشتی نے راہل گاندھی اور اکھلیش پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ 4 جون کے بعد سے ان دونوں لیڈروں نے مسلمانوں پر ہونے والے ہجومی تشدد اور ظلم پر ابھی تک کیوں نہیں کچھ کہا۔ ملک کے آئین کو بچانے کے لیے اقلیتوں نے بہت سنجیدگی سے اپنے ووٹ کا استعمال کیا ہے۔ مختلف پارٹیوں پر مبنی انڈیا اتحاد کو بھاری تعداد میں ووٹ دیا گیا ہے۔ سرور چشتی نے مزید کہا کہ لیکن راہل گاندھی اور اکھلیش یادو ہجومی تشدد پر خاموش کیوں ہیں؟ اب ایسے حالات میں ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اپنے اعمال اور صفوں کو درست کرنا ہوگا اور صوفی درگاہ خانقاہ کے ذمہ داران اور 24 مسلم ارکان پارلیمنٹ اور ملک بھر کے مسلم قائدین کو ایک ساتھ بیٹھ کر ظلم کے خلاف آواز اٹھانی ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ سرور چشتی ہمیشہ ملک کے مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ ایسے میں ان کا نشانہ ہمیشہ سے بی جے پی، آر ایس ایس، مودی، یوگی رہے ہیں، لیکن اب اقلیتوں پر مظالم پر ان کا غصہ کانگریس اور سماج وادی پارٹی پر نکل آیا ہے۔

جنگ کے بعد غزہ کا انتظام حماس سے آزاد گروپوں کو دینے کی تجویز

اسرائیل کے اندر بڑھتا ہوا اُبال، صدر کا وزیر اعظم کی مدد کا فیصلہ

غزہ (ایجنسی) غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ کو نو ماہ گذرنے اور اسے ختم کرنے کے لیے ثالثوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود جنگ کے بعد کے حوالے سے اسرائیلی منصوبوں میں گہرا ابہام پایا جاتا ہے۔ کل اتوار کو شائع ہونے والی ایک امریکی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنگ کے بعد فلسطینی پٹی کو الگ الگ جزیروں یا ٹکڑوں سے ملتے جلتے سکیورٹی زونز میں تقسیم کرنے کے امکانات کی ایک اور تجویز سامنے آئی ہے۔ برطانوی اخبار 'فنانشل ٹائمز' کے مطابق اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ اسرائیل جنگ کے بعد غزہ کے انتظام کے لیے ایک پائلٹ ماڈل کا تجربہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے لیکن بہت سے لوگوں کی جانب سے اس منصوبے پر شدید شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اخبار نے اشارہ کیا کہ یہ تجرباتی پروجیکٹ حماس سے آزاد گروپوں کی تشکیل کے ذریعے ہوگا۔ "انسانی ہمدردی کی بنیاد پر غزہ" کے لیے ایک پائلٹ اسکیم جس کا اسرائیل جنگ کے بعد تصور کرتا ہے، جلد ہی شمالی غزہ کے علاقوں، عطاطرہ، بیت حانون اور بیت لاہیا کے محلوں میں بھی شروع کیا جائے گا۔ جب کہ اس منصوبے سے واقف ایک شخص نے اسے ایک "تصوراتی" منصوبہ قرار دیا۔ اسرائیلی فوج قریبی مغربی ایریز کراسنگ سے تصدیق شدہ مقامی فلسطینیوں کو امداد کی تقسیم کی ذمہ داری سونپے گی۔ اس کے بعد اس منصوبے کو غزہ کے دوسرے علاقوں تک پھیلایا جائے گا۔ اسرائیلی فورسز بھی ابتدائی طور پر سکیورٹی کو یقینی بنائیں گی۔ اگر یہ اسکیم کامیاب ہو جاتی ہے تو اسرائیل تقریباً دو دہائیوں کے بعد حماس کی حکمرانی کو تبدیل کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر جنوب میں غزہ کے دیگر حصوں میں "گروپوں" کو وسعت دے گا۔ اسرائیلی منصوبے سے واقف ایک شخص کا کہنا تھا کہ یہ منصوبہ قیدیوں کے بدلے جنگ بندی کے معاہدے پر ہونے والی بات چیت میں حماس پر دباؤ ڈالنے کا ایک حربہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیل کا یہ تازہ اقدام بینجمن نیتن یاہو کی حکومت پر جنگ کے بعد غزہ کے لیے ایک قابل اعتماد متبادل نظام قائم کرنے کے لیے کئی ماہ کے بین الاقوامی دباؤ کے بعد سامنے آیا ہے۔ لیکن اس منصوبے پر بریفنگ دینے والے دو دیگر افراد نے کہا کہ یہ سابقہ اسرائیلی کوششوں کا ایک اور ورژن تھا، جنہیں موثر طریقے سے ناکام بنا دیا گیا۔ جہاں تک منصوبوں اور تجاویز کے خیالات کا تعلق ہے تو وہ ریٹائرڈ افسران، تحقیقی مراکز، ماہرین اور سیاست دانوں کے غیر رسمی گروپوں اور فوج کے اندر ہونے والے مباحثوں کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں۔ جنگ کے بعد کے عرصے کے حوالے سے بین الاقوامی راہداریوں میں بہت سے منظرنامے پیش کیے گئے، جن میں غزہ کی پٹی پر حکمرانی کرنے والی فلسطینی اتھارٹی کی واپسی یا کسی ٹیکنوکریٹک حکومت کو اقتدار سونپنا، یا بین الاقوامی امن فورس، مصر اور علاقائی فورسز کے ذریعے غزہ کا انتظام سنبھالنا جیسی تجاویز پہلے بھی آچکی ہیں۔

غزہ کی پٹی میں نو ماہ قبل جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک مسائل اسرائیلی وزیر اعظم کا پیچھا کر رہے ہیں۔ ان میں یرغمال اسرائیلیوں کی واپسی، لڑائی کا اختتام، بھڑکے ہوئے محاذ، ملک کے اندر مظاہرے اور غداری کے الزامات جیسی گتھیاں شامل ہیں۔ اس صورت حال میں اسرائیلی صدر اسحاق ہرتصوغ نے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے بیت المقدس میں ایک تقریب میں اسرائیلیوں پر زور دیا کہ سیاسی مخالفین کے بیچ اشتعال انگیز بیانات اور غداری کے الزامات کی شدت میں کمی لائی جائے۔ اسرائیلی ٹی وی "چینل 13" کے مطابق صدر نے تکلیف دہ الفاظ کے استعمال سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اس کا نتیجہ جسمانی تشدد کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ صدر اسحاق ہرتصوغ نے کہا کہ جب جماعتیں ایک دوسرے پر اسرائیل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کے الزامات لگائیں تو یہ واضح ہے کہ کوئی خوف ناک چیز ہونے جا رہی ہے، یہ لفظی تشدد سے شروع ہوگا اور یہاں پر ختم نہیں ہوگا۔ اتوار کی شام سوشل میڈیا پر ایک وڈیو کلپ وائرل ہوا جس میں غزہ میں اسرائیلی فضائی حملوں میں مارے جانے والے اسرائیلی قید ابن یوروم میزجر کی بیوی آیالا میزجر نظر آ رہی ہے۔ وہ لوگوں کے ایک مجمع کے سامنے بول رہی ہے کہ اگر بقیہ قیدی واپس نہ آئے تو "ہم پھانسی کے پھندے کے ساتھ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کا انتظار کریں گے"۔ واضح رہے کہ قیدیوں کی واپسی کے معاملے پر اسرائیل کے اندر مظاہروں کا سلسلہ ٹھنڈا نہیں ہوا ہے۔ ان مظاہروں کو پولیس کے تشدد نے اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کے بعد غصے سے بھرپور بیانات سامنے آئے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اسرائیلی قیدیوں کے اہل خانہ، اسرائیلی فوج اور سکیورٹی اداروں کی قیادت اور دیگر ذمے داران کے خلاف تشدد آمیز بیانات کی مذمت کی ہے۔ اسی طرح نیتن یاہو کو شدت پسندوں کے مظاہروں کا بھی سامنا رہا جو فوج میں اپنی بھرتی کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے مذکورہ افراد کو طویل عرصے سے حاصل استثنا منسوخ کر دیا تھا۔ اس استثنا کو برقرار رکھنے کی کوششوں نے بہت سے اسرائیلیوں کو چراغ پا کر دیا جو کہ معمول کے مطابق فوجی خدمت انجام دیتے ہیں۔

ہم نے غزہ میں حماس کا گلا گھونٹ دیا: اسرائیلی وزیر دفاع

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیلی وزیر دفاع یوو گیلنٹ نے کہا ہے کہ ہماری افواج نے غزہ کی پٹی میں حماس تحریک کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ انہوں نے رفح میں کیے گئے ایک فیلڈ ٹور کے دوران کہا کہ ہم ایسے مقامات پر پہنچ گئے جہاں تک ہم نے غزہ کی گہرائیوں تک پہنچنے کا خواب بھی نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حماس تھک چکی ہے اور دوبارہ سنبھلنے سے قاصر ہے۔ گیلنٹ نے کہا ہے کہ ہم اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک کہ حماس دوبارہ اپنی صلاحیتوں کو استوار کرنے میں ناکام ہو جائے۔ اس سے قبل اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے جنگی کابینہ کو بتایا تھا کہ ہماری افواج رفح، شجاعیہ اور پوری غزہ کی پٹی میں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک مشکل جنگ ہے جس سے ہم لڑ رہے ہیں۔ زمین پر اور زیر زمین دو بدو لڑائی جاری ہے۔ اتوار کو غزہ شہر کے شجاعیہ محلے میں چوتھے روز بھی پر تشدد لڑائیاں جاری رہیں۔ دسیوں ہزار فلسطینی نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔ فضائی حملوں نے رات کے وقت غزہ کی پٹی کے کئی مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا جن میں شمال میں غزہ شہر اور جنوب میں رفح اور خان یونس شامل ہیں۔ جمعرات سے اسرائیلی فوج شجائیہ میں آپریشن کر رہی ہے جہاں اس کا کہنا ہے کہ حماس کا بنیادی ڈھانچہ موجود ہے۔ حماس اور اسلامی جہاد کے مسلح ونگز نے اطلاع دی ہے کہ وہ شجاعیہ کے علاقے میں اسرائیلی افواج کے ساتھ لڑائی کر رہے ہیں۔

جنگ بند ہوئی تو حکومت سے نکل جاؤں گا: اسرائیلی وزیر

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیلی حکومت کے ارکان کی طرف سے غزہ میں فوجی کارروائیوں کے مستقبل کے بارے میں ملے جلے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے انتہا پسند وزراء غزہ میں کسی قیمت پر جنگ روکنے کے لیے تیار نہیں۔ اسی حوالے اسرائیلی قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بین گویر نے آج سوموار کو دھمکی آمیز بیان میں کہا کہ اگر جنگ رک جاتی ہے تو وہ حکومت میں نہیں رہیں گے۔ دوسری جانب العربیہ کی خبر کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت چند دنوں میں رفح آپریشن کے خاتمے کا اعلان کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ رفح میں آپریشن کا بنیادی ہدف مکمل کر لیا گیا ہے۔ ایک متعلقہ سیاق وسباق میں اسرائیلی وزیر دفاع یوآو گیلنٹ نے کہا کہ اسرائیلی افواج نے غزہ میں حماس کا گلہ گھونٹ دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حماس تھک چکی ہے اور تیزی سے بحالی کے قابل نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ اسرائیلی فوج غزہ کی ان گہرائیوں تک پہنچ گئی ہے جہاں تک پہنچنے کا اس نے پہلے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

دنیا کو کیمیائی ہتھیاروں سے پاک بنانے کے لیے سرگرم ممالک میں ایران نمایاں ملک ہے: باقری

تہران (ایجنسی) ایران کے قائم مقام وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے نہ صرف کبھی بھی ممنوعہ ہتھیاروں کا سہارا نہیں لیا بلکہ ہمیشہ سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے خاتمے کا دفاع کرنے والے اور کیمیائی ہتھیاروں سے پاک دنیا بنانے میں موثر اور فعال ممالک میں سے ایک ہے۔ علی باقری، نے آج بروز پیر کیمیائی ہتھیاروں کے خلاف ایران کے قومی دن اور سردشت شہر پر کیمیائی حملے کی برسی کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں کہا کہ وہ ممالک جنہوں نے کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری اور ایران کے خلاف استعمال میں صدام کی حمایت کی تھی آج غزہ میں انسانیت کے خلاف صیہونی حکومت کے جنگی جرائم کے حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدام کے بمباروں نے کئی سال پہلے ایران پر کیمیائی حملہ کیا جسمیں سینکڑوں بچے اور خواتین ہلاک اور ہزاروں افراد زخمی ہوئے۔ یہ جرم صدام حکومت کا سب سے افسوسناک جرم تھا اور اس مسلط کردہ جنگ کے خاتمے تک صدام کی حکومت نے ایران کی مغربی پٹی کے 5 صوبوں میں 500 بار کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ باقری نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کی دستاویزات اور مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق، مغربی ممالک نے صدام کی حکومت کو مسلح کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ قائم مقام وزیر خارجہ نے کہا کہ مغربی ممالک نے نہ صرف جنگی میدان میں صدام کی حمایت کی بلکہ سفارت کاری میں بغداد کے آمر کا دفاع بھی کیا اور مسلط کردہ جنگ کے 8 سال کے دوران سلامتی کونسل کو عراقی بعث حکومت کے خلاف ایک بھی قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ باقری نے کہا کہ آج یہی ممالک کیمیکل مریضوں کے علاج کے لیے درکار ادویات کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔

ایران میں صدارتی انتخابات کے لیے دونوں امیدواروں کے تازہ ترین بیانات

تہران۔ (ایجنسی)۔ 14ویں صدارتی انتخابات کے امیدوار سعید جلیلی نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ کہا کہ گزشتہ پانچ برسوں سے اب تک ہم نے بازار میں کام کرنے والے تاجروں ساتھ متعدد ملاقاتوں میں ان کے کاروبار کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے 17 اہم مسائل کی نشاندہی کی ہے۔ بازار کے مسائل حل کرنے کے لیے ہمارے پاس ایک منصوبہ ہے۔ صدارتی انتخابات کے ایک اور امیدوار مسعود پزشکیان نے اعلان کیا: میں ضمانت دیتا ہوں کہ میری حکومت جبری گشت اور فلٹرنگ کے خلاف کھڑی ہوگی۔ مسعود پزشکیان نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ پوری حکومت جبری گشت، فلٹرنگ اور فلٹر کے کھیل کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہوگی۔ صدارتی انتخابات کے امیدوار سعید جلیلی نے آج بروز اتوار 10 جولائی کو دوپہر کے وقت تہران کے بازار میں اور امام خمینی مسجد میں نمازیوں سے خطاب میں کہا: بازار کا یہ دورہ اس لئے ہے تاکہ یہاں کام کرنے والوں کے مسائل سے آگاہی حاصل ہو اور ہماری آگے کی جو منصوبہ بندی ہو اس میں ان باتوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ جلیلی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ہم نے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کر لی ہے انہیں حل کر دیا جائے گا جس سے سب کو فائدہ ہوگا۔ واضح رہے ایران میں جمعہ کو صدارتی انتخابات کا دوسرا دور منعقد ہونے والا ہے۔

عمران خان کی رہائی کے بغیر ملک آگے نہیں جا سکتا: بیرسٹر سیف

کوئٹہ، یکم جولائی (یو این آئی) مشیر اطلاعات خیبر پختونخوا بیرسٹر سیف کا کہنا ہے بانی چیئرمین پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان اور پارٹی کارکنوں کی رہائی کے بغیر ملک آگے نہیں جا سکتا۔ سربراہ جے یو آئی مولانا فضل الرحمان کے ملک میں نئے انتخابات سے متعلق بیان پر ردعمل دیتے ہوئے بیرسٹر سیف کا کہنا تھا موجودہ الیکشن کمیشن کی موجودگی میں شفاف الیکشن کا انعقاد ناممکن ہے۔ ان کا کہنا تھا مولانا فضل الرحمان کو جعلی حکومت کے خلاف تحریک کا اعلان کرنا چاہیے، پہلے الیکشن کے لیے سازگار ماحول بنانا ہوگا، الیکشن کے نتائج فارم 47 کے ذریعے سبوتاژ کیے گئے۔ مشیر اطلاعات کے پی کا کہنا تھا موجودہ چیف الیکشن کمشنر کو آئین شکنی کی قرار واقعی سزا دینی چاہیے، فارم 47 کے سازشی ٹولے کو بھی سخت سزا دینا ہوگی۔ بیرسٹر سیف کا مزید کہنا تھا موجودہ حکومت نے ملک کو مسائل کے دلدل میں پھنسایا ہے۔ ان کا کہنا تھا بانی پی ٹی آئی اور کارکنوں کی رہائی کے بغیر ملک آگے نہیں جا سکتا، بانی پی ٹی آئی کے بغیر نئے انتخابات ادھورے اور ناقابل قبول ہوں گے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے ایک انٹرویو میں کہا تھا ملک میں فوری طور پر نئے اور شفاف انتخابات کروائے جائیں اور اسٹیبلشمنٹ خود کو اس معاملے سے دور رکھے۔

فلسطین: غزہ میں غیر ملکی فوجوں کی تعیناتی ناقابل قبول

غزہ، یکم جولائی (یو این آئی) فلسطین نے، غزہ کی پٹی میں غیر ملکی فوجوں کی تعیناتی اور اس طریقے سے، قبضے کے دوام کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ فلسطین وزارت اعظمیٰ دفتر نے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ غزہ کی پٹی پر 7 اکتوبر سے بھاری اسرائیلی حملے جاری ہیں۔ علاقہ، قابض قوت کے محاصرے میں ہے اور اب غزہ کی پٹی میں غیر ملکی فوجوں کی تعیناتی کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ تجویز قبضے کے دوام کا مفہوم رکھتی ہے اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ فلسطین صدارتی دفتر کے ترجمان اور وزیر اطلاعات نبیل ابو ردینہ نے فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وافا کے لئے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "فلسطین کی زمین پر کسی بھی غیر ملکی وجود کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ فلسطین کا انتظام کیسا ہوگا اور اسے کون چلائے گا اس فیصلے کا حق صرف اور صرف فلسطینی عوام کو ہے"۔ ابو ردینہ نے کہا ہے کہ "اسرائیل کی، بذریعہ خونی قتل عام کے اختیار کردہ، آبادکاری اور جبری ہجرت پالیسی کی بھی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ اگر قابض حکومت اور اس کا وزیر اعظم اس گمان میں ہے کہ وہ فلسطینی عوام کی قسمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں اور غزہ کی پٹی میں قابض فوجوں کی جگہ غیر ملکی فوجوں کو متعین کر کے قبضہ جاری رکھ سکتے ہیں تو یہ ان کی خام خیالی ہے"۔ انہوں نے کہا ہے کہ "ہم، دریائے اردن کے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں غیر ملکی وجود کی اجازت نہیں دیں گے۔ فلسطین تحریک نجات فلسطینی عوام کی واحد جائز نمائندہ ہے"۔ نبیل ابو ردینہ نے، دریائے اردن کے مغربی کنارے میں، اسرائیلی حکومت کے، غیر قانونی رہائشی بستیوں کے توسیعی پلان پر تنقید کی اور کہا ہے کہ "یہ پلان غیر قانونی ہے اور فلسطینی عوام، ان کی زمین اور مقدسات کے خلاف ایک جامع جنگ کا حصہ ہے"۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم فلسطینی عوام کو دنیا سے کاٹنے کی چال کو کلیتاً مسترد کرتے ہیں اور اس کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے خواہ اس کی کوئی بھی قیمت کیوں نہ چکانا پڑے"۔ واضح رہے کہ اسرائیلی کے ایک سرکاری نشریاتی ادارے نے کل، نام کو پوشیدہ رکھتے ہوئے، ایک سکیورٹی شخصیت کے حوالے سے شائع کردہ خبر میں کہا تھا کہ متبادل بین الاقوامی فوج کی آمد تک اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی میں رہے گی اور اس مرحلے کی تکمیل میں چند مہینے لگیں گے"۔

بہت خطرناک طوفان بیرل کیریبین کی طرف بڑھتا ہوا

واشنگٹن (ایجنسی) اندیشہ ہے کہ ونڈ ورڈ جزائر تک پہنچتے پہنچتے بیرل چوتھے درجے کے "انتہائی خطرناک" طوفان میں تبدیل ہو چکا ہو گا۔ امریکی موسمیاتی اداروں نے بتایا ہے کہ جنوب مشرقی کیریبین کی طرف بڑھتا ہوا سمندری طوفان بیرل اتوار کو تیسرے درجے کے "بہت خطرناک" طوفان میں تبدیل ہو گیا۔ یہ اس سال اٹلانٹک سیزن میں آنے والا پہلا سمندری طوفان ہے۔ امریکہ کے نیشنل ہریکین سینٹر کے مطابق اٹلانٹک سیزن سے مراد یکم جون سے 30 نومبر کے درمیان کا وہ عرصہ ہے جس میں بحر اوقیانوس میں طوفان آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ بیرل کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ یہ متاثرہ علاقوں میں ہواؤں کی رفتار میں اس قدر تیزی اور سطح سمندر میں اس حد تک اضافے کا باعث بن سکتا ہے کہ ان سے جان کو خطرہ ہو۔ نیشنل ہریکین سینٹر نے اپنے انتباہ میں کہا ہے کہ متوقع طور پر اس طوفان کا مرکز (طوفان کی آنکھ) پیر کو ونڈ ورڈ جزائر سے گزرے گا۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ بیرل کی شدت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جس سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ یہ ونڈ ورڈ جزائر تک پہنچتے پہنچتے چوتھے درجے کے "انتہائی خطرناک" طوفان میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔ دریں اثناء، بارباڈوس کے دارالحکومت برج ٹاؤن میں گیس اسٹیشنز پر گاڑیوں کی قطاریں دیکھی گئیں۔ بازاروں میں بھی لوگوں کا رش رہا، جو متوقع ہنگامی صورتحال کے پیش نظر اشیا خورد ونوش اور ضرورت کا دیگر سامان خریدتے نظر آئے۔

اسرائیل نے غزہ ہسپتال کے سربراہ سمیت 55 فلسطینیوں کو رہا کر دیا

اسرائیل نے غزہ کے سب سے بڑے ہسپتال 'الشفا' کے سربراہ محمد ابو سلمیہ سمیت 55 فلسطینیوں کو رہا کر دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے غزہ کے 'الشفا ہسپتال' کے ڈائریکٹر محمد ابو سلمیہ کو 7 ماہ حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا، ان کے ساتھ ہی درجنوں دیگر فلسطینی قیدی بھی اپنے علاقوں میں واپس پہنچ گئے۔ غزہ کے وزارت صحت کے ایک ذرائع نے ان کی رہائی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی فوج نے گزشتہ سال الشفا ہسپتال پر چھاپے کے دوران محمد ابو سلمیہ کو حراست میں لیا تھا۔ دیر البلاح میں الاقصیٰ ہسپتال کے ایک طبی ذرائع نے اے ایف پی کو بتایا کہ محمد ابو سلمیہ سمیت رہائی پانے والے دیگر فلسطینی خان یونس کے مشرق میں اسرائیل سے غزہ واپس آئے۔ ذرائع نے بتایا کہ رہائی پانے والوں میں سے 5 افراد کو الاقصیٰ ہسپتال لے جایا گیا اور دیگر افراد کو خان یونس کے ہسپتال منتقل کیا گیا۔ دیر البلاح میں موجود اے ایف پی کے نمائندہ نے رہائی پانے والے افراد کے اہل خانہ سے ملنے کے جذباتی مناظر بھی ریکارڈ کیے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ وہ قیدیوں کی رہائی سے متعلق رپورٹس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی اتمار بین گویر نے مائیکرو بلاگنگ کی ویب سائٹ ٹوئٹر سابقہ ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ الشفا ہسپتال کے ڈائریکٹر کو درجنوں دیگر قیدیوں کے ہمراہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ دوسری جانب، اسرائیل نے حماس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ غزہ کے ہسپتالوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہا ہے اور وہاں سے فوجی آپریشنز چلا رہا ہے، تاہم 2007 سے غزہ کا کنٹرول سنبھالنے والی تنظیم حماس نے اسرائیلی فوج کے اس دعویٰ کو مسترد کیا ہے۔ فلسطینی حقوق کی تنظیموں کی جانب سے مئی میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ الشفا ہسپتال کے ایک سینئر سرجن اسرائیل کی حراست میں انتقال کر گئے ہیں، اسرائیلی فوج نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے میں ایک ہزار 195 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے۔ غزہ میں وزارت صحت کے اعداد وشمار کے مطابق اسرائیل کی جانب سے جوابی کارروائی میں اب تک 37 ہزار 877 افراد شہید ہو چکے ہیں جس میں بچوں اور خواتین کی بڑی تعداد شامل ہے۔

چار جولائی کے برطانوی انتخابات: مسلم ووٹروں کا رجحان کس طرف

لندن (ایجنسی) برطانیہ میں جمعرات چار جولائی کو ہونے والے قبل از وقت عام انتخابات میں ماہرین کے مطابق مسلم شہریوں کے ووٹ بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ لیکن ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ زیادہ تر برٹش مسلم شہری کس پارٹی کی حمایت کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں چار ملین سے زائد کی آبادی والی مسلم برادری زیادہ تر لیبر پارٹی کی حمایت کرتی آئی ہے لیکن اس مرتبہ غزہ کی جنگ اور جنگ زدہ فلسطینی علاقے غزہ پٹی کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر مسلم ووٹروں کا رجحان کچھ بدلتا دکھائی دے رہا ہے۔ ڈی ڈبلیو نے اس رجحان کو جاننے کے لیے برطانوی مسلم برادری سے تعلق رکھنے والی مختلف شخصیات اور کچھ رہنماؤں سے بات چیت کی۔ لیکن اس بات چیت کی تفصیلات سے پہلے برطانوی مسلمانوں کے ووٹوں اور آبادی کے حوالے سے کچھ بنیادی حقائق پر ایک نظر۔ انگلینڈ اور ویلز میں ہونے والی مردم شماریوں کے مطابق مسلمانوں کی آبادی 1961ء میں 50 ہزار تھی، جو 1971ء میں دو لاکھ 26 ہزار، 1981ء میں پانچ لاکھ 53 ہزار، 1991ء میں نو لاکھ 50 ہزار، 2001ء میں 16 لاکھ، 2011ء میں 27 لاکھ 6066 اور 2021ء میں 38 لاکھ 68133 ہو چکی تھی۔ 2021ء کی مردم شماری کے مطابق انگلینڈ اور ویلز میں مسلمانوں کی آبادی کی شرح 5.6 فیصد تھی۔ اسکاٹ لینڈ میں مسلمانوں کی آبادی ایک لاکھ 19872 ہے، جو مجموعی آبادی کا 2.2 فیصد بنتی ہے۔ شمالی آئرلینڈ میں غیر مسیحی باشندوں کی تعداد 5028 ہے، جس میں بہت سے مسلمان بھی شامل ہیں۔ وہاں آبادی میں غیر مسیحیوں کی شرح 5.1 فیصد بنتی ہے۔ برمنگھم، مانچسٹر اور بریڈفورڈ جیسے شہروں کا شمار برطانیہ کے ان علاقوں میں ہوتا ہے، جہاں مسلمان ووٹروں کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے۔ برطانیہ میں بڑھتی ہوئی ملکی آبادی کے ساتھ ساتھ پارلیمانی ایوان زیریں یعنی ہاؤس آف کامنز یا دارالعوام میں مسلمانوں کی نمائندگی بھی بڑھتی رہی ہے۔ ایوان زیریں کے پہلے مسلم رکن کا انتخاب 1997ء میں ہوا۔ 2010ء کے عام انتخابات میں مسلم اراکین کی تعداد دس ہو گئی اور 2015 میں یہ تعداد تیرہ ہو گئی تھی۔ اسی سال جو پارلیمان تحلیل کی گئی، اس میں مسلم اراکین کی تعداد 19 تھی۔ امکان ہے کہ اسی ہفتے منتخب ہونے والے دارالعوام کے نئے ارکان میں مسلمان سیاستدانوں کی تعداد اور زیادہ رہے گی۔ لیبر مسلم سروے 2021ء کے مطابق 34 فیصد مسلمانوں نے مئی 2021ء کے بلدیاتی انتخابات میں رائے دہندگان کے طور پر حصہ نہیں لیا تھا۔ یہ شرح 2019ء کے مقابلے میں سات فیصد زیادہ تھی۔ 2022ء میں 'مسلم سینسس' کے نام سے کیے جانے والے ایک آن لائن سروے میں ایک ہزار مسلم شہریوں میں سے 18 فیصد نے کہا تھا کہ وہ ووٹ ڈالنے جائیں گے ہی نہیں۔ برطانیہ کی مسلم کمیونٹی نے 'مسلم ووٹ' کے نام سے دسمبر 2023ء میں ایک مہم شروع کی تھی، جس کا مقصد مقامی مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ووٹ ڈالنے پر آمادہ کرنا تھا۔ ایک اہم سوال یہ ہے کہ اپنی تقریباً چالیس لاکھ کی آبادی کے ساتھ برٹش مسلم کمیونٹی برطانوی انتخابات پر کس حد تک اثر انداز ہو سکتی ہے۔ ریلیجن میڈیا سینٹر نامی ایک غیر سرکاری تنظیم کے مطابق گزشتہ برس مسلمانوں کو ووٹ دینے پر آمادہ کرنے کی مہم 'مسلم ووٹ' کے نام سے شروع کی گئی تھی۔ اس مہم کے محرکین کے مطابق مسلمانوں کی اکثریت ایسے پارلیمانی انتخابی حلقوں میں رہتی ہے، جو لندن، ایسٹ اور ویسٹ مڈلینڈ، گریٹر مانچسٹر، لنکاشائر اور ویسٹ یارکشائر میں ہیں۔ مئی اور جون میں کرائے گئے ایک آن لائن سروے کے مطابق برطانوی مسلمانوں میں لیبر پارٹی کی مقبولیت 80 فیصد سے کم ہو کر مبینہ طور پر 63 فیصد ہو گئی جب کہ 38 فیصد رائے دہندگان نے ایسے امیدواروں کو ووٹ ڈالنے کا ارادہ ظاہر کیا، جو آزاد حیثیت میں الیکشن لڑیں اور فلسطینیوں کی حمایت کریں گے۔

ترکی: استنبول میں پرائیڈ پریڈ پر پابندی اور گرفتاریاں

استنبول (ایجنسی) اتوار کے روز ترکی کے شہر استنبول میں ایل جی بی ٹی اور اس سے وابستہ دیگر افراد پر مشتمل پرائڈ پریڈ میں کئی سو لوگوں نے مختصر وقت کے لیے حصہ لیا۔ چونکہ اس ریلی پر پہلے سے ہی پابندی عائد تھی اس لیے ترک پولیس نے اس کے بعض شرکاء کو حراست میں لے لیا۔ قوس قزح کے رنگوں والے جھنڈے لہراتے اور مختلف نعرے لگاتے ہوئے مظاہرین ترکی کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر کی معروف بغداد ایونیو پر تقریباً 10 منٹ تک مارچ کرنے میں کامیاب رہے، جس کے بعد پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ اس دوران استنبول کے دوسرے علاقے تقسیم اسکوائر کو پولیس نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا، جو کہ احتجاجی مظاہروں کے لیے ایک معروف مقام ہے۔ اس موقع پر ایل جی بی ٹی کیو ریلی کے منتظمین کے ایک نمائندے نے ایک بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا ہے، ہم پولیس کو دھوکہ دینے اور انہیں ہمارے ساتھ نمٹنے پر مجبور کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتے۔ اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ آپ نے تمام سڑکیں اور چوک بند کر دیے، آپ نے ایک پورے شہر کی زندگی کو روک دیا، لیکن آپ یہ بھول گئے کہ اگر ضرورت پڑی تو ہم پتھر چھید کر ایک دوسرے کو تلاش کریں گے۔ ایک عینی شاہد نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو بتایا کہ ترک پولیس نے سڑکوں پر تلاشی لینے کے بعد اس وقت کم از کم 15 مظاہرین کو حراست میں لے لیا جب وہ شرکاء کے منتشر ہونے کے بعد وہاں پر پہنچی۔ اس سے پہلے استنبول کے گورنر نے ایل جی بی کیو پلس کمیونٹی کی پرائیڈ پریڈ کے انعقاد پر پابندی عائد کر دی تھی۔ انتظامیہ نے اپنے اس اقدام کی کوئی وجہ بتائے بغیر بس اتنا کہا تھا کہ غیر قانونی گروپ اجازت کے بغیر احتجاجی مارچ کرنا چاہتے ہیں۔ گورنر کے دفتر نے کہا کہ مرکزی تقسیم اسکوائر کے آس پاس کے علاقے کو ٹریفک کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور پیدل چلنے والوں کے ٹریفک کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ گزشتہ سال کی پریڈ کے دوران، جو کہ پابندی کے باوجود منعقد ہوئی تھی، کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی تھیں۔ ترکی میں صدر رجب طیب ایردوآن کے دور حکومت میں ایل جی بی کیو برادری یا دوسرے ہم جنس پرست گروپ کو نفرت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ لیکن ملک میں ہم جنس پرستی غیر قانونی نہیں ہے۔

شاہد خاقان عباسی نے بھی نئے الیکشن کی حمایت کردی

اسلام آباد، یکم جولائی (یو این آئی) سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے بھی نئے الیکشن کی حمایت کردی اور کہا حکومت مینڈیٹ نہ رکھتی ہو تو نیا الیکشن ہی حل ہے۔ تفصیلات کے مطابق سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے اے آر وائی نیوز کے پروگرام سوال یہ ہے میں گفتگو کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے مطالبے پر ردعمل دیتے ہوئے نئے الیکشن کی حمایت کر دی۔ سابق وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ نئے الیکشن سے پہلے سیاسی مفاہمت ضروری ہے، حکومت مینڈیٹ نہ رکھتی ہو تو از سر نو الیکشن کے سوا کیا حل رہ جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج ملک اور اداروں میں تفریق ہے، اس طرح ملک نہیں چلے گا، کیا یہ 6، 7 آدمی ساتھ نہیں بیٹھ سکتے؟ ملک بے پناہ مشکل میں ہے۔ شاہد خاقان کا کہنا تھا کہ ان حالات میں دیگر ملکوں میں قومی حکومت بنتی ہے، اپنی کرسیاں چھوڑ دیں کچھ عرصے کے لیے ملک کو دیکھیں، کیسے آگے جاتا ہے۔

پروفیسر شفیق اشرفی کی سبکدوشی پر الوداعی تقریب

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے اٹل ہال میں پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، یکم جولائی۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے سابق صدر پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی کی ملازمت سے سبکدوشی کی مناسبت سے ان کے خدمات کے اعتراف میں اٹل ہال میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے متعدد معزز اساتذہ کرام، ریسرچ اسکالرس اور شعبہ کے طلبہ نے پروفیسر اشرفی کی بہترین تعلیمی وتدریسی خدمات اور انتظامی کارکردگی پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر این۔ بی۔ سنگھ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے جانے کی خوشی بھی ہے اور دکھ بھی۔ خوشی اس بات کی ہے کہ آپ زندگی کی نئی راہ پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کے پاس تجربات ہیں آپ اس تجربات سے فائدہ اٹھا کر یکسوئی اور کل وقتی کے ساتھ سماجی کاموں میں دلچسپی لے کر سماج کو ایک نئی راہ دکھانے کا کام کر سکتے ہیں اور دکھ کا مقام یہ ہے کہ ہماری یونیورسٹی سے ایک اچھا اور قابل استاذ رخصت ہو رہا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی امید ہے کہ جب بھی آپ کو موقع ملے گا اس یونیورسٹی اور اپنے شعبے کو ضرور وقت دیں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج کے زمانے میں اپنی ملازمت کسی تنازعہ کے بغیر مکمل کر لیتے ہیں تو یہ بہت بڑی بات ہے اور آپ نے کارنامہ بہ آسانی سر کر لیا۔ شعبہ اردو کے صدر فخر عالم نے اپنی گفتگو میں کہا کہ آپ ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جو مرجع خلائق ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ شعبے کے تمام طلبہ کے لئے اشرفی صاحب کی شخصیت بھی مرکزی تھی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ بے حد خوش خلق، مہمان نواز اور اقدار پسند ہیں اور جتنے اچھے عالم ہیں اس سے بھی زیادہ اچھے انسان ہیں اور محض کتاب خواں نہیں ہیں بلکہ وہ کلاس میں لفظوں کو تصویر کر دیتے تھے اور اس پیکر تراشی میں وہ یکتائے روزگار ہیں۔ پروفیسر فخر عالم نے ایک بہت ہی عمدہ الوداعی نظم پیش کی جس میں پروفیسر اشرفی کی مختلف انسانی اور علمی خوبیوں کا احاطہ کیا گیا تھا۔ پروفیسر ثوبان سعید نے کہا کہ یہ میرے لئے بڑا جذباتی لمحہ ہے۔ کیونکہ انھوں نے ابتدائی دور میں نہ صرف شعبہ کی ذمہ داری کو اٹھایا بلکہ اس شعبے کو آگے بڑھانے میں اور اس کی شناخت بنانے میں ایک تعمیری کردار ادا کیا۔ شروعاتی زمانے میں شعبہ میں نصاب کی تیاری طلبہ کا داخلہ اور یونیورسٹی کے دیگر مسائل کا سامنا ہوتا ہے مگر پروفیسر اشرفی ان مسائل کو بہ خوبی حل کرنے کا ہنر آتا تھا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہر طالب علم کے لئے ہمیشہ ان کے دروازے کھلے ہوئے رہتے اور جہاں تک ممکن ہو سکا، اس کی ہر طرح سے مدد کرتے تھے۔ کامرس شعبے کے ڈین پروفیسر احتشام احمد نے کہا کہ بہت شائستہ مزاج اور معاونت پسندانہ فطرت کے حامل ہیں اور ان سے ہمیشہ دوستانہ مراسم رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر تنویر خدیجہ، پروفیسر حیدر علی اور پروفیسر چندنا ڈے نے بھی اظہار خیال کیا اور اشرفی صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور خوبیوں کو بیان کیا۔ اس الوداعی جلسے میں ریسرچ اسکالرس اور طلبہ نے اشرفی صاحب سے متعلق باتوں کو بیان کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر اکمل نے اشرفی صاحب کی خدمات کے اعتراف میں سپاس نامہ پڑھا جس میں ان کی تدریسی، علمی اور ادبی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا اعتراف تھا اور اس الوداعی جلسے میں سینئر اساتذہ کے علاوہ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر اکمل، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر ظفر النقی، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارت سدیپ اور ڈاکٹر موسی رضا نے گلدستے پیش کیا اور عربی شعبہ کے استاذ ڈاکٹر عبد الحفیظ نے شال پیش کی۔ اس کے علاوہ پروفیسر احتشام احمد نے اشرفی صاحب کو ایک بیش قیمتی تحفہ دے کر اپنے قلبی انسلاک کا اظہار کیا۔ آخر میں پروفیسر اشرفی نے ان محبتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے گزارے ہوئے لمحات زندگی کا بیش قیمتی سرمایہ ہیں اور سبھی کی محبتوں کا قرضدار ہوں اور کبھی بھی میری ضرورت محسوس ہوگی میں اس کے لئے ہمیشہ حاضر رہوں گا۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا نے کی۔ اس الوداعی تقریب میں یونیورسٹی کے اساتذہ کے علاوہ شعبے کے ریسرچ اسکالرس اور طلبہ بھی موجود تھے۔

ہم کو دین غدیر خم کے روشن ومنور میدان سے ملا

ہفتہ ولایت کی آخری محفل سے مولانا سیف عباس کا خطاب

عید مباہلہ کے موقع پر جگہ جگہ سجیں محفلیں، شاعروں نے پیش کئے کلام

لکھنؤ۔ عید مباہلہ کے موقع پر سوموار کو امام باڑوں، روضوں، کربلاؤں میں محفل میلاد اور نذر کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علماء وذاکروں نے مباہلہ کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے پنجتن پاک کی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے پنجتن پاک کی فضیلت بیان کی۔ مسجد ملکہ کشور، کشمیری محلہ، میں آل انڈیا جشن غدیر و مباہلہ کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کو مولانا میثم زیدی نے خطاب کیا۔ محفل کا آغاز قاری مبارک زیدی نے تلاوت قرآن پاک سے اور نظامت حسن فراز نے کی۔ اس موقع پر شاعر جرار اکبرآبادی، اعجاز زیدی، صہبا جرولی، بلال کاظمی، نایاب بلوری، روشن بنارسی، ہلال نقوی، وقار سلطانپوری، حسن میرپوری، ذکی بھارتی، حبیب شاربی، فرید مصطفیٰ، عزادار عزمی، اظہر موہانی، ہمدان رضوی، وغیرہ نے اپنے کلام پیش کئے۔ اسی طرح عباسیہ مسجد حسن پوریہ میں جشن مباہلہ کا انعقاد کیا گیا۔ جشن کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ محفل کو مولانا ازمن حیدر زید پوری نے خطاب کیا۔ محفل کے بعد شاعر فاضل حسین، اظہر حسین، روش رضوی، قمر حسین وغیرہ نے مباہلہ پر اپنے کلام پیش کئے۔

لکھنؤ 01 جولائی۔ ہفتہ ولایت کے عنوان سے "غدیر سے مباہلہ تک" امام باڑہ جنت مآب سید تقی صاحب، اکبری گیٹ، عقب مسجد تحسین علی خاں میں ولدار علی غفران مآب فاؤنڈیشن کی جانب شب میں 24 جون سے 30 جون تک روزآنہ 9 بجے شب محفل مقاصدہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ہفتہ ولایت کی آخری محفل شب عید مباہلہ منعقد ہوئی۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ اس کے بعد جناب رضوان صاحب اور جناب عزادار اعظمی صاحبان جناب رہبر عسکری اور محمد حسینی نے اپنے مخصوص انداز میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا محفل کو خطاب کرتے ہوئے ممتاز العلما مولانا سید سیف عباس نقوی نے کہا کہ جب تک پیغمبر اسلام قرآن لے جا کے نصاریٰ کو سمجھا رہے تھے تب انہیں سمجھ میں نہ آیا جب اہل بیت کو ساتھ لے گئے تب انہیں باقاعدہ طور سے سمجھ میں آگیا۔ لہذا دنیا کو سمجھنا چاہیے کہ تنہا قرآن کافی نہیں ہو سکتا ہے جب اہل بیتؑ سے وابستہ نہ ہوں۔ ایک بات کہتا چلوں ادھرمیوں کو سمجھانا آسان ہے ہٹ دھرمیوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ آخر میں مولانا سیف عباس نے کہا کہ عید غدیر سے عید مباہلہ ان دونوں عیدوں کو جوڑ کر ہم کو ہفتہ ولایت کا انعقاد مسلسل کر کے عوام تک اس پیغام کو پہنچانا ہے کہ عید غدیر سب سے بڑی اور سب سے اہم عید ہے جس دن دین اسلام کامل ہوا تھا کیونکہ مومن نے جنت جانے کا راستہ وایا غدیر تلاش کر رکھا ہے اور ہم نے جو دین کو لیا ہے وہ کسی اندھیری اور تاریک کوٹھری سے نہیں لیا ہے بلکہ ہمارے پاس دین غدیر کے روشن ومنور میدان سے آیا ہے۔ لہذا شک وہ اپنے دین میں کریں جنھوں نے دین تاریکی سے لیا ہے۔

آئی اے ایس انیل کمار سنگھ مہاراج گنج کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر بنے، کئی افسروں کی تقرری میں ردوبدل

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) پیر کو یوپی میں کئی افسران کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ آئی اے ایس انیل کمار سنگھ کو مہاراج گنج کا چیف ڈیولپمنٹ آفیسر بنایا گیا ہے۔ اب تک وہ لکھیم پور کھیری میں اسی پوسٹ پر تعینات تھے۔ آئی اے ایس ہمانشو گوتم، ایڈیشنل کمشنر میرٹھ کو مہاراج گنج کا چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ آئی اے ایس سنتوش کمار کو سہارنپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا وی سی مقرر کیا گیا ہے۔ اب تک وہ مہاراج گنج کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر تھے۔ 2012 بیچ کے آئی اے ایس ٹی کے شیبو کو ریونیو کونسل سے اسپیشل سکریٹری اے پی سی برانچ مقرر کیا گیا ہے۔

کوئی کچھ کہتا پھرے لیکن اللہ ☐ ماسوا تیرے خدا کوئی نہیں

نفیسہ عظیم اردو محفل کے زیر اہتمام طرحی حمدیہ نشست کا انعقاد

لکھنؤ۔ گذشتہ 3 جون کو نفیسہ عظیم اردو محفل کے زیر اہتمام ایک حمدیہ شعری نشست کا انعقاد محسن عظیم انصاری کے دولت کدے پر کیا گیا۔ صدارت مرزا شارق لاہرپوری نے فرمائی اور نظامت کے فرائض قاری حسنین رجولوی نے انجام دئے۔ عرفان لکھنوی کی تلاوت کلام پاک کے بعد محفل کا آغاز ہوا۔ نظامت کی ابتدا میں حسنین صاحب نے حمد کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دوران گفتگو انھوں نے فرمایا کہ حمد پر بہت کم کام ہوا ہے۔ شعرا کو اس سمت نہ صرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، بلکہ ایک مربوط ومنظم تحریک کے طور پر اس صنف پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ توحید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآن وسنت کی روشنی میں ہم شعرا کو اس خاص واول اہمیت کی صنف پر مسلسل طبع آزمائی کرنا چاہئے۔ یہ مالک دوجہاں کی حمدوثنا میں اچھا انسان بنانے میں بہت معاون ومفید ہوگی۔ جن شعرا نے کلام پیش کیا ان کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

کوئی کچھ کہتا پھرے لیکن اللہ
ماسوا تیرے خدا کوئی نہیں
مرزا شارق لاہرپوری

جو نبی تونے دیا حسنینؑ کو
اس سے بہتر رہنما کوئی نہیں
قاری حسنین رجولوی

ہم سے بیماروں کو بھی تیرے سوا
کون دیتا ہے شفا کوئی نہیں
عرفان لکھنوی

لاکھ پردے میں خطا کرلیں مگر
تیری نظروں سے بچا کوئی نہیں
ارشد طالب

تیری رحمت کی نہیں ہے انتہا
ابتدا بھی جانتا کوئی نہیں
عاشق رائے بریلوی

مغفرت کی مانگتے ہیں ہم دعا
اب یہاں ہم سا گدا کوئی نہیں
ماجد نثار اشتی

کہہ رہی ہے ملت بیضا یہی
ہے خدا اک اور خدا کوئی نہیں
محسن عظیم

تجھ سے وابستہ مری ہر آرزو
تیری رحمت سی عصا کوئی نہیں
سمیع سدھارتھ نگری

اپنے رب کی حمد کرنا آگیا
زندگی سے اب گلہ کوئی نہیں
ذکریا خلش

ضیافت عام کے بعد محسن عظیم انصاری نے شعرا کو قلم اور منی ڈائری بطور ہدیہ پیش کی۔ انھوں نے دوماہی حمدیہ نشست کے آئندہ ماہ اگست میں منعقد کرنے کا اعلان کرتے ہوئے شعرائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔

ہوٹل میں عاشق جوڑے نے پھانسی لگا کر کی خودکشی

ایک ہی دوپٹے کے سہارے لٹکی ملیں دونوں لاشیں

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) عاشق جوڑے نے خود کو پھانسی خودکشی کر لی۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور فرانزک ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور تفتیش شروع کر دی۔ نوجوان اور لڑکی اتوار کی رات دیر گئے چارباغ میں واقع سدرشن سنیما کے سامنے ہوٹل منی محل میں قیام کے لیے آئے تھے۔ صبح جب ہوٹل کا کمرہ کافی دیر تک نہ کھلا تو اسٹاف نے آواز لگائی۔ کوئی جواب نہ ملنے پر پولیس کو واقعے کی اطلاع دی گئی۔ جب پولیس دروازہ توڑ کر کمرے میں پہنچی تو دونوں کو ایک ہی اسکارف کی مدد سے پنکھے سے لٹکا ہوا پایا۔ پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ فارنسک ٹیم نے جانچ میں حصہ لیا لڑکے کی شناخت بہرائچ کے رہنے والے منا (19) اور لڑکی کی شناخت نکیتا (19) کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ جونپور کی رہنے والی ہے۔ کمرے سے ملنے والے دستاویزات کی بنیاد پر اس کی شناخت کی گئی ہے۔

کانگریس تنظیم میں ہوگا بڑا بدلاؤ، کئی ضلع صدر بدلے جائیں گے

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات کے بعد کانگریس میں بڑی تبدیلی کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ تنظیم میں سرگرم نوجوانوں کے ساتھ پسماندہ طبقات، دلتوں اور اقلیتوں کی شمولیت کو بڑھانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ کئی اضلاع کے ضلع صدرور اور دیگر عہدیداروں کو بھی تبدیل کیا جائے گا۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج سے کانگریس پرجوش ہے۔ ریاستی قیادت عوام سے جڑے مسائل پر مسلسل مہم چلانے کی تیاری کر رہی ہے۔ پارٹی کی حکمت عملی یہ ہے کہ پارلیمنٹ میں اٹھائے گئے مسائل پر بھی سڑکوں پر احتجاج کیا جائے۔ اس کے تحت وہ ریاست میں اپوزیشن کا کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ ایسے میں کانگریس ایسے نوجوانوں کی تلاش میں ہے جو مفاد عامہ کے مسائل پر مسلسل تحریک چلا سکیں۔ پارٹی نے ایسے نوجوانوں کی نشاندہی شروع کر دی ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت کئی اضلاع کے ضلعی سربراہان کو بھی تبدیل کیا جائے گا۔ امبیڈکر نگر کے ضلع صدر کو حال ہی میں پارٹی مخالف سرگرمیوں کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے، جب کہ دیگر کئی ضلع صدر بھی ریاستی قیادت کے نشانے پر ہیں۔ یہ ضلع صدر تنظیم کو فعال کرنے کے بجائے اضلاع میں دھڑے بندی بڑھا رہے ہیں۔ ایسے ضلع صدر کو ہٹانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

جن کی پرواز ہو منڈیروں تک ☐ وہ پرندہ میں پالتا ہی نہیں

ادبی نشیمن کی جانب سے ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری کے اعزاز میں ایک ہنگامی شعری نشست

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) گورکھپور سے لکھنؤ تشریف لائے نوجوان شاعر وناظم مشاعرہ ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری کے اعزاز میں ایک شعری نشست مدیر ادبی نشیمن ڈاکٹر سلیم احمد کی رہائش گاہ الماس باغ میں انہیں کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری کو ادبی نشیمن کی جانب سے شال اور سند اعزاز پیش کی گئی ڈاکٹر سلیم احمد نے اپنا افسانچہ خوف پیش کیا جس کی خوب پزیرائی ہوئی مہمان خصوصی کی حیثیت سے عاشق رائے بریلوی نے شرکت کی نظامت کے فرائض تاج لکھنوی نے انجام دئے۔ دبستان اہل قلم لکھنؤ کے جنرل سیکرٹری معید رہبر لکھنوی نے ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دلشاد گورکھپوری کا ایک شعری مجموعہ نغمات دلشاد 2016 میں اتر پردیش اردو اکادمی کے مالی اشتراک سے شائع ہوا تھا اور اس کی رسم اجراء گورکھپور میں ہوا تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر دلشاد نے کہا کہ لکھنؤ آج بھی شعر وادب کا مرکز رہا ہے جب بھی لکھنؤ آنا ہوا جو عزت افزاء لکھنؤ والوں کی طرف سے ملی اسے کبھی بھولا نہیں جا سکتا۔ آج ادبی نشیمن کے دفتر میں ڈاکٹر سلیم احمد نے جو اعزازی نشست ہوئی وہ ایک یادگاری نشست رہی میں ادبی نشیمن کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

بے وفائی کی بھی بدلی میں وہ آباد رہے
آپ آسان سمجھتے ہیں کہ دلشاد رہے
ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری

کیا جانے کیا کشش تھی تمہارے کلام میں
جس نے سنا وہ لفظ و معانی میں کھو گیا
معید رہبر لکھنوی

تری آنکھوں میں ہے تصویر جاناں
غزل کی روح نسوانی نہیں ہے
عاشق رائے بریلوی

جگر میں تاج وہ اک لمحہ بے وفائی کا
ہے ایک سانپ کہ جو بار بار کاٹتا ہے
تاج لکھنوی

جن کی پرواز ہو منڈیروں تک
وہ پرندہ میں پالتا ہی نہیں
عامر مختار

ڈاکٹر سلیم احمد نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر دلشاد گورکھپوری کی شاعری اور نظامت کے حوالے سے بھرپور روشنی ڈالی۔

متھرا ٹینک کلیپس: بچاؤ اور راحت کاموں کے لیے پہنچی فوج

تین سال قبل چھ کروڑ کی لاگت سے بنائی گئی تھی ٹنکی

متھرا: یکم جولائی (پی این ایس) یہاں کی کرشنا وہار کالونی میں اوور ہیڈ ٹنکی (واٹر ٹینک) کے گرنے کے بعد بچاؤ اور راحت کے کاموں میں فوج کی مدد بھی لی جا رہی ہے۔ فوج کے ساتھ این ڈی آر ایف، میونسپل کارپوریشن اور فائر بریگیڈ کی ایک ٹیم بچاؤ اور راحت کے کاموں میں لگی ہوئی ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر کی ہدایت پر میونسپل کارپوریشن کے 50 افراد پر مشتمل ٹیم چھ جے سی بی، دو ہائیڈرا، پانچ ٹریکٹر اور دو ڈمپر کے ساتھ ملبہ ہٹانے میں مصروف ہے۔ ملبے کے ساتھ کھمبوں کو ہٹانا ایک مشکل کام ثابت ہو رہا ہے۔ بڑے اور لمبے کھمبوں کو ڈنفر تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ گھنی آبادی گاڑیوں کے چلانے میں بھی بڑے مسائل کا باعث بن رہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی ایک ٹیم ٹینک کے کھمبوں کو کٹر سے کاٹ کر چھوٹا کر رہی ہے۔ ان ستونوں کو دوسری ٹیم ہائیڈرا کے ذریعے ڈمپر تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کام میں میونسپل کارپوریشن کے ساتھ ساتھ واٹر سپلائی، تعمیرات اور دیگر محکموں کے ملازمین کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ ملبہ ہٹانے میں 24 گھنٹے سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ اس ٹینک کو آگرہ کی ایگزیکیوٹنگ ایجنسی ایس ایم کنسٹرکشن نے تقریباً 6 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا تھا۔ 2500 کلولیٹر صلاحیت کے پانی کے ٹینک کی تعمیر کا کام سال 2018 میں شروع کیا گیا تھا۔ تعمیر تین سال میں مکمل ہوئی۔ سال 2021 میں ٹینک بنا کر تیاریاں کی گئیں۔ اسے 2023 میں میونسپل کارپوریشن کو منتقل کیا گیا تھا لیکن یہ ٹینک شروع سے ہی کمزور تھا۔ اس سے پانی بھی ٹپک رہا تھا لیکن ذمہ داران کی جانب سے اسے مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں تین سال قبل بنایا گیا ٹینک اتوار کی شام منہدم ہو گیا۔ میونسپل کارپوریشن کے ایکس ای این رام کیلاش نے کہا کہ جل نگم کے ذریعہ 2500 کلولیٹر کی صلاحیت کے ٹینک کی تعمیر آگرہ کی ایک کمپنی نے سال 2021 میں مکمل کی تھی۔ ایک سال پہلے، 2023 میں، جل نگم نے اوور ہیڈ ٹینک کو میونسپل کارپوریشن کو منتقل کر دیا تھا۔ میونسپل کمشنر ششانک چودھری نے کہا کہ اوور ہیڈ ٹینک کے گرنے کی اعلی سطحی جانچ کی جائے گی۔ ٹینک کی تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ جانچ میں ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

بلیا: مزدور کی کرنٹ لگنے سے موت

بلیا: یکم جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بلیا کے بیریا علاقے میں پیر کو کرنٹ لگنے سے ایک شخص کی موت ہو گئی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ رام پور کوڑہرا گاؤں باشندہ مزدور سریش یادو (55) گاؤں میں ہی ہینڈ پمپ کا پائپ گاڑ رہا تھا کہ گھر کے اوپر سے گزرنے والے 110000 وولٹ کے تار کی زد میں آکر بری طرح سے جھلس گیا۔ زخمی کو کمیونٹی ہیلتھ سنٹر سون برسا پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

شاہین اکیڈمی لکھنؤ کے طلبہ نے ادارے کا نام روشن کیا: ڈاکٹر عبدالقدیر

اسلامک سنٹر آف انڈیا میں ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

لکھنؤ، یکم جولائی۔ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام شاہین اکیڈمی لکھنؤ میں نیٹ (NEET) میں کامیاب طلبہ وطالبات اور ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوشن کے چیرمین ڈاکٹر عبدالقدیر اور اکیڈمی کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے ہاتھوں نیٹ میں کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو توصیفی سند اور انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ۱۹۹۱ء سے اپنے ملک میں پہلی جولائی کو نیشنل ڈاکٹرس ڈے کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس کی مناسبت سے اپولو ہاسپٹل کے معروف ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی اور کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر شاہین اکیڈمی لکھنؤ کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اپنے افتتاحی تقریر میں کہا کہ ہمارے ادارے کا مقصد معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلی تربیت کو یقینی بنانا ہے کیوں کہ خدا تعالی نے اپنے آخری پیغمبر کو دنیا میں علم اور اخلاق کی تعلیم کے لیے ہی مبعوث فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم ہی وہ واحد راستہ ہے جس سے ہم اپنی نئی نسل کی دنیا وایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دنیاوی کامیابی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف تین سال کے عرصے میں ہمارے ادارے نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے جس کا سب سے واضح ثبوت یہ ہے کہ ہمارے سنٹر سے کئی بچوں نے نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے جس میں شفا شمیم 705 نمبر، بشریٰ شمیم 695 نمبر، حبیبہ تسنیم نے 662 نمبر، وریشہ نے 660 نمبر، عبداللہ نسیم نے 683 نمبر، محمد احمد نے 678 نمبر، محمد صادق شیخ نے 673 نمبر، ارباز خاں نے 630 نمبر اور محمد یونس نے 626 نمبر سے کامیاب ہوئے۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالقدیر نے شاہین اکیڈمی لکھنؤ کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ اپنے ملک میں اپنے حقوق حاصل کرنا اور کامیابی کی منزلیں طے کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اعلی سے اعلی تعلیم سے آراستہ کریں اور مختلف مقابلہ جاتی امتحانات میں پوری تیاری کے ساتھ امتحان دلوائیں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے ۳۵ برسوں کی محنتوں اور تحقیق کے بعد ہم انے ایک ایسا تعلیمی ماڈل بنایا ہے جس کے مطابق اگر بچے کو تعلیم دی جاتی ہے اور تیاری کرائی جاتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نیٹ اور آئی آئی ٹی اور جے ای ای میں کامیاب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ادارے میں اعلی تعلیم کے علاوہ، ایمان داری، دیانت داری، شخصیت سازی پر پوری توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور کسی بھی حال میں، درجے میں، ہاسٹل میں موبائل رکھنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے جس کی وجہ سے بچوں کا وقت بھی برباد ہونے سے بچ جاتا ہے اور یہ بچے بے راہ روی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ معروف ومشہور معالج ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی نے طلبہ وطالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اسکولی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کو کچھ وقت ذکر واذکار اور میڈی ٹیشن میں بھی لگانا چاہئے جس سے ان کو ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوگا اور وہ پوری یک جوئی کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

لکھیم پور کھیری: لوٹ کرنے گھر میں گھسے بدمعاش

احتجاج کرنے پر کسان کو ماریں گولیاں، زخمی ہونے پر بھی ایک کو پکڑ لیا

لکھیم پور کھیری: یکم جولائی (پی این ایس) ضلع کے بھیرہ تھانہ علاقے کی چوکی بیجوا کے گاؤں گوندھیا میں اتوار کی رات ایک بڑا واقعہ پیش آیا۔ کسان سکھبندر سنگھ کو مسلح بدمعاشوں نے دو بار گولی مار دی جو لوٹ مار کے لیے اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ سکھبندر نے ایک مجرم کو پکڑا تھا۔ اس پر اس کے ساتھی نے اس پر فائرنگ کر دی۔ ایک گولی سکھوندر کی کمر میں لگی اور دوسری اس کے ہاتھ میں لگی۔ زخمی سکھوندر نے مجرم کو اپنی گرفت سے نہیں چھوڑا۔ اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ زخمی سکھبندر کو ضلع اسپتال سے لکھنؤ ریفر کر دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ اتوار کی رات تقریباً 11 بجے پیش آیا۔ سکھبندر سنگھ گھر کے باہر سو رہے تھے اور خاندان کے دیگر افراد کمروں میں سو رہے تھے۔ اسی دوران تین بدمعاش گھر میں گھس آئے اور چیزیں ادھر ادھر کرنے لگے۔ اسی دوران سلائی مشین کا ڈھکن زمین پر گر گیا جس کی آواز سن کر سکھویندر کمرے کے اندر چلا گیا۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ انہیں لگا کہ بلی نے کچھ گرا دیا ہے۔ جب وہ دروازہ بند کرنے لگا تو اندر موجود بدمعاش نے اسے پکڑ لیا۔ اس پر اس نے خود کو چھڑایا اور بدمعاش کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس دوران دوسرے بدمعاش نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ بدمعاش اور سکھبندر کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ اس دوران کمرے میں موجود دو دیگر بدمعاشوں میں سے ایک نے سکھوندر پر دو گولیاں چلائیں۔ ایک گولی اس کے ہاتھ میں اور ایک پیٹھ پر لگی۔ زخمی ہونے کے بعد بھی سکھوندر نے بدمعاش کو نہیں چھوڑا۔ موقع پاتے ہوئے دو اور بدمعاش بھاگ گئے۔ گولیوں کی آواز سن کر اہل خانہ اور پڑوسی جاگ گئے۔ اہل خانہ نے بدمعاش کو پکڑ لیا۔ اطلاع ملتے ہی بھیرہ تھانہ انچارج اندرجیت سنگھ، سی او گولا اجیبندر یادو موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس نے بدمعاش کو حراست میں لے لیا۔ زخمی سکھبندر کو ضلع اسپتال بھیجا گیا، اس کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اسے لکھنؤ ریفر کر دیا گیا ہے۔ وہاں بدمعاش سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

نئی نسل کو ملک کے ثقافتی ورثے سے آگاہ کرنا ناگزیر: بھاگوت

غازی پور: یکم جولائی (یو این آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ تنوع سے بھرپور ہندوستان کی نئی نسل کو ملک کی مستحکم ثقافتی ورثے کو جاننا اور یہاں کی مٹی سے جڑنا ناگزیر ہے۔ سدھ پیٹھ ہتھیارام مٹھ میں درشن پوجن کے بعد کیلاش بھون میں معزز شخصیات سے بات چیت میں ڈاکٹر بھاگوت نے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ سے تنوع سے بھرا ہوا ملک رہا ہے۔ قدرتی وسائل سے لے کر لوک رسم و رواج تک، یہاں کی روایات ہمیشہ لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی جنگلاتی علاقے میں قبائلی معاشرہ جنگل کی پیداوار سے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔

امریکی جمہوریت کس طرف جا رہی ہے؟

گزشتہ ہفتے امریکہ سے کچھ پریشان کن سیاسی پیش رفت کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ یہ خبریں سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے متعلق ہیں جو کہ امریکہ کے پہلے ایسے صدر بنے ہیں، موجودہ یا سابقہ، جنھیں کسی قانونی عدالت نے مجرم قرار دیا ہے

اسد مرزا

سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو 'ہش منی کیس' میں تمام 34 شقوں پر مجرم قرار دیا گیا ہے جس میں انہوں نے ایک مبینہ معاملہ کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کے لیے بالغ اداکار سٹورمی ڈینیئلز کو 130,000 ڈالر کی ادائیگی کا احاطہ کرنے کے لیے کاروباری ریکارڈ میں ہیر پھیر کی تھی۔ اس چونکا دینے والے فیصلے کے اعلان کے فوراً بعد کئی امریکی ارب پتیوں نے، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے حالیہ برسوں میں ڈونلڈ ٹرمپ سے دوری اختیار کرلی تھی، انہوں نے حالیہ دنوں میں بالواسطہ طور پر ان کی حمایت کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کیا ہے۔ ان میں بل ایک مین سے لے کر اسٹیفن شوارزمین تک، امریکی ارب پتیوں بشمول ٹیک زار ایلون مسک نے سزا کے باوجود ٹرمپ کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ کچھ شخصیات جنہوں نے اب ٹرمپ کی حمایت کا وعدہ کیا ہے، ماضی میں 6 جنوری 2021 کو یو ایس کیپیٹل ہل پر ہونے والے حملے میں ان کے کردار پر انہیں عوامی طور پر مسترد کر چکے تھے، لیکن اب حالات بدل چکے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ وہ دوبارہ ان کے قریب آ گئے ہیں۔ ٹرمپ کے ساتھ ہونے والی سزا یا سامان، 6 جنوری کو امریکی کیپیٹل پر حملے سے لے کر ان کے خلاف تین دیگر مقدمات تک، نے وال سٹریٹ کے بہت سے ارب پتیوں کو ان کی حمایت میں آنے سے نہیں روکا۔ جب کہ کچھ نے کہا ہے کہ وہ صدر جو بائیڈن سے مایوس ہیں، دوسروں نے کہا ہے کہ وہ ان کی صدارت میں ملک میں بڑھتی ہوئی سامیت دشمنی (Anti-Semitism) کے بارے میں فکر مند ہیں۔ گزشتہ ہفتے بلیک اسٹون کے شریک بانی اور سی ای او ارب پتی سٹیو شوارزمین نے کہا کہ وہ ٹرمپ کی حمایت کریں گے اور انہیں عطیہ کریں گے۔ یاہو فنانس کے مطابق، بلیک اسٹون 144.27 بلین کی مارکیٹ کیپ کے ساتھ سرمایہ کاری اور رئیل اسٹیٹ کی ایک بڑی کمپنی ہے۔ اس کے زیر انتظام 1$ ٹریلین سے زیادہ کے اثاثے ہیں۔

1789 کیپیٹل کے صدر عمید ملک نے بھی ٹرمپ کی حمایت کی ہے۔ وہ نیویارک میں ٹرمپ کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے والے رہنماؤں میں سے ایک ہیں جہاں ایک رپورٹ کے مطابق، 25 ملین ڈالر تک کے عطیات مانگے گئے تھے۔ Bigelow Aerospace and Budget Suites of America کے مالک رابرٹ Bigelow نے بھی ٹرمپ کی حمایت کی ہے۔ رائٹرز کے مطابق، اس نے ٹرمپ کو اپنی قانونی فیس کے لیے 1 ملین ڈالر بھی ادا کیے ہیں۔ ہیج فنڈ پرشنگ اسکوائر کے سی ای او ارب پتی بل ایک مین نے کہا ہے کہ وہ بائیڈن کو ووٹ نہیں دیں گے اور اشارہ دیا ہے کہ اب وہ ٹرمپ کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے بائیڈن کی مذمت کی کیونکہ اسرائیل مخالف مظاہروں کی جو لہر پورے امریکہ میں پھیل گئی تھی، اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے صدر بائیڈن کے یہود مخالف ہونے پر ان کی تنقید کی ہے۔ جے پی مورگن کے چیئرمین اور سی ای او جیمی ڈیمن نے بھی حالیہ دنوں میں ٹرمپ کی حمایت کا عندیہ دیا ہے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق، ٹرمپ کو سلیکون ویلی میں وینچر کیپیٹلسٹوں میں بھی تیزی سے حمایت مل رہی ہے، جو طویل عرصے سے ڈیموکریٹس کا گڑھ رہا ہے۔ سلیکون ویلی کے حامیوں میں نمایاں ہیں ٹیسلا اور اسپیس ایکس کے باس ایلون مسک، جنہوں نے کہا ہے کہ وہ 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات میں بطور ایک امیدوار ٹرمپ کی حمایت کریں گے، وال اسٹریٹ جرنل نے اطلاع دی ہے کہ وہ حالیہ مہینوں میں ٹرمپ کے قریب ہو گئے ہیں اور وہ متعدد پرائیویٹ پروگراموں میں ان کی حمایت کرتے ہوئے شرکت کرتے نظر آئے ہیں۔ مسک، جو ٹرمپ کے معروف حامی ہیں، کا خیال ہے کہ یہ سزا انصاف کے حقیقی حصول کے بجائے سیاسی بنیاد پر چلائی گئی تھی۔ یہ جذبہ ٹرمپ کے بہت سے حامیوں کے ردعمل کی بازگشت کرتا ہے جو رقم کی ادائیگی سے متعلق الزامات کو ایک معمولی جرم کے طور پر دیکھتے ہیں۔

ٹرمپ کی یہ اچانک حمایت کیوں؟

وفاداری کی یہ ظاہری تبدیلی ہمیں ان ارب پتیوں کے فیصلے کی بنیادی منطق پر بھی حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ اور ہمیشہ کی طرح جب آپ تہوں کو ہٹانا شروع کرتے ہیں تو پھر ہر اس غیر منطقی اقدام کی بنیاد یا دلیل پر حتمی جواب ملتا ہے: پیسہ یا معاشی فوائد۔ ٹرمپ نے امیروں کے لیے ذاتی انکم ٹیکس کم کرنے اور دیگر مالی ضوابط کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جبکہ صدر جو بائیڈن اس کے برعکس معاشی پالیسیاں بنانا چاہتے ہیں۔ جب کہ کچھ ارب پتیوں نے بائیڈن کی پالیسیوں سے مایوسی اور ملک میں بڑھتی ہوئی سامیت دشمنی کو ٹرمپ کی حمایت کرنے سے انکار کرنے کی وجوہات کے طور پر بتایا ہے، مبصرین کے مطابق اس کی بڑی وجہ ٹرمپ کی مجوزہ ٹیکس میں کمی کرنے کی پالیسی ہے۔

ان میں سے کچھ کاروباری رہنماؤں نے حالیہ برسوں میں ٹرمپ پر سخت تنقید کی ہے۔ 6 جنوری کو امریکی کیپیٹل پر حملے کے بعد، جے پی مورگن کے باس ڈیمن نے کہا تھا کہ وہ ہمارے ملک کے دارالحکومت میں تشدد کی شدید مذمت کرتے ہیں "اور ہمارے منتخب لیڈروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تشدد کے خاتمے کا مطالبہ کریں" اور انتخابی نتائج کو قبول کریں۔ بلیک اسٹون کے باس شوارزمین نے اسے جمہوری اقدار کی توہین قرار دیا تھا جسے ہم بطور امریکی بہت عزیز رکھتے ہیں" اور بعد میں کہا تھا کہ وہ ٹرمپ کی حمایت کبھی نہیں کریں گے۔ تاہم، اب شوارزمین نے کہا ہے کہ بائیڈن کے ماتحت امریکہ 'غلط سمت' کی طرف جا رہا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'یہود دشمنی کے ڈرامائی عروج' نے انہیں ٹرمپ کی حمایت کرنے پر مجبور کیا۔ دی نیو ریپبلک میگزین میں اپنے تجزیے میں ٹموتھی نوح نے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہود دشمنی کا مسئلہ مکمل طور پر ٹرمپ کی حمایت پر توجہ نہیں دیتا، کیونکہ وہ برسوں سے اس تحریک سے وابستہ ہیں۔ وٹنی ٹلسن، جو پہلے ہیج فنڈ کیس کیپٹل مینجمنٹ چلاتے تھے، نے بلومبرگ کو بتایا کہ کاروباری رہنما ٹرمپ کی حمایت خود غرضی کی بنیاد پر کر رہے ہیں اور اس کی ظاہری وجہ اپنے منافع میں اضافہ کرنا ہے۔ دریں اثنا، ایک عجیب و غریب اور متعلقہ پیشرفت میں جب ٹرمپ نے اس مقدمے کے دوران اپنا موازنہ سینٹ مدر ٹریسا سے کیا اور الزامات کو دھاندلی زدہ' قرار دیا، جس نے پوری دنیا کو چونکا دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "مدر ٹریسا ان الزامات کو شکست نہیں دے سکتی تھیں۔ الزامات دھاندلی کے ہیں۔ پوری چیز دھاندلی پر مبنی ہے۔" یہ تبصرے اس وقت سامنے آئے جب وہ مقدمے کی سماعت ختم ہونے کے بعد عدالت سے باہر نکل رہے تھے۔

یہ موازنہ ہمیں اپنے ملک میں کئے گئے اس دعوے کی بھی یاد دلاتا ہے جب ہمارے وزیر اعظم نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ سوچتے ہیں کہ وہ حیاتیاتی طور پر پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یعنی کہ ایک طریقے سے وہ اپنے آپ کو بھگوان ثابت کر رہے تھے۔

درحقیقت، یہ دونوں موازنے اس پرانے قول کو ثابت کرتے ہیں کہ مذہب ہمیشہ اقتدار میں موجود بدمعاشوں کی آخری پناہ گاہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مذہب ان کے مخالفین اور عالمی طاقتوں کی تنقید کے خلاف ان کو ایک طرح کی قانونی حیثیت اور پردہ پوشی فراہم کرتا ہے۔ یہ اس نظریے کی مزید تصدیق کرتا ہے کہ سیاسی اشرافیہ اپنے سیاسی فائدے کے لیے مذہب کا استعمال کس طریقے سے کرتی ہے۔

تاہم، سزا سنائے جانے کے باوجود، ٹرمپ، جو فی الحال 2024 میں دوبارہ انتخاب کے لیے مہم چلا رہے ہیں، صدر بننے اور منتخب ہونے دونوں کے اہل ہیں۔ ٹرمپ نے خود اس فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ صدارتی انتخابات میں امریکی عوام حقیقی فیصلہ سنائیں گے۔ اب تک کے بیشتر سروے یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ ٹرمپ امریکی صدارتی انتخاب جیت سکتے ہیں۔ یہ پورا واقعہ اور اس سے منسلک پیش رفت ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کیا واقعی امریکی جمہوریت زوال پذیر ہے اور غیر منطقی بنتی جا رہی ہے؟ ☆

(www.asadmirza.in)

'کاٹھ کی ہانڈی' چولہے پر بار بار نہیں چڑھتی

سیاسی ماہرین تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ آر ایس ایس، نریندر مودی اور بی جے پی کے طرز عمل سے خوش نہیں ہے اس کا اندازہ سنگھ کے چیف موہن بھاگوت کے ناگپور میں دیئے گئے حالیہ بیان سے لگایا جا سکتا ہے

نواب علی اختر

لوک سبھا انتخابات 2024 کے نتائج سب کے سامنے ہیں جس کی بنیاد پر کسی طرح گرتے پڑتے آخرکار ایک بار پھر بی جے پی نے مرکزی اقتدار پر قبضہ حاصل کر لیا ہے لیکن اس کا دوسرا سب سے اہم پہلو جو آج کل موضوع بحث بنا ہوا ہے وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے اس کی مائی باپ راشٹریہ سوئم سیوک (آر ایس ایس) کے ساتھ ناراضگی ہے۔ سیاسی ماہرین تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ آر ایس ایس، نریندر مودی اور بی جے پی کے طرز عمل سے خوش نہیں ہے اس کا اندازہ سنگھ کے چیف موہن بھاگوت کے ناگپور میں دیئے گئے حالیہ بیان سے لگایا جا سکتا ہے جس میں انہوں نے انتخابات کے حوالے سے پارٹی اور نریندر مودی پر کئی طنز کئے ہیں۔ سر سنگھ چالک کی تقریر کا اختصار جو بڑا اشارہ دے رہا ہے اور تجزیہ کاروں نے ان کے معنی اور مفاہیم کو سمجھنے کے بعد کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب بی جے پی اور نریندر مودی کی خیر نہیں! بھاگوت نے یہاں تک کہہ دیا کہ جو خدمت کرتا ہے، جو حقیقی خادم ہے، جس کو حقیقی خادم کہا جا سکتا ہے، اس کی کوئی حد اور عزت ہوتی ہے یعنی وہ حد اور عزت و وقار کے ساتھ چلتا ہے۔ کام تو سبھی لوگ کرتے ہیں لیکن کام کرتے وقت اپنی حد پر عمل کرنا۔ اس حد کی تعمیل کر کے جو چلتا ہے، عمل کرتا ہے، بداعمالیوں میں ملوث نہیں ہوتا، اس میں گھمنڈ نہیں آتا، وہی خادم کہلانے کا حق دار ہوتا ہے۔ بھاگوت کے ذریعہ عوامی طور پر دیئے گئے اس بیان کے بعد بھگوا بریگیڈ میں تنازعہ کھڑا ہو گیا۔

غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ موہن بھاگوت کا یہ بیان عام لوگوں کا خیال ہے جو گزشتہ 10 سالوں سے سب کے سامنے ہے مگر بھگوا بریگیڈ بشمول آر ایس ایس اس پر کسی بھی قیمت پر کان دھرنے کو تیار نہیں نظر آئے۔ یہاں تک کہ ملک و بیرون ملک سے بھی یہ آوازیں اٹھنے لگیں کہ اقتدار کے زعم میں نریندر مودی اور ان کی پارٹی بی جے پی تاناشاہی کے ذریعہ اپوزیشن کے ساتھ ہی عام لوگوں کو بھی اپنے اشارے پر نچانا چاہتے ہیں۔ عالمی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے والی بیٹیوں سے لے کر نوجوانوں اور بزرگ کسانوں نے جب اپنا حق مانگنے کے لئے آواز اٹھائی تو انہیں لاٹھی ڈنڈوں سے خاموش کر دیا گیا یا انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر بھاگوت جی کو یہ بات کہنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟ کیا نریندر مودی کی طرح بھاگوت نے بھی یہی سمجھ لیا تھا کہ نفرت اور انتہا پسندی کے ذریعہ وہ ہمیشہ راج کریں گے؟ اب جب کہ تصویر پوری طرح صاف ہو چکی ہے اور بی جے پی کے ساتھ آر ایس ایس کو بھی سمجھ آ گیا ہے کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوریت میں ہر شخص کی رائے کی اہمیت ہوتی ہے اس کا ثبوت حالیہ انتخابات کے نتائج ہیں جس کے لیے 400 پار کا نعرہ لگانے والے 250 کے اعداد و شمار کو بھی نہیں چھو پائے۔ ان کے مقابلے جو آئین کی حفاظت، محبت کو فروغ اور نفرت کا خاتمہ کرنے کے لیے سڑک پر اترے تھے انہیں عوام نے غیر متوقع کامیابی سے ہمکنار کیا۔

دراصل آر ایس ایس اور بی جے پی کی حالت ریگستان کے اس شتر مرغ کی طرح ہے جو طوفان کی طاقت کو نہ سمجھ کر اپنا منہ ریت کے اندر چھپا کر سب کچھ محفوظ سمجھنے لگتا ہے۔ آر ایس ایس یہی غلطی لوک سبھا انتخابات 2024 میں کر بیٹھا۔ کیرانہ اس کی بڑی مثال کہا جا سکتا ہے جہاں وہ نقل مکانی کرنے والے ہندوؤں کی داستان فرقہ وارانہ رنگ میں پیش کر کے الیکشن جیت لینا چاہتی تھا جیسا اس نے گزشتہ پارلیمانی انتخابات میں کیا تھا۔ اس وقت یہی حکم سنگھ تھے جن کے گزر جانے کے بعد ضمنی الیکشن ہوا۔ اس وقت اس جاٹ علاقے میں نقل مکانی کی نئی کہانی چھیڑی گئی کہ مسلمانوں کے خوف سے ہندو اس علاقے سے اپنے گھروں پر تالا لگا کر بھاگ گئے ہیں۔ اس جھوٹے پروپیگنڈے کا انھیں فائدہ ملا اور وہ الیکشن جیت گئے لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ کاٹھ کی ہانڈی چولہے پر بار بار نہیں چڑھتی۔ اس بار بھی آر ایس ایس اور بی جے پی نے یہی راگ الاپا جسے سن کر عوام طنزیہ مسکرا کر رہ گئے۔ آنجہانی حکم سنگھ نے جب یہ داستان چھیڑی تھی تو اسی وقت اس ملک کے کچھ غیر جانبدار ٹی وی چینلوں نے سچائی سامنے لانے کا کام کیا تھا۔ جن گھروں اور مواضعات کے مکین اپنے علاقے چھوڑ کر گئے تھے۔ انھوں نے خود کیمرے کے سامنے آ کر بتایا کہ نہ تو وہ کسی سے ڈر کر یہاں سے گئے ہیں اور نہ ہی کسی نے انھیں ستایا ہے۔ وہ لوگ اپنے کاروبار کو فروغ دینے یا اچھی ملازمتوں کے لیے دوسری جگہ گئے ہیں۔

تعجب ہے کہ آر ایس ایس ملکی اتحاد و اتفاق کی حکمت عملی ابھی تک نہیں سمجھ پایا۔ جن مسلمانوں سے سبرامنیم سوامی جیسے لوگ ووٹ دینے کا حق چھین لینا چاہتے تھے۔ ان کا ساتھ علاقہ کے دلتوں، پس ماندہ اقوام اور جاٹوں نے دے کر یہ پیغام دے دیا کہ یہ ملک گاندھی کا ہے گوڈسے کا نہیں۔ اب بی جے پی اور آر ایس ایس کے تھنک ٹینک لاکھ اگر مگر کہیں لیکن اس بات کو جھٹلا نہیں سکتے کہ ان کی نفرتی سیاست کی دھار کند ہو چکی ہے۔ بی جے پی سے عوام سخت ناراض ہیں۔ عوام نے مندر۔ مسجد، منگل سوتر کے نام پر جذبات سے کھلواڑ کرنے والوں کو بتا دیا ہے کہ ہم حقیقی محبان وطن ہیں اور نام نہاد راشٹر بھگتوں کو ان کے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ بھگوا بریگیڈ کو اتحاد کی طاقت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اگر انھوں نے اب بھی کسانوں، نوجوانوں، دلتوں اور اقلیتوں کو اسی طرح نظر انداز کیا تو آئندہ انتخابات میں فتح کا منظر نامہ ان کے حق میں لکھا جانا تو دور کی بات رہی، انھیں اپنا وقار بچانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ ان حالات میں اب سوال یوگی آدتیہ ناتھ پر بھی اٹھنے لگے ہیں۔ اس میں ان کی پارٹی کے لوگ ہی پیش پیش ہیں۔ جس غالب اکثریت سے بی جے پی یوپی میں اقتدار میں آئی تھی اب اس کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ حالات گواہی دے رہے ہیں کہ اگر راہل گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن 'انڈیا اتحاد' اسی طرح متحدہ رہا تو آئندہ ضمنی انتخابات ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے گھمنڈی سیاست کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دے گا۔

☆☆☆

میڈیکل میں داخلہ کا امتحان 'نیٹ' اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں ناکام!

شالنی سہائے

نیٹ گھوٹالہ صرف لیک ہونے والے سوالیہ پرچوں، دلالوں اور داخلہ امتحانات کو ملتوی یا منسوخ کرنے کا معاملہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ پہلی بار ہے کہ مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کو میڈیکل داخلوں میں کسی ریکٹ کی تحقیقات کا کام سونپا گیا ہے۔ موجودہ گھوٹالے کے مرکز میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) ہے، جو کہ 'پی ایم کیئرس فنڈ' کی طرح سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ایک این جی او ہے۔ دونوں کو قومی نشانات استعمال کر کے یہ تاثر دینے کی اجازت ہے کہ وہ سرکاری ادارے ہیں لیکن نہ تو کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) کے ذریعہ ان کا آڈٹ کیا جاتا ہے اور نہ ہی وہ پارلیمنٹ کو جوابدہ ہیں۔ این ٹی اے ایک قانونی ادارہ بھی نہیں ہے، حالانکہ وزارت تعلیم اسے کنٹرول کرتی ہے، اس کی پالیسیوں اور عملے کے بارے میں فیصلہ کرتی ہے، اپنے بیوروکریٹس کا تقرر کرتی ہے اور مزید امتحانات کے انعقاد کے لیے ٹیکس دہندگان کے پیسے سے اسے فنڈ دیتی ہے۔ سوسائٹی کے آڈٹ شدہ اکاؤنٹس پبلک ڈومین میں نہیں ہیں۔ اخبار 'دینک بھاسکر' کے جے پور ایڈیشن کی رپورٹ کے مطابق، صرف 2019 اور 2021 کے درمیان این ٹی اے نے امیدواروں سے درخواست کی فیس کے طور پر 565 کروڑ روپے جمع کیے؛ نیز، او ایم آر (آپٹیکل مارک ریکگنیشن) شیٹ کی بنیاد پر اپنے نمبروں کو چیلنج کرنے والے امیدواروں سے مقررہ فیس کے طور پر 200 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم وصول کی گئی۔ تاہم، 2021 کے بعد سے امیدواروں کی تعداد تقریباً دوگنی ہو گئی ہے اور اسی حساب سے 2024 میں این ٹی اے کی آمدنی بھی بہت زیادہ ہو گئی ہوگی۔ کسی بھی پیمانے پر امتحانات کے انعقاد کا کوئی پیشگی تجربہ نہ رکھنے والی تنظیم کے لیے یہ کتنا پرکشش کاروباری ماڈل ہے!

این ٹی اے کے صدر آر ایس ایس کے پرانے پوسٹر بوائے پی کے جوشی ہیں، جو اس کی طلبہ تنظیم اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کے سربراہ تھے۔ اپنے کیریئر میں وہ مدھیہ پردیش پبلک سروس کمیشن، چھتیس گڑھ پبلک سروس کمیشن اور یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ این ٹی اے ایک ایسا ادارہ ہے 2018 میں قائم کیا گیا تھا اور وہ 2020 سے ملک میں انڈر گریجویٹ میڈیکل کورسز کے لیے نیٹ (قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ)، تمام مرکزی یونیورسٹیوں میں داخلے، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے این ای ٹی (قومی اہلیت ٹیسٹ)، یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی کے داخلے اور یہاں تک کہ سی ایس آئی آر اسکالرشپ کے لیے اہلیت کا امتحان کا انعقاد کر رہا ہے۔ 2018 تک ان امتحانات کو کرانے کی ذمہ داری سی بی ایس ای کے پاس تھی، جو سرکاری اور نجی اسکولوں کے لیے قومی تعلیمی بورڈ ہے اور حکومت ہند کے زیر کنٹرول اور زیر انتظام ہے۔ سی بی ایس ای کا قیام 1929-30 ہوا تھا اور اس کے پاس پورے ملک میں امتحانات کے انعقاد، جانچ اور تمام رازداری کو برقرار رکھنے کا کافی تجربہ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک پرائیویٹ این جی او کو وہ کام کرنے کی اجازت کس نے دی جواب تک موجود تنظیمیں قابل اعتماد طریقے سے سرانجام دیتی تھیں اور اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس لیے تحقیقات وزارت تعلیم اور یو جی سی سے شروع ہونی چاہیے! این ٹی اے کی نااہلی اور کرپشن میں ملوث ہونے کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ اس سال، نیٹ-یو جی سی نوٹیفکیشن 9 فروری کو جاری کیا گیا تھا اور امیدواروں کو 9 مارچ تک رجسٹر کرانا ضروری تھا۔ مارچ کے آخر میں اس مدت میں ایک ہفتہ کی توسیع کی گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ 9 اپریل کو اسٹیک ہولڈرز کی درخواست پر ایک دن کے لیے ایک اور 'کریکشن ونڈو' کھول دی گئی۔ یہ اسٹیک ہولڈرز کون تھے؟ رجسٹریشن کے لیے ایک اور کریکشن ونڈو 11 اور 15 اپریل کے درمیان کھولی گئی۔ گویا یہ کافی نہیں تھا، این ٹی اے نے 5 مئی کو امتحان لیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ نتائج 14 جون کو آئیں گے لیکن اس کے بجائے نتائج کا اعلان 4 جون کو اس دن کر دیا گیا، جب عام انتخابات میں ڈالے گئے ووٹوں کی گنتی باقی تھی۔ یہ ایک اور مشکوک فیصلہ ہے جس کا جواب ملنا ضروری ہے۔ این ٹی اے نے پہلے 24 لاکھ میں سے 1563 کو گریس نمبر دے کر خود کو ایک کونے سے نکالنے کی کوشش کی لیکن جب اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا تو اس نے فوری طور پر گریس نمبر واپس لے لیے۔ آخر چل کیا رہا تھا؟ ہریانہ کے جھجر کے 6 طالب علموں کو گریس نمبر کیوں دیے گئے؟ اگر واقعی وقت کا ضیاع تھا تو اسی سنٹر کے دیگر طلبہ کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟ وقت کا ضیاع ایک عام شکایت ہے جس کی تلافی عام طور پر زیادہ وقت سے کی جاتی ہے، نہ زیادہ مارکس سے نہیں۔

این ٹی اے دراصل ایک بہت بڑے گھوٹالے کا قصوروار ہے۔ سالہا سال، اس کے مضحکہ خیز طور پر کم کٹ آف مارکس (720 کے سب سے زیادہ ممکنہ اسکور کا 20 فیصد یا اس سے کم) نے بڑی تعداد میں امتحان دینے والوں کو پاس ہونے کا موقع دیا ہے۔ اس سال، 24 لاکھ امیدواروں، جن میں سے 57 فیصد لڑکیاں تھیں، نے سرکاری میڈیکل کالجوں میں 1.09 لاکھ انڈر گریجویٹ نشستوں کے لیے امتحان دیا۔ 13 لاکھ طلبا کٹ آف نمبروں سے زیادہ اسکور کے ساتھ پاس ہوئے (جو 2022 میں 16.36 فیصد سے بڑھ کر 2024 میں 22.78 فیصد ہو گئے)۔ دوسرے لفظوں میں 2022 میں کم از کم 117 نمبر اور 2024 میں 164 نمبر حاصل کرنے والے امتحانی ملک کے 704 میڈیکل کالجوں میں سے کسی ایک میں داخلے کے اہل تھے۔

ایک مرکزی ملک گیر امتحان نیٹ سے منصفانہ، میرٹ پر مبنی داخلوں کو یقینی بنائے اور بچولیوں اور کیپی ٹیشن فیس کو ختم کرنے کی توقع تھی۔ 'ون نیشن، ون ایگزام' کے آغاز اور اسے ایک بڑی اصلاحات کے طور پر سراہے جانے کے 8 سال بعد یہ پالیسی کسی بھی اہداف کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے نیٹ پر نظر رکھنے والے ماہر تعلیم مہیشور پیری کہتے ہیں کہ داخلہ کا عمل اب ایسا ہو گیا ہے کہ امیر یا این آر آئی خاندانوں کے کم ہونہار طلبا کے داخلوں میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ کم امیر خاندانوں سے زیادہ مستحق طلبا کو خارج کیا جا رہا ہے۔ ملک میں پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی تعداد میں مسلسل اضافے کی وجہ سے انڈر گریجویٹ میڈیکل سیٹوں کی تعداد 2021 میں 83000 سے بڑھ کر 2024 میں 1.09 لاکھ ہو گئی ہے۔ نیٹ پاس کرنے والے کامیاب امیدواروں کی تعداد بھی 2021 میں 8.70 لاکھ سے بڑھ کر 2024 میں 13.16 لاکھ ہو گئی ہے۔ اگرچہ کٹ آف نمبر حاصل کرنے والے بہت سے امیدوار زیادہ فیس ادا کر کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیں گے، لیکن ایک بڑی تعداد ایسے طلبا کی ہوگی جو بہت زیادہ نمبر (+450) حاصل کرنے کے بعد بھی داخلہ نہیں لیں گے کیونکہ وہ ہندوستان میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی بھاری فیسیں ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

پیری اس نظام کو امیروں کے لیے طبی نشستوں کے ریزرویشن کو یقینی بنانے کا طریقہ بتاتے ہوئے ہندوستان کو 2 فیصد والا ملک قرار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "صرف اس صورت میں جب آپ میرٹ میں ٹاپ 2 فیصد یا دولت کے لحاظ سے ٹاپ 2 فیصد میں ہوں، تو آپ میڈیکل سیٹ کی خواہش کر سکتے ہیں۔" مختلف ریاستوں میں صرف 7 سینٹرل میڈیکل کالج اور 382 سرکاری میڈیکل کالج ہیں اور مجموعی طور پر 56405 انڈر گریجویٹ سیٹیں ہیں جبکہ 264 پرائیویٹ میڈیکل کالجز اور 51 پرائیویٹ ڈیمڈ یونیورسٹیاں مل کر 52765 سیٹیں فراہم کرتی ہیں۔ ایمس جیسے سنٹرل میڈیکل کالجوں میں 5 سالہ ایم بی بی ایس کورس کی قیمت تقریباً 3 سے 4 لاکھ روپے ہے۔ ٹرسٹوں، میونسپلٹیز اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ کھولے گئے سرکاری میڈیکل کالجوں میں پانچ سالہ کورس کی لاگت عام طور پر 6 سے 7 لاکھ روپے کے درمیان ہوتی ہے، جب کہ نجی میڈیکل کالجوں میں یہ رقم ایک کروڑ سے 1.5 کروڑ روپے کے درمیان ہوتی ہے۔ جو لوگ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی استطاعت نہیں رکھتے وہ جارجیا، یوکرین، روس اور چین جیسے ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں یا کوئی دوسرا آپشن نہ پا کر میڈیکل کی تعلیم کو ہی یکسر ترک کر دیتے ہیں، جو کہ بہت زیادہ سنگین معاملہ ہے۔

واضح طور پر نیٹ میڈیکل کالجوں کے لیے میرٹ کی بنیاد پر داخلوں یا یکساں معیار اور فیس کے ڈھانچے کو یقینی بنانے میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔ نہ ہی اس سے بدعنوانی ختم ہو سکی ہے۔ پیری کا دعویٰ ہے کہ کم از کم 200 امیدواروں نے ای ڈبلیو ایس (معاشی طور پر کمزور سیکشن) کوٹہ کے تحت پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ ای ڈبلیو ایس کے لیے تجویز کردہ زیادہ سے زیادہ سالانہ آمدنی 8 لاکھ روپے یا اس سے کم ہے، اس لیے پیری حیران ہیں کہ یہ طلبا اپنی طبی تعلیم کے لیے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کیسے ادا کریں گے۔ 'پیپر لیک' بحران نے مرکزی امتحانات کے خلاف کیس کو مضبوط کیا ہے اور ریاستوں نے مطالبہ کیا ہے کہ نیٹ سسٹم کو ہی ختم کر دیا جائے اور انہیں اپنے داخلہ امتحانات کے انعقاد کا حق بحال کر دیا جائے۔

☆☆☆

اودھ نامہ

پائی ہے فتح اس نے پیچھے قدم ہٹا کے

سیاست ہی نہیں زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر کسی کے حق میں وقت پلٹتے دیر نہیں لگتی۔ زندگی کی شطرنج کی بساط پر کون سا مہرہ کب کہاں جا کر بیٹھے گا، کون کس کو شہ دے گا اور کسے مات ہوگی اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اب دیکھئے کہ کہاں وزیر اعظم نریندر مودی راہل گاندھی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے اور ان پر طرح طرح سے طنز کرتے نہیں تھکتے تھے۔ ایسے ایسے جملے ان کے لئے وضع کئے گئے تھے کہ جن کے معنی میں شخصیت کی تبری طرح تصغیر پنہاں تھی۔ کوئی انھیں طنزہ پپو کہا، کوئی کہتا کہ الیکشن کے بعد کانگریس ہی نہیں راہل بھی معدوم ہو جائیں گے اور چراغ لے کے انھیں ڈھونڈنا پڑے گا۔ لیکن وقت نے کروٹ لی۔ سیاست میں جس کی صلاحیتوں کو بچکانہ کہہ کر نظر انداز کیا جا رہا تھا انھی راہل گاندھی کو اب قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے قبول کرنا پڑا۔ اور اب وزان کا سامنا ارباب اقتدار کو کرنا پڑے گا اور ان کی بات بھی سننا بھی پڑے گی بھلے ہی راہل گاندھی وزیر اعظم نہیں ہیں لیکن وہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے موجود رہیں گے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک ٹی وی انٹرویو میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ کون راہل گاندھی؟ لیکن اب انھی راہل گاندھی کو اسپیکر کے انتخاب کے بعد اپنے ساتھ اسپیکر کی کرسی تک ساتھ رکھنا ہی پڑا۔ قائد حزب اختلاف کا عہدہ کوئی معمولی عہدہ نہیں ہوتا۔ لیکن افسوس کی ہندوستانی پارلیمانی پارلیمنٹ میں یہ عہدہ گذشتہ دس برسوں سے خالی تھا کیونکہ پارٹی کو ابھی اتنی سیٹیں ہی نہیں مل سکی تھیں کہ اس پارٹی کے کسی رکن کو قائد حزب اختلاف کا عہدہ سونپا جاتا۔ یہ جمہوریت کے حق میں اچھا نہیں تھا کہ ایوان میں حزب اختلاف کا لیڈر ہی نہ ہو۔ کہا جاتا رہا ہے کہ بھاجپا کا خواب تھا کہ وہ ایوان کو اختلاف سے خالی کر دے اس کے لئے اس نے "کانگریس مکت" کا نعرہ بھی دیا تھا۔ لیکن وت ہمارے حق میں ہمیشہ نہیں رہتا، جب ہم من مانی کرنے لگتے ہیں اور حدوں سے تجاوز کرنے لگ جاتے ہیں تو وقت ناراض ہو جاتا ہے اور اپنی نظریں پھیر لیتا ہے۔

حالیہ پارلیمانی انتخابات میں دو شخصیات سیاسی منظر نامے پر نمایاں انداز میں ابھر کر سامنے آئی ہیں یہ دونوں شخصیات ہیں سینئر کانگریس رہنما راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی۔ راہل گاندھی نے دو یاترائیں کی اور ان یاتراؤں سے اپنا سیاسی قد اتنا بلند کر لیا تھا کہ ان کی سب سے بڑی حریف سیاسی جماعت کی کوئی بھی کوشش کارگر ثابت نہیں ہو سکی کہ ان کے قد کو کم کر سکے۔ دوسری طرف ان کی بہن پرینکا گاندھی ہیں جو نہ صرف بھائی کے کاندھے سے کاندھا ملا کر ہر محاذ پر ان کے ساتھ کھڑی رہیں بلکہ کہنا بہتر ہوگا کہ ڈٹی رہیں بلکہ ان کا یہ استحکام پارٹی کے لئے بھی وردان ثابت ہوا۔ راہل گاندھی نے جس خود اعتمادی، محنت و مشقت، بلاخوف بغیر مرعوب ہوئے جس حق گوئی کے ساتھ اپنی سیاسی زندگی کو آگے بڑھایا ہے وہ اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ اگر ان کی راہ میں اتنے روڑے اٹکائے گئے کہ کوئی اور ہوتا تو چپ ہو کر گھر بیٹھ جاتا۔ لیکن وہ جس طرح بے خوفی کے ساتھ ہر محاذ پر ڈٹے رہے وہ راہل کی جرأت مندی کی ایک مثال ہے۔ ان کی لوک سبھا کی رکنیت اور رہائش دونوں چھین لی گئی۔ اس کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ انھوں نے پارلیمانی انتخابات کے دوران جس سوجھ بوجھ اور دانشمندی کا ثبوت دیا اس کی بھی مثال کم ہی ملے گی۔ انھوں نے اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کے ساتھ 80 میں سے صرف 17 سیٹوں پر سمجھوتہ کر لیا۔ اس مجھوتے کے ہی نتیجہ میں سماج وادی کو 37 سیٹیں اور کانگریس کو چھ سیٹیں مل گئیں۔ اگر انھوں نے اکڑ دکھائی ہوتی۔ تو دونوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑتا۔ راہل نے امیٹھی، رائے بریلی اور وائناڈ کی سیٹوں کے سلسلے میں جو فیصلے کیے وہ بھی ان کی سیاسی دانشمندی کی علامت ہیں۔ یہ بھی طے تھا کہ اگر وہ اس بار امیٹھی سے لڑتے تو ریکارڈ ووٹوں سے کامیاب ہوتے۔ لیکن وہ ایک خودداری نے شاید ی گوارا نہیں کیا کہ ایک بار جب امیٹھی کے لوگوں نے ان کو اہمیت نہیں دی تو ان کے دل کو تکلیف پہنچی لہٰذا اس سیٹ سے ان کے خاندان کا کوئی بھی شخص الیکشن نہیں لڑا، لیکن یہ ضرور ہوا کہ پرینکا گاندھی کی جی توڑ محنت نے وہاں سے کانگریس کے امیدوار کو جتا دیا اور اسمرتی ایرانی کے غرور کو چور چور کر دیا۔ راہل نے اپنی والدہ سونیا گاندھی کی سیٹ رائے بریلی سے لڑنے اور اس کے بعد اس سیٹ کو اپنے پاس رکھنے، وائناڈ کو چھوڑنے اور وہاں سے پرینکا کو لڑانے کا جو فیصلہ کیا وہ بھی انتہائی دانشمندی کا مظاہرہ ہے۔ سب حیران ہیں کہ راہل گاندھی میں یہ سمجھ اور یہ سوجھ بوجھ اور یہ حکمت سازی کہاں سے آئی۔ اس کے پیچھے ان کی محنت، لگن، پارٹی کے تئیں ان کا خلوص اور جذبہ ہے۔

پرینکا گاندھی نے انتخابی مہم کے دوران یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنے بھائی راہل گاندھی کا دایاں بازو بن کر کام کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ انتخابی مہم کے دوران راہل گاندھی جہاں ملک کو درپیش مسائل اٹھاتے رہے اور ان مسائل کی بنیاد پر وزیر اعظم نریندر مودی کو گھیرتے رہے تو وہیں پرینکا نے مودی کے الزامات کے جواب دینے کا محاذ سنبھال رکھا تھا۔ اب جبکہ وہ وائناڈ سے الیکشن لڑنے جا رہی ہیں اور ان کی جیت کے امکانات قوی ہیں تو ایسا سمجھا جا رہا ہے کہ وہ لوک سبھا میں اپنے بھائی کے لیے ڈھال اور پارٹی کی طاقت بنی رہیں گی۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وسیع المطالعہ شمیم طارق کی خطابت

خواجہ کوثر حیات، اورنگ آباد (دکن)

کچھ کلام، کچھ خطاب ایسے ہوتے ہیں جن کی گونج ہمارے سوچ کو ایک نئی معنویت سے معمور کر دیتی ہے۔ جن کے علم کی تنویریں اور مطالعہ کی وسعتیں بکھر کر سامع کے ذہن کے دریچے وا کر دیتی ہے۔ ایسی نستعلیق شخصیت ہے جناب شمیم طارق صاحب۔

خوش نظر و خوش فکر ایسے کے ان کی فکری بصیرت مخاطب کو ہمہ تن گوش کر دے۔ بات مزاج کی ہو تو شریف النفس، منکسر المزاج، وضع دار اور روادار ساتھ ہی وسیع القلب اور نہایت مخلص۔

بیشک علم انسان کا امتیاز ہے۔ اور مطالعہ زاویہ فکر و نظر کو وسیع کرتا ہے۔ یہ ثابت ہوتا ہے شمیم طارق کی تحریریں و خطابت سے جہاں بے باکی عیاں ہوتی ہیں، وہیں ان میں دانشوری اور دور اندیشی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔

نثر اور نظم دونوں سے اردو زبان کی تہذیب و تمدن قائم ہے۔ دونوں میں ہی یکساں مہارت شمیم طارق کو رب کائنات نے ودیعت فرمائی ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی۔ شمیم طارق کو جہاں نثر و شاعری کی صلاحیت عطا کی وہیں زبان کی شیرینی، بیان کی روانی اور فوق العادت مؤثر خطابت کی قوت عطا فرمائی۔

آپ کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا۔

حوصلہ بلند ملا جس کو مل گیا

شمیم طارق صاحب سے میری ملاقات بہت پرانی نہیں ہے۔ چند ماہ پہلے وہ وارثان حرف و قلم کے زیر اہتمام منعقدہ رسم اجراء ''جشن شخص سے شخصیت تک'' کا افتتاح کرنے کے لیے اورنگ آباد آئے ہوئے تھے۔ کہ وارثان حرف و قلم کی فعال رکن ہونے کے ناطے یہاں میں بھی موجود تھیں۔ اسی پروگرام میں میری ترتیب دی ہوئی ایک کتاب کا اجرا بھی ہونا تھا۔ شمیم طارق صاحب نے جشن کا افتتاح کیا اور اقبال کے صرف ایک شعر

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا

پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔

اُسی رات خالد سیف الدین صاحب کے دولت کدہ پر ان کے اعزاز میں ایک شعری نشست کا انعقاد بڑے تزک و اہتمام سے عمل میں آیا۔ شعری نشست میں آپ نے کلام تو سنایا ہی، اظہار خیال بھی کیا اور جب ان کے شعر

پتھر میں بھی کیڑے کو جو دیتا ہے ہری گھاس
بدخواہوں سے کہہ دو کہ وہی میرا بھی رب ہے

پر مولانا عبد الرشید مدنی ندوی صاحب نے ستائشی کلمات کہے تو انہوں نے وہ واقعہ بتایا جس کے بعد انہوں نے یہ شعر کہا تھا۔ یہ دونوں واقعات یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ شمیم طارق صاحب وسیع المطالعہ بھی ہیں اور انہیں اپنے حاصل مطالعہ کو پیش کرنے کا ڈھنگ بھی آتا ہے۔ یہ دونوں خصوصیات کسی ایک شخص میں مشکل سے جمع ہوتی ہیں۔ شمیم طارق صاحب کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ یا کم از کم ہر بات کئی کتابوں پر بھاری ہوتی ہے۔ ان کی کتاب ''غالب اور ہماری تحریک آزادی'' کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اس کا اجراء کرتے ہوئے پروفیسر گوپی چند نارنگ نے کہا تھا؛

''شمیم طارق ایک وسیع المطالعہ شخص ہیں اور ان کی تصنیف ''غالب اور ہماری تحریک آزادی'' اہم اور بحث انگیز تصنیف ہے جو غالبیات میں بحث کے نئے دروازے کھولتی ہے۔''

ان کی تقاریر اور خطبات سن کر تو ادب دنیا کے اہم ترین لوگوں نے ان کے مطالعے کا بھی اعتراف کیا اور زبان دانی یا زور خطابت کا بھی۔ ڈاکٹر عظمیٰ تسنیم صاحبہ نے تو اس موضوع پر اپنی کتاب جیسا دیکھا، سنا اور پایا میں مکمل باب قائم کیا ہے۔

خطابت کے موضوعات ہی آپ کی وسعت علم کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ آپ کی راست گوئی اور مقصد زندگی سے آپ کا کلام معمور ہوتا ہے۔ دوران خطابت پوچھے گئے سوالات کے برمحل مفصل جوابات آپ کی برجستگی، اعلیٰ فہم و فراست کے غماز ہیں۔ بمبئی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے زیر اہتمام کالینا کیمپس میں واقع جے پی نائک بھون میں "ہندو مذہب کی کتابوں کے تراجم" جیسے اہم موضوع پر توسیعی خطبہ کے دوران معروف محقق، مصنف اور کالم نگار شمیم طارق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''حق شناسی کے دریچوں کا بند کرنا جن کا کام ہے وہ اپنا کام کر رہے ہیں، کرتے رہیں، ہمارا کام تو اشاعت حق کی نئی نئی راہیں استوار کرنا ہے۔ ہم اپنے کام میں کیوں کوتاہی کریں؟ غالب نے کہا تھا "وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں۔''

اصابت رائے کے مالک، اپنے کردار و گفتار میں اخلاص کی دولت سے مالا مال شمیم طارق صاحب کی تقریر و تحریر میں انداز بیاں جداگانہ ہوتا ہے۔ کچھ تقریریں میں نے سنی ہیں، کچھ تقریریں واٹس اپ اور آن لائن کے ذریعہ بھی میری سماعت تک پہنچی ہیں مثلاً انہوں نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے اردو شعبے کے آن لائن پروگرام میں نئی تعلیمی پالیسی اور اردو کے موضوع پر جو تقریر کی تھی یا چندی گڑھ کی یونیورسٹی میں اقبال اور ٹیگور یا بلھے شاہ کے موضوع پر جو تقریریں کی تھیں ان میں آن لائن شرکت کرنے والوں میں میں بھی تھی۔ غالب اکیڈمی نئی دہلی میں انہوں نے حکیم عبد الحمید صاحب پر اور اس کالج میں ''فیض احمد فیض کے کلام میں قرآنی الفاظ'' اسی طرح شولا پور میں ''کلام اقبال میں تربیت سازی کے موضوعات'' پر آپ نے جو تقاریر کی تھیں وہ سب بھی پڑھتی رہی ہوں۔

روزنامہ ''انقلاب'' بمبئی میں ان کا ہفت روزہ کالم ۳۰ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ شمیم طارق صاحب کے انتخاب موضوعات پر عقل محو حیرت رہ جاتی ہے، چاہے وہ قلمبند کیا جانے والا مواد ہو یا خطابت کا۔ کتابیں اور مقالات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ اخبارات اور ادبی میگزین میں شائع ہونے والے مقالات کے موضوعات بھی الگ ہوتے ہیں اور زبان بھی۔ کتابوں کے موضوعات بالکل اچھوتے ہوتے ہیں۔ ادبی تحقیق، ادبی تنقید تخلیق یا شاعری کے علاوہ تصوف، معاشیات، لسانیات، تاریخ پر بھی ان کے مقالات اور کتابیں ہیں۔ ''سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے'' شخصیات پر انہوں نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں خاص طور سے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ان کے پسند کے افتاد طبع پر روشنی پڑے۔ ظاہر ہے موضوعات کے مطابق ان کی زبان اور انداز بیان بھی بدلتا گیا ہے۔ وہ کسی پر کم ہی معترض ہوتے مگر کسی اور نے ان پر ناجائز اعتراض کیا ہے تو اس کی اچھی خبر لی ہے۔

لفظ مسلک اور فرقہ کے ہم معنی نہ ہونے اور Multiracial کا قوموں نے تسلیم کرنے سے انکار کرنے پر معرکہ برپا ہوا تھا اور اہل علم نے ان کی بات تسلیم کی تھی۔

آپ بیک وقت شاعر بھی ہیں اور نثر نگار بھی۔ ان کی شعری زبان تو دوسروں سے مختلف ہے ہی نثر بھی انہوں نے ایسی لکھی ہے یا فطری برساختگی کا خیال رکھا ہے کہ ان سے ترنم پھوٹتا ہے۔ ڈکشن یا اسلوب بیاں جس کا تعلق زبان کے خارجی پہلو سے ہے۔ نئے الفاظ کے استعمال کرنے کے علاوہ پرانے الفاظ کے نئے انداز استعمال کرنے سے عبارت ہے۔ انہوں نے اس میں بھی ندرت پیدا کی ہے۔

آپ کی بائیسویں کتاب ''نئی صدی نیا ادب'' جو ۲۰۲۴ء میں ساہتیہ اکادمی نے شائع کی ہے۔ ادب میں شامل کیے جانے والے نئے موضوعات اور پرانے موضوعات پر نئے انداز سے لکھے جانے والے مضامین اور اشعار کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ کام کوئی بہت وسیع المطالعہ شخص ہی کر سکتا تھا۔ اس موضوع پر انہوں نے ۲۵ رفروری ۲۰۲۴ء کو غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں جو تقریر کی ہے اس کی بازگشت بھی بہت دور تک سنی گئی ہے۔ میں اپنے تجربے اور مطالعے کی بنیاد پر اتنا ہی کہہ سکتی ہوں کہ شمیم طارق صاحب کی تقریروں میں امڑتا ہوا طوفان بھی ہوتا ہے اور بہتا ہوا نرم رو دریا بھی۔ دونوں کے لیے بحر معنی کا شناور ہونا یا دریا کو کوزہ میں بند کرنے میں ماہر ہونا ضروری ہے۔ میں تو جب بھی ان کو پڑھتی یا سنتی ہوں تو بس یہی طلب ہوتی ہے کہ ''وہ کہیں اور سنا کرے کوئی''۔

آپ بلاشبہ وسیع المطالعہ شخص ہیں اور آپ کو زور خطابت عطا کرنے میں بھی قدرت نے فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے۔

ایک بہترین قاری اور اعلیٰ پائے کے مقرر شمیم طارق صاحب کے لیے رب کائنات سے دعا گو ہوں کہ

یہ چراغ آگہی صدیوں یونہی جلتا رہے
کارخانہ ذہن سازی کا یوں ہی چلتا رہے
اس صدف سے موتیوں کی بارشیں ہوتی رہے
اس قمر سے ظلمتوں میں تابشیں ہوتی رہے
خوشبوؤں کے بانٹنے کا سلسلہ دائم رہے
بحر علم و فن کی یہ دریا دلی قائم رہے

آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆

سوشل میڈیا پر ریلس: پاگلپن یا مواقع؟

مولانا قاری اسحاق گورا

سوشل میڈیا نے ہمارے روزمرہ کے معمولات اور معاشرتی روابط کو تبدیل کر دیا ہے، اور اس تبدیلی کی ایک بڑی علامت "ریلس" (Reels) ہیں۔ ریلس مختصر ویڈیوز ہیں جنہیں لوگ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے انسٹاگرام، فیس بک، اور یوٹیوب پر شیئر کرتے ہیں۔ ریلس کا جنون اتنا بڑھ چکا ہے کہ لوگ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر منفرد اور پرکشش ویڈیوز بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اس مضمون میں ہم اس پاگلپن کی وجوہات، اس کے مثبت و منفی پہلوؤں اور معاشرتی اثرات پر غور کریں گے۔

ریلس کی مقبولیت کی بنیادی وجہ ان کا فوری اور فوری تاثرات پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ لوگ مختصر ویڈیوز میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو نمایاں کر سکتے ہیں، جو ایک مختصر وقت میں دیکھنے والوں کو محظوظ اور متوجہ کرتی ہیں۔ اس کی کچھ اہم وجوہات یہ ہیں: 1. تخلیقی اظہار: ریلس لوگوں کو اپنی تخلیقی صلاحیتیں اور خیالات پیش کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ مختصر ویڈیوز میں دلچسپ کہانیاں، اور منفرد نظریات پیش کیے جا سکتے ہیں، جو تخلیق کاروں کو اپنی شناخت بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ 2. مشہور ہونے کی خواہش: سوشل میڈیا پر مقبولیت اور شہرت حاصل کرنا آج کے دور میں ایک اہم محرک ہے۔ ریلس کی مدد سے لوگ تیزی سے مشہور ہو سکتے ہیں اور اپنے فالوورز کی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں، جو ان کی ذاتی یا پیشہ ورانہ زندگی میں مثبت اثرات ڈال سکتی ہے۔ 3. مالی فوائد: برانڈز اور کمپنیاں اپنے پروڈکٹس کی تشہیر کے لیے انفلوئنسر ز کو استعمال کرتی ہیں۔ مقبول ریلس بنانے والے افراد کو برانڈز کے ساتھ شراکت داری کے مواقع ملتے ہیں، جس سے انہیں مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ 4. تفریحی پہلو: ریلس دیکھنے اور بنانے دونوں ہی تفریح کا ذریعہ ہیں۔ لوگ اپنی زندگی کی خوشگوار لمحات، سفر کی یادگاریں، یا مزاحیہ کلپس کو دوسروں کے ساتھ شیئر کر کے ان کے ساتھ خوشیاں بانٹتے ہیں۔

اگرچہ ریلس کا رجحان لوگوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس کا غلط استعمال اور حد سے زیادہ مشغولیت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ چند نتائج یہ ہو سکتے ہیں: 1. جان لیوا حادثات: منفرد اور سنسنی خیز ویڈیوز بنانے کی کوشش میں لوگ اکثر اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ اونچی عمارتوں پر ویڈیوز بنانا، تیز رفتار گاڑیوں میں خطرناک سٹنٹ کرنا، یا ناقابل یقین کرتب دکھانا عام ہو گیا ہے، جو جان لیوا حادثات کا باعث بن سکتا ہے۔ 2. ذہنی دباؤ: ریلس بنانے اور ان میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش بعض اوقات لوگوں کو ذہنی دباؤ اور اضطراب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ مسلسل فالوورز بڑھانے کی کوشش، لائکس اور کمنٹس کے لیے دوڑ، اور بہتر ویڈیوز بنانے کا دباؤ لوگوں کی ذہنی صحت کو متاثر کر سکتا ہے۔ 3. ذاتی تعلقات میں مشکلات: ریلس کی تیاری اور ان کی مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش میں لوگ اکثر اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ذاتی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ 4. معاشرتی معیارات میں تبدیلی: ریلس میں دکھائی جانے والی غیر حقیقی توقعات اور معیار لوگوں میں ناپسندیدگی اور احساس کمتری پیدا کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ خود کو ان غیر حقیقی معیارات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش میں اپنے حقیقی خود کو کھو دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر ریلس بنانے کے پاگلپن کو شریعت کی روشنی میں روکنے کے لیے اقدامات اور تفصیلی رہنمائی یہ ہو سکتی ہے: 1. اسلامی اصولوں کی وضاحت حرمتِ جان: اسلام میں انسانی جان کی حرمت بہت زیادہ ہے۔ قرآن پاک اور حدیث میں اس بات کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے کہ کوئی اپنے آپ کو یا دوسروں کو جان بوجھ کر نقصان پہنچائے۔ مثلاً، قرآن میں ارشاد ہے: "اور اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو" (البقرہ 195:2)۔ نیت اور اعمال: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے۔ اگر نیت محض شہرت یا لوگوں کی توجہ حاصل کرنا ہو تو یہ نیت شریعت کے مطابق نہیں ہے۔ 2. احتیاطی تدابیر اور ذمہ داری خطرناک اعمال سے پرہیز: ریلز میں ایسے اعمال سے پرہیز کرنا چاہیے جو جان یا صحت کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ شریعت میں اپنے جسم اور جان کا خیال رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ حدود کا تعین: ہر شخص کو اپنی حدود کا شعور ہونا چاہیے اور کسی بھی ایسی سرگرمی میں ملوث نہیں ہونا چاہیے جو اسلامی اصولوں کے منافی ہو۔ 3. تعلیم اور شعور علم کی اہمیت: مسلمانوں کو دین کے بنیادی اصولوں اور جدید ٹیکنالوجی کے اخلاقی استعمال کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ خطبہ اور دروس: مساجد میں خطبات اور دروس میں اس موضوع پر روشنی ڈالی جائے تاکہ لوگوں میں شعور پیدا ہو سکے۔ 4. ذمہ دار سوشل میڈیا استعمال مثبت مواد: سوشل میڈیا کو مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً علمی ویڈیوز، تعلیمی مواد، اور اخلاقی پیغامات۔ کنٹرول اور نگرانی: والدین اور کمیونٹی کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے سوشل میڈیا استعمال پر نظر رکھیں اور انہیں گائیڈ کریں۔ 5. علماء کی رہنمائی اور فتوئ مضبوط فتوے: علماء سے فتاویٰ حاصل کریں جو لوگوں کو یہ بتائیں کہ شریعت کے مطابق کون سی سرگرمیاں درست ہیں اور کون سی غلط۔ مقامی علماء: مقامی علماء کا کردار اہم ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ لوگوں کو اس موضوع پر آگاہ کریں اور ان کی رہنمائی کریں۔ 6. کمیونٹی کی سطح پر سرگرمیاں پوزیٹو انٹرٹینمنٹ: کمیونٹی کو چاہیے کہ وہ مثبت اور تعمیری تفریحی سرگرمیوں کا اہتمام کرے جو لوگوں کو مصروف رکھیں۔ اسپورٹس اور ہنر: کھیلوں، فنون، اور دیگر تعمیری سرگرمیوں میں لوگوں کو شامل کیا جائے تاکہ ان کا وقت مثبت کاموں میں لگے۔ 7. قانونی اور اخلاقی اقدامات پالیسی سازی: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو یہ ذمہ داری لینی چاہیے کہ وہ ایسے مواد کو ہٹائیں یا روکے جو خطرناک ہو یا شریعت کے اصولوں کے خلاف ہو۔ قانونی کارروائی: خطرناک ریلز بنانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے تاکہ یہ دیگر لوگوں کے لیے عبرت بنے۔ 8. انفرادی احتساب نیت کی اصلاح: ہر فرد کو اپنی نیت کا جائزہ لینا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ وہ جو بھی کر رہے ہیں، اس کا مقصد کیا ہے اور کیا وہ شریعت کے مطابق ہے؟ احتساب: افراد کو خود احتسابی کی عادت ڈالنی چاہیے اور اپنے اعمال کا روزانہ جائزہ لینا چاہیے۔ 9. معاشرتی دباؤ ماحول کی اصلاح: ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں خطرناک اور غیر ضروری کام کرنے کو برا سمجھا جائے اور لوگوں کو صحیح اور تعمیری راستے کی طرف راغب کیا جائے۔ پیر گروپ پریشر: دوستوں اور خاندان کا کردار اہم ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ مثبت دباؤ ڈالیں اور خطرناک سرگرمیوں سے دور رکھیں۔ 10. سائیکولوجیکل سپورٹ مشاورت: اگر کوئی شخص سوشل میڈیا کے پریشر کی وجہ سے خطرناک سرگرمیوں میں ملوث ہو رہا ہو، تو اسے مشاورت اور مدد فراہم کی جائے۔ ذہنی صحت: ذہنی صحت کی اہمیت کو سمجھا جائے اور لوگوں کو ذہنی سکون کی طرف راغب کیا جائے۔ ان اقدامات سے سوشل میڈیا پر ریلز بنانے کے پاگل پن کو شریعت کی روشنی میں کم کیا جا سکتا ہے اور ایک متوازن اور محفوظ معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

سوشل میڈیا پر ریلس کا پاگلپن ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہیں۔ یہ تخلیقی اظہار، پیشہ ورانہ مواقع اور ثقافتی تبادلے کا ذریعہ بن سکتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی یہ جان لیوا حادثات، ذہنی دباؤ، اور معاشرتی دباؤ کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ ریلس کو اعتدال میں بنایا اور استعمال کیا جائے، تاکہ اس کے مثبت پہلوؤں سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور منفی اثرات سے بچا جا سکے۔ ریلس کے جنون کو قابو میں رکھنے کے لیے تعلیمی اداروں، والدین، اور سماجی رہنماؤں کو کردار ادا کرنا ہوگا۔ لوگوں کو سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے بارے میں آگاہی دینا اور خطرات سے بچنے کی تربیت فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

رابطہ نمبر: 9897399207

ممتا

افسانہ

اسماعیل سلیمان

شاہد اپنی امی اور دو چھوٹے بھائیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے قصبے میں رہتا تھا۔ پڑھائی کے شوق اور بلا ناغہ اسکول جانے سے وہ اساتذہ کا نور نظر بن گیا تھا۔ گھر میں بسی غربت اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔ والد کی مستقل آمدنی نہ ہونے سے چھوٹی چھوٹی ضروریات کی تکمیل کے لیے بھی وہ ہمیشہ ترستا ہی رہتا اور اپنے دوستوں کی خوشحالی دیکھ کر ان کی قسمت پر رشک کرتا۔ اس کے والد موسم کے لحاظ سے چھوٹی موٹی ضروریات زندگی کی اشیاء فروخت کر کے اور کچھ کھیتی باڑی میں محنت مزدوری کر کے اپنے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ آمدنی کم ہونے سے زندگی غربت میں ہی گزر رہی تھی۔ اس کی والدہ بھی کچھ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں مگر سلیقہ مندی، حوصلہ اور ہمت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت کے لیے ایک بہت اچھا اور انوکھا راستہ نکالا تھا۔ جو بچہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا اس کو ہی صبح کی چائے دی جاتی، صبح مسجد کے مکتب میں حاضری پر ہی ناشتہ ملتا۔ صبح کی اسکول اور ظہر کی نماز ادا کرنے پر ہی ظہرانہ دیا جاتا۔ دوپہر کی اسکول اور عصر کی نماز ادا کرنے والے کو ہی شام کی چائے ملتی۔ نماز مغرب ادا کرنے پر ہی عشائیہ دیا جاتا۔ عشاء کی نماز جو بچہ باجماعت ادا کرتا اسی کو گھر میں سونے کی اجازت ملتی۔ یہ شرائط تو بچوں کی تربیت کی خاطر رکھی گئی تھیں مگر کبھی کبھار کسی سے غلطی ہو جائے تو اسے معاف بھی کر دیا جاتا اور آئندہ غلطی نہ دہرانے کا وعدہ لے کر ماں اُنھیں چائے، ناشتہ اور کھانا بڑی پیار بھری ممتا اور شفقت سے پیش کر دیتیں۔ والدہ کی اس حکمت اور تنبیہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ تینوں بھائی پانچ وقت کے پکے نمازی بن گئے۔ اسکول اور مدرسے میں بلا ناغہ حاضر رہنے سے ان کی تعلیمی کارکردگی بھی بہت بہتر ہوتی چلی گئی۔ اس طرح وہ تینوں بھائی اپنی اپنی کلاس میں اساتذہ کے نور نظر تو بن ہی گئے ساتھ ہی عمدہ نمبرات سے کامیاب بھی ہونے لگے۔

ایک دن اس کے والد ہفتہ واری بازار میں معمول سے زیادہ پیاز فروخت کر کے ائے اور بہت ساری نقد رقم اس کی امی کے حوالے کی۔ امی نے یہ رقم پرانے صندوق میں ایک ڈبے میں رکھ دی، جو اُن کی بچت بینک بھی تھی۔ اُسے تالا لگا دیا۔ شاہد یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا یہ رقم دیکھتے ہی اسے اپنی نئی پین، نئی چپل، کمپاس باکس اور دیگر تعلیمی اشیاء ملتی ہوئی نظر آئیں۔ رات ہوئی گھر کے سبھی لوگ سو گئے تب اس نے ایک نوکدار کیل کی مدد سے تالا کھولنے کی کوشش کی۔ یہ کیا! تھوڑی سی جدوجہد کے بعد تالا کھل گیا شاہد کے تصور میں اُسے وہ تمام چیزیں دکھائی دینے لگیں جن کی اُسے ضرورت تھی۔ اس نے فوراً ڈبے سے 500 روپے نکالے، صندوق بند کی اور اس پر تالا لٹکا دیا۔ صبح اٹھ کر شاید سیدھے قریب کے شہر گیا۔ اپنے لیے نئی چپل، نئی بیاض، کہانیوں کی کتابیں، نیا قلم، کمپاس باکس خرید لیا اور کچھ رقم سے مٹھائی کی دکان سے کچھ چیزیں کھائیں اور خوشی خوشی گھر لوٹ ایا۔ جلدی جلدی اسکول کی تیاری کی اور معمول کے مطابق وقت پر اسکول پہنچ گیا اج اسکول میں اس کا دن بہت اچھا گزر رہا تھا کیونکہ وہ دن بھر اپنے ہم جماعت ساتھیوں پر اپنی نئی چپل، نئی قلم، نئی بیاض اور کہانی کی کتابوں کی دھاک جما تا رہا تھا اور ان کی قیمتیں بتا بتا کر اپنے دوستوں پر سبقت حاصل کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ ادھر شاہد کی والدہ کا بہت برا حال تھا انھوں نے گن کر رقم رکھی تھی لیکن صبح 500 روپے کم ہو جانے سے انہیں شدید حیرت ہوئی کہ آخر ۵۰۰ روپے گئے کہاں؟ اسی رنج اور پریشانی کے عالم میں اپنے روزمرہ کے کام جلدی ختم کرنے میں وہ مشغول ہو گئیں۔ معمول سے ہٹ کر آج ہفتہ واری بازار کا دوسرا دن ہونے کے باوجود گھر میں سادہ کھانا پکا دیکھ کر شاہد کو حیرت ہوئی کہ بازار کے دوسرے دن گھر میں اچھی آمدنی ہونے سے نئے نئے پکوان پکانے کا معمول تھا۔ امی کی بدلی ہوئی حالت دیکھ کر شاہد بے چین ہو گیا۔ اُس کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا۔ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر والدہ کو حقیقت بتانے سے اُسے ڈر لگ رہا تھا۔ سبھی کاموں سے فارغ ہو کر اس کی امی جائے نماز بچھا کر عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ اور جب نماز سے فارغ ہونے پر وہ دعا کر رہی تھیں اُن کی دعا کے الفاظ شاہد کی سماعت سے ٹکرائے "یا خدا! میں نے یہ رقم بچوں کے یونیفارم، کتابوں، بیاضوں اور جوتوں کے لیے رکھی تھی مگر اب یہ رقم تھوڑی کم رہ گئی ہے۔ میں اپنے معصوم بچوں پر اسکول، مکتب اور نماز باجماعت ادا کرنے پر طرح طرح کی سختی و تنبیہ کرتی ہوں۔ ان کے دوست احباب جب نئی چیزوں کے ساتھ اسکول آئیں گے تو میرے بچوں کو محرومی کا احساس ہوگا۔ یا خدا! میری غربت کا بھرم رکھ۔ جس نے بھی میری رقم لی ہے اسے نیک توفیق عطا فرما"۔ ماں کے الفاظ سن کر شاہد بہت جذباتی ہو گیا اور دوڑ کر اپنی امی سے لپٹ گیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ رو رو کر چوری کی وجہ اور چوری کا طریقہ امی کو بتانے لگا اور بار بار معافی مانگنے لگا۔ ندامت کے آنسوؤں سے شاہد کے دل پر لگا چوری کا بدنما داغ دھل گیا

امی نے اُسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا شفقت سے بار بار اس کا ماتھا چومتی جاتی تھی۔ اور زیر لب کہتی جاتی تھی۔ "اللہ تیرا شکر ہے، میرے شاہد کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، اللہ میرے شاہد کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا"

معاون معلم ضلع پریشد اردو اسکول کربلڈ خورد
تحصیل پاچورہ ضلع جلگاؤں

دوحہ میں بین الاقوامی کانفرنس میں افغانستان کو شرکت کی دعوت کے معنی

محمد عباس دھالیوال

پورے عالم میں سخت موقف کے حامل سمجھے جانے والے طالبان بالآخر اگست 2021 میں قریب دو دہائیوں کے بعد ایک بار پھر سے افغانستان پہ اپنا اقتدار قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے. جبکہ اس سے قبل امریکی قیادت والے نیٹو فوجیوں سے طالبان کے جنگجوؤں نے تقریباً دو دہائیوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد امریکہ سمیت اس کے ساتھی ممالک کے فوجیوں کو افغانستان سے نکلنے پہ مجبور کر دیا تھا۔ حالانکہ اس وقت تلملائے امریکہ نے افغانستان کے تمام بینکنگ کھاتوں کو فریج کر دیا تھا. لیکن پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا مختلف ممالک چین ایران اور دنیا کے مختلف مسلم ممالک نے افغانستان سے اپنے ڈپلومیٹک رشتے استوار کرنے شروع کر دیے ہیں.

چنانچہ اسی سلسلے میں اس مہینے کے آخری اتوار کو افغانستان کے طالبان کو قطر میں ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لیے دعوت دی گئی ہے یقیناً افغانستان اقوام متحدہ کی اس دعوت کو عالمی سطح پر اپنی انتظامیہ کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے ثبوت کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

یہاں بتاتے چلیں کہ اقوام متحدہ کا افغانستان کے بارے میں طالبان اور بین الاقوامی ایلچیوں کے درمیان دو روزہ اجلاس 30 جون کو خلیجی ریاست کے دار الحکومت دوحہ میں ہو رہا ہے جب کہ دوسری جانب خواتین نمائندوں کی عدم شمولیت پر انسانی حقوق کے گروپس کی جانب سے تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔

ادھر مذکورہ میٹنگ کے ضمن میں طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے پیر کو اپنے دفتر سے جاری ایک ویڈیو بیان میں اعلان کیا کہ "دوحہ اجلاس آنے والے دنوں میں منعقد ہوگا، اور امارت اسلامیہ افغانستان کو اس میں شرکت کی باضابطہ دعوت دی گئی ہے۔" متقی نے افغان دار الحکومت میں اپنی وزارت کے عملے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نے پڑوسی اور علاقائی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کیے ہیں اور ہم مغربی اور امریکی حکومتوں کے ساتھ بھی مثبت اور خوشگوار تعلقات کو آگے بڑھا رہے ہیں۔"

یہ ''دوحہ پروسس'' نامی اجلاس کا تیسرا سیشن ہوگا، جس میں اساس پسند ڈی فیکٹو افغان حکمران پہلی بار شرکت پر رضامند ہوئے ہیں۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ طالبان تقریباً تین سال قبل اقتدار میں واپس آئے تھے اور کابل میں صرف مردوں پر مشتمل اپنی حکومت قائم کی، جسے امارت اسلامیہ کا نام دیا گیا، جسے عالمی برادری نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے ایک سال قبل دوحہ عمل کا آغاز کیا تھا تاکہ طالبان کے ساتھ انگیجمنٹ کے لیے ایک متفقہ بین الاقوامی نقطہ نظر قائم کیا جا سکے۔

جبکہ اس سے قبل گوتریس نے مئی 2023 میں پہلی دوحہ کانفرنس میں ڈی فیکٹو افغان حکمرانوں کو مدعو نہیں کیا تھا، اور طالبان نے افغان سول سوسائٹی کے نمائندوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی شرکت کا حوالہ دیتے ہوئے گزشتہ فروری میں ہونے والی دوسری دوحہ کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔

اقوام متحدہ کے حکام نے طالبان کے ساتھ شاذ و نادر ہونے والے مذاکرات کا دفاع کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ اجلاس میں تقریباً 25 ملکوں کے خصوصی ایلچی انسانی حقوق کے دوسرے خدشات کے علاوہ خواتین اور لڑکیوں کے حقوق پر پابندیوں کے مسئلے کو بھی بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے۔

جبکہ جمعے کے روز، افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن، یا یوناما کی سربراہ، روزا اوتن بائیفا نے عالمی برادری کی جانب سے طالبان کے ساتھ براہ راست مذاکرات شروع کرنے کی اہمیت پر زور دیا، اور کہا کہ اس سے افغان خواتین کے لیے مستقبل کے مذاکرات میں شرکت کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔

دریں اثناء ایک نیوز رپورٹ کے مطابق ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ سمیت انسانی حقوق کے گروپس نے اقوام متحدہ پر سخت تنقید کی ہے کہ اس نے افغان خواتین اور لڑکیوں کے خلاف "جرائم" کا ذمہ دار ٹھہرانے کے بجائے طالبان کو دوحہ مذاکرات میں مدعو کیا ہے۔

ہیومن رائٹس واچ کی ایگزیکیٹو ڈائریکٹر ترانہ حسن نے اس اجلاس کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا، "خواتین کو شامل نہ کرنے سے طالبان کی زیادتیوں کو قانونی حیثیت دینے اور خواتین کے حقوق اور خواتین کی بامعنی شرکت کے علمبردار کے طور پر اقوام متحدہ کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔"

جبکہ دوسری جانب اوتن بائیفا نے کہا کہ دوحہ اجلاس میں بنیادی طور پر پرائیویٹ سیکٹر کے بزنس، افغان بینکنگ سیکٹر، اور انسداد منشیات، اور ان مسائل پر توجہ مرکوز کی جائے گی جو ملک میں خواتین کے حقوق سے متعلق ہیں۔

وہیں ادھر طالبان نے اپنی حکومت کے اقدامات کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ وہ افغان ثقافت اور اسلامی قانون کی سخت تشریح سے ہم آہنگ ہیں۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ گوتریس نے دوحہ کی پچھلی میٹنگوں کی صدارت کی تھی لیکن آنے والے اجلاس کی میزبانی روزا ڈی کارلو کریں گی انہوں نے مئی میں کابل کا دورہ کیا تھا اور متقی کو مذاکرات میں شرکت کی دعوت دی تھی۔

لیکن دوسری جانب طالبان نے ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ آیا ان کے وزیر خارجہ اجلاس میں وفد کی قیادت کریں گے۔

اوتن بائیفا نے جمعے کو سلامتی کونسل میں اپنی تقریر میں زور دیا کہ، "ہم ایک پراسس تشکیل دینے اور مشاورت کے ایک اہم طریقہ کار کے تحفظ کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں اس بارے میں حقیقت پسند ہونا چاہیے کہ اس پراسس میں ہونے والی ہر میٹنگ میں کتنی پیش رفت ہو سکتی ہے، خاص طور پر اس ابتدائی مرحلے میں جہاں اعتماد اور بھروسہ خاطر خواہ نہیں ہے۔"

کل ملا کر اقوام متحدہ کی جانب سے مذکورہ بین الاقوامی کانفرنس میں افغانستان کو بلایا جانا یقیناً ایک خوش آئند بات ہے امید ہے اس کانفرنس میں شمولیت کے بعد افغانستان کے دنیا کے مذید ملکوں کی سوچ میں بھی ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوگی۔

ضلع ملیر کوٹلہ، پنجاب
Abbasdhaliwal72@gmail.com

☆☆☆☆

نئے فوجداری قوانین کے خلاف اپوزیشن حکومت پر سخت حملہ آور

نئے قوانین 90 سے 99 فیصدی کاپی پیسٹ، کچھ تبدیلیاں غیر آئینی، موجودہ قوانین کو ختم کرنا اور ان کی جگہ بغیر کسی بحث و مباحثے کے تین نئے قوانین لانا فوجداری نظام انصاف کو تباہ کر دینے والا ہوگا: پی چدمبرم

نئی دہلی۔(ایجنسی) یکم جولائی سے ملک میں فوجداری کے تین نئے قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ ان نئے فوجداری قوانین کے خلاف اپوزیشن حکومت پر سخت حملہ آور ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے اگرانہیں ارکان پارلیمنٹ کو معطل کر کے زبردستی منظور کیا گیا قوانین قرار دیا ہے تو کانگریس کے سینئر لیڈر پی چدمبرم نے کہا ہے ان قوانین میں 99 فیصدی کاپی پیسٹ (دیگر قوانین کا نقل) ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان میں کچھ تبدیلیاں غیر آئینی ہیں۔ پی چدمبرم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا ہے کہ آئی پی سی، سی آر پی سی اور ایویڈینس ایکٹ کی جگہ لینے والے تین فوجداری قوانین آج سے نافذ ہو گئے ہیں۔ 90-99 فیصد نام نہاد نئے قوانین کٹ، کاپی اور پیسٹ ہیں، جنہیں کچھ ترامیم کے ساتھ پورا کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ ایک بیکار عمل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ہاں، نئے قوانین میں کچھ تبدیلیاں لائی گئی ہیں اور ہم نے ان کا استقبال کیا ہے۔ انہیں ترامیم کے طور پر پیش کیا جاسکتا تھا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے مزید لکھا ہے کہ ان قوانین میں کئی خراب دفعات بھی ہیں جبکہ کچھ تبدیلیاں غیر آئینی ہیں۔ جو ارکین پارلیمنٹ اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن تھے، انہوں ان دفعات پر غور کیا اور تینوں بلوں پر تفصیلی اختلافی نوٹس لکھے۔ حکومت نے اختلافی خطوط میں تنقیدوں پر کوئی تردید یا جواب نہیں دیا اور پارلیمنٹ میں کوئی معنی خیز بحث نہیں کی۔ قانونی اسکالرز، بار ایسوی ایشنز، ججز اور وکلاء نے متعدد مضامین اور سیمینارز میں تین نئے قوانین میں سنگین خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ حکومت نے کسی کے بھی سوالوں کا جواب دینے کی زحمت نہیں کی۔ پی چدمبرم نے مزید لکھا ہے کہ موجودہ قوانین کو ختم کرنا اور ان کی جگہ بغیر کسی بحث و مباحثے کے تین نئے قوانین لانا فوجداری نظام انصاف کو تباہ کر دینے والا ہوگا۔ تینوں قوانین میں آئین اور فوجداری نظام انصاف کے اصولوں کے مطابق مزید تبدیلیاں کی جانی چاہئے۔

ملک میں فوجداری قوانین میں تبدیلی بحث اور تجاویز کی کمی کو ظاہر کرتی ہے: شرد پوار

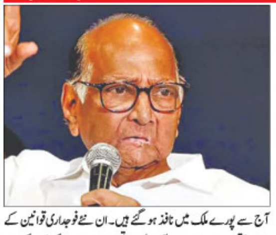

ممبئی (ایجنسی) ملک میں نئے فوجداری قوانین کے نفاذ کے درمیان این سی پی-ایس پی کے سربراہ شرد پوار نے اس تعلق سے اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ملک کے فوجداری قوانین میں تبدیلی بحث وتجاویز کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جن حکمرانوں پر یک نکاتی پروگرام لاگو کرنے کی دھن سوار ہے، ان سے بحث کی امید کرنا غلط ہوگا۔ یہ باتیں انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہیں ہیں۔

شرد پوار نے اپنی پوسٹ میں کہا ہے کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ملک کی اپوزیشن پارٹیوں کے 150 ممبران پارلیمنٹ کو معطل کر کے ملک کے فوجداری قوانین میں تبدیلی لائی گئی تھی۔ یہ تبدیلی بحث اور تجاویز کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس سے ملکی سلامتی کے نظام پر بھی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ شرد پوار نے کہا ہے کہ وقت کے ساتھ تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے، شفافیت لانے کے لیے، بحث کے ذریعے مزید ٹھوس اقدامات کیے جا سکتے تھے، مگر جن حکمرانوں پر یک نکاتی پروگرام لاگو کرنے کی دھن سوار ہے، ان سے بحث کی امید کرنا غلط ہوگا۔ واضح رہے کہ انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ آج سے پورے ملک میں نافذ ہو گئے ہیں۔ ان نئے فوجداری قوانین کے خلاف مختلف پلیٹ فارم سے آواز بلند ہوتی رہی ہے۔ ان کے نفاذ کے بعد کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے انہیں زبردستی منظور کیے گئے قوانین قرار دیا ہے جبکہ پی چدمبرم نے کہا کہ ہے کہ ان میں 90 سے 99 فیصد حصہ کاپی پیسٹ ہے جبکہ کچھ باتیں آئین کے بھی خلاف ہیں۔

افسران کیلئے لوگوں کا اعتماد جیتنا اور برقرار رکھنا ضروری ہے: مرمو

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے پیر کو انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) کے افسران سے کہا کہ ایک ایڈمنسٹریٹر کے لیے سب سے اہم کام لوگوں کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹریز کے طور پر تعینات 2022 بیچ کے آئی اے ایس افسران کے ایک گروپ نے آج راشٹرپتی بھون کے کلچرل سینٹر میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ افسروں سے بات چیت کرتے ہوئے مرمو نے کہا کہ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کو ایک بہترین کیریئر سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں پرجوش نوجوان آئی اے ایس آفیسر بننے کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ اس سروس کے لئے منتخب ہونے کی غرض سے سخت محنت کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایسے تمام نوجوانوں میں سے کچھ کو اس سروس کے ذریعے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے افسران کو مشورہ دیا کہ وہ جہاں بھی کام کریں حساسیت، ایمانداری اور کارکردگی کے ساتھ اپنی چھاپ چھوڑیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ اعلیٰ ٹیکنالوجی کے دور میں جب لوگ حقیقی وقت میں ملک اور دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں، افسران کے چیلنجوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا جب وہ کسی اسکیم کے سماجی یا معاشی اہداف کو حاصل کرتے ہیں تو لوگوں کی ضروریات، بیداری اور خواہشات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں ایسے انتظامات کرنے چاہئیں جو انہیں مستقبل کے لیے تیار رہنے کے قابل بنائے۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ جامع اور پائیدار ترقی اور ہر طبقے کو سماجی و اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے بڑے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے انتظامیہ کا ورک کلچر عوامی شراکت پر مبنی ہونا چاہیے۔ افسران کو نہ صرف ایڈمنسٹریٹر بلکہ سہولت پہنچانے والا اور منیجر کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ کس طرح سب کو ساتھ لے کر جوابدہ، شفاف اور موثر طرز حکمرانی فراہم کرنے کے قابل ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ایک منتظم کے لیے سب سے اہم چیز عوام کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے افسروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی رسائی، شفافیت اور سب کے لیے اعتماد سازی کو بڑھانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کریں۔ تاہم، انہوں نے افسران کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے پروپیگنڈے کے لیے ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا کے استعمال سے گریز کریں۔ مرمو نے افسروں سے کہا کہ انہیں اخلاقی معاملات پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہئے اور ایسے حالات سے نمٹنے کے لئے شروع سے ہی چوکنا اور متحرک رہنا چاہئے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں پر عمل درآمد کرتے ہوئے افسران اپنے ذاتی طرز عمل میں ایمانداری، راست گوئی اور استحکام کو بھی فروغ دیں گے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لئے ایک ترقی یافتہ ذہنیت ضروری ہے۔

شمالی دیناج پور میں خاتون کی برسر عام پٹائی پر گورنر نے رپورٹ طلب کی

واقعے کا کلیدی ملزم تجمل حسین گرفتار، ملزم کے خلاف کئی ویڈیوز سامنے آئے

کلکتہ یکم جولائی (یو این آئی) بنگال کے گورنر سی وی آنند بوس نے پیر کے روز وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے ایک جوڑے کو سرعام کوڑے مارنے سے متعلق رپورٹ طلب کی ہے۔ راج بھون کے مطابق بوس نے اس واقعے ناراضگی ظاہر کیا ہے اور اس کو وحشیانہ قرار دیا ہے۔ ایک ویڈیو میں ترنمول کانگریس لیڈر کو ایک پریمی جوڑے کے ساتھ مار پیٹ کرتے ہوئے دیکھا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی اس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ مرد اور عورت کو اس وقت تک مارا پیٹا جا رہا ہے جب تک کہ وہ اپنے ہوش وحواس سے کھو نہیں جاتے ہیں۔ تجمل کو اتوار کی سہ پہر گرفتار کر لیا گیا کیونکہ حملہ کی ویڈیو بڑے پیمانے پر شیئر کی گئی اور مقامی پولیس نے از خود شکایت درج کرائی تھی۔ تاہم ان کی گرفتاری کے بعد کئی حقائق سامنے ہیں جس میں تجمل حسین کے تشدد میں ملوث ہونے کے ثبوت سامنے آئے ہیں۔ تجمل کی گرفتاری کے بعد پیر کو کچھ پرانے ویڈیوز بھی سامنے آئے ہیں۔ مقامی ترنمول کانگریس کے حمید الرحمٰن نے اس واقعہ پر معافی مانگی ہے۔ رحمن اور ضلع ترنمول کے صدر کنہیالال اگروال دونوں نے اس واقعہ سے خود کو الگ کر لیا ہے۔ حمید الرحمن نے کہا کہ سالیشی سبھا [کمیونٹی میٹنگ] اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے بلائی گئی تھی۔ لیکن وہاں جو کچھ ہوا وہ ظلم وتشدد کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ہم نے ان لوگوں کی سرزنش کی ہے، جنہوں نے ایسی حرکت کی ہے۔ ترنمول کانگریس کے لیڈر اگروال نے کہا کہ تجمل کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ریاست کی اہم اپوزیشن، بی جے پی کے ساتھ ساتھ سی پی ایم نے اس واقعہ پر ممتا بنرجی حکومت کو نشانہ بنایا۔ چوپڑا کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب ریاستی انتظامیہ نے ریاست بھر میں سڑکوں سے تجاوزات ہٹانے کے لیے بلڈوزر مہم چلائی تھی۔ جمعہ اور اتوار کے درمیان کلکتہ میں دو سمیت لنچنگ کے کم از کم تین واقعات رونما ہوئے ہیں۔ بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے پیر کو کہا کہ چوپڑا میں جس طرح کا تشدد دیکھا گیا ہے وہ صرف تھیوکریسیوں میں موجود ہے اور ممتا بنرجی کے دور میں بنگال کی خواتین محفوظ نہیں ہے۔ نڈا نے لکھا ہے کہ ”مغربی بنگال سے ایک ہولناک ویڈیو منظر عام پر آئی ہے۔ بربریت کی یاد دلا رہی ہے جو صرف تھیوکریسی میں موجود ہیں۔ سندیش کھالی کے بعد چوپڑا کا یہ واقعہ بتاتا ہے کہ بنگال کی خواتین محفوظ نہیں ہے۔ ریاستی اسمبلی کے احاطے میں بی جے پی کی خواتین ممبران اسمبلی اگنی مترا پال، چندنا بوری، سمیتا سنہا اور شیکھا چٹرجی احتجاج پر بیٹھ گئیں۔

ہندوستان دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے: بی جے پی

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے انوراگ ٹھاکر نے پیر کو لوک سبھا میں کہا کہ مودی حکومت گزشتہ دس برسوں میں ملک کے ہر شعبے کی ترقی کر کے ہندوستان کو دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت بنانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ صدر دروپدی مرمو کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر ٹھاکر نے کہا کہ ہندوستان دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے۔ ہندوستان دنیا کی پانچویں بڑی معیشت ہے۔ دس سالوں میں زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے۔ ملکی خزانے کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ہماری حکومت نے چار کروڑ پکے گھر، بارہ کروڑ بیت الخلاء بنائے ہیں اور تقریباً ہر گھر کو بجلی فراہم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آیوشمان یوجنا کے تحت سات کروڑ لوگوں کا مفت علاج ہوا۔ غریبوں کی زندگیوں میں بہت بڑی تبدیلی آئی ہے۔ پہلے لوگوں نے غریب کو غریب تر کر دیا تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 25 کروڑ غریبوں کو غربت کی لکیر سے باہر نکالنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھتے ہیں، اسی لیے پچھلے دس سالوں میں حکومت کی طرف سے لائی گئی اسکیموں سے غریبوں کو فائدہ پہنچا ہے۔

بی جے پی لیڈر نے کہا کہ پچھلی حکومت نے بینکوں کو بری حالت میں چھوڑ دیا تھا۔ اب ہمارے بینک مضبوط ہونے جا رہے ہیں۔ پہلے بینک کھاتہ کھولنا بھی مشکل تھا۔ پی ایم سوانِدھی یوجنا کے تحت تقریباً ستر لاکھ اسٹریٹ وینڈرز کو بغیر گارنٹی کے پیسے ملے اور انہیں کاروبار کرنے کا موقع ملا۔ کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج تقریباً 100 وندے بھارت ٹرینیں چل رہی ہیں۔ آپ کے دور میں ایک بھی نہیں تھا۔ آپ کے دور میں روزانہ 12 کلومیٹر قومی شاہراہیں بنتی تھیں، آج روزانہ 30 کلومیٹر قومی شاہراہیں بنتی ہیں۔ بی جے پی لیڈر نے کہا کہ ہماری حکومت نے کورونا جیسی وبا میں بہت اچھا کام کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو وقت پر کورونا ویکسین پہنچانے کے ساتھ ساتھ اس کی اتنی زیادہ ویکسین ملک میں تیار ہوئی کہ ہندوستان نے 157 ممالک کو کورونا ویکسین فراہم کرنے کا کام کیا ہے۔ بی جے پی کی بانسوری سوراج نے لوک سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ یہ خطاب تاریخی ہے اور یہ نہ صرف مودی حکومت کے دو ادوار کے منفرد کاموں کو بیان کرتا ہے بلکہ یہ ترقی یافتہ ہندوستان کا اعلان بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کے قول وفعل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مودی سرکار نے کہا تھا آرٹیکل 370 ہٹایا جائے گا، اسے ہٹا دیا گیا، کہا گیا کہ رام مندر بنے گا، رام مندر بنایا گیا، کہا گیا تھا کہ شہریت ترمیمی قانون لائے گی، لائے، یہ کہا گیا ون رینک ون پنشن لائے کو کہا تھا، لائے۔ محترمہ سوراج نے کہا کہ مودی حکومت نے میک انڈیا کی بنیاد رکھی ہے اور اس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت جب دنیا کے کئی ممالک جنگ میں پھنسے ہوئے ہیں، ہندوستان تیسری معیشت بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج ملک کے نوجوان روزگار کے متلاشی نہیں بلکہ روزگار فراہم کرنے والے بن رہے ہیں۔ حکومت ترقی میں علاقائی توازن پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے اور آسام میں سیمی کنڈکٹر چپس بنانے کے لیے ایک فیکٹری کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ناری شکتی وندن ایکٹ پاس کیا گیا ہے۔ جن دھن کھاتوں میں خواتین کا تناسب زیادہ ہے۔ محترمہ سوراج نے کہا کہ کسانوں کے لیے بہت سی اسکیمیں لائی گئیں۔

ترنمول کانگریس کی مہوا موئترا نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انہیں بٹھانے کی کوشش میں عوام نے بی جے پی کو مسترد کر دیا اور اس کے 63 ارکان کو مستقل طور پر بٹھا دیا۔ لوک سبھا میں اس کے ارکان کی تعداد 303 سے کم ہو کر 240 ہو گئی۔ دریں اثنا، جب وزیر اعظم نریندر مودی ایوان سے باہر نکل رہے تھے انہوں نے کہا کہ " آپ میری بات سنیں۔ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ میں جو کہنا چاہتی ہوں اسے سنیں۔ آپ یہاں ڈھائی گھنٹے بیٹھے رہے اور یہ بھی سنا، جایئے سر۔ انتخابی مہم کے دوران آپ دو بار میرے علاقے میں آئے تھے سر۔ آج تو سنتے جایئے سر۔“

موئترا نے کہا کہ پچھلی بار جب میں ایوان میں کھڑی ہوئی تو مجھے بولنے کی اجازت نہیں دی گئی اور حکمران جماعت کو ایک رکن پارلیمنٹ کی آواز کو دبانے کی بھاری قیمت چکانی پڑی۔ مجھے دبانے کی کوشش میں عوام نے آپ کے 63 ایم پی ایز کو مستقل بٹھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ " حالیہ انتخابات کے دوران اور اس سے پہلے، حکمراں پارٹی نے میرا مذاق اڑایا تھا، لیکن عوام نے کرشنا بن کر میری حفاظت کی۔ دروپدی کی طرح میرا بھی لباس اتارا گیا، لیکن عوام میرے لیے کرشن بن گئی۔

نئے فوجداری قوانین پر دوبارہ سوچ بچار کرنے کی ضرورت: عمر عبداللہ

سری نگر، یکم جولائی (یو این آئی) نئے فوجداری قوانین پر دوبارہ سوچ بچار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ ڈر اس بات کا ہے کہ سب سے پہلے ان قوانین کا استعمال جموں وکشمیر کے لوگوں کے اوپر ہوتا ہے اور پھر جا کر ان کا اثر باقی ملک پر پڑتا ہے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر پر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "ہم نے پہلے ہی ان قوانین سے متعلق خدشات کا اظہار کیا ہے، ویسے تو کہا جاتا ہے کہ کوئی قانون اپنے آپ میں خراب نہیں ہوتا لیکن جس طرح سے اس کا استعمال کیا جاتا ہے اس میں خرابی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو قوانین آج سے لاگو کئے گئے ہیں ان میں غلط استعمال کی جتنی گنجائش ہے وہ سابق قوانین میں نہیں تھی۔ اور ہم نے عام طور پر دیکھا ہے کہ حکومت کو جب بھی موقعہ ملتا ہے تو قوانین کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ ہم چاہتے تھے کہ اس الیکشن کے بعد نئی حکومت بنتی اور ان قوانین پر دوبارہ سوچ بچار کرنے کا موقع ملتا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اب جو یہ حکومت ہے وہ بی جے پی کی نہیں ہے، کیونکہ بی جے پی کو اعداد و شمار نہیں ملے ہیں، اُن کی اپنی اکثریت نہیں ہے اور موجودہ حکومت این ڈی اے کی ہے۔

اپوزیشن جماعت کانگریس کا ایوان میں ہنگامہ، کارروائی ملتوی

بھوپال، یکم جولائی (یو این آئی) مدھیہ پردیش اسمبلی میں آج اہم اپوزیشن پارٹی کانگریس کے اراکین نے ریاست کے مشہور نرسنگ گھوٹالے کو لے کر ہنگامہ کیا، جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی دن میں ایک بجے تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ مانسون اجلاس کے پہلے دن ایوان میں ایجنڈے کے مطابق آنجہانی شخصیات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کے بعد وقفہ سوال کے لیے مختص باقی وقت میں ایک سوال پر ضمنی سوال جواب ہوئے۔ وقفہ سوال کے اختتام کے بعد اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار نے نرسنگ گھوٹالے کو اٹھایا اور تحریک التواء کے تحت اس پر بحث کا مطالبہ کیا۔ اس کی حمایت کانگریس کے دیگر ارکان نے بھی کی۔ وہیں پارلیمانی امور کے وزیر کیلاش وجے ورگیہ نے کہا کہ یہ معاملہ عدالتی عمل میں ہے، اس لیے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ مسٹر سنگھار نے کہا کہ وہ زیر تفتیش موضوعات کے علاوہ دیگر موضوعات پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اس معاملے پر حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور اپوزیشن جماعت کانگریس کے ارکان کے درمیان بحث ہونے لگی۔ اسپیکر نریندر سنگھ تومر نے کانگریس ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایوان میں مزید مواقع آئیں گے اور ارکان اس موقع پر بحث کر سکتے ہیں۔ لیکن کانگریس کے ارکان تحریک التواء کے تحت اس مسئلہ پر بحث کا مطالبہ کرنے پر اڑے رہے۔ اس دوران کانگریس ارکان نے ایک وزیر وشواس سارنگ کا نام بھی لیا اور کئی الزامات لگائے۔

ہگلی ضلع میں ہجومی تشدد میں ایک شخص کی موت

کلکتہ یکم جولائی (یو این آئی) ہگلی ضلع میں ایک شخص کو ہجوم نے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں ہجومی تشدد کا ریاست میں یہ چوتھا واقعہ ہے۔ اس طرح کا پہلا معاملہ کلکتہ میں 28 جون کو سامنے آیا تھا، وہیں 29 اور 30 جون کو دو اور ہجومی تشدد کا واقعہ پیش آیا تا۔ پولس نے بتایا کہ متاثرہ شخص کی شناخت بسواجیت منا کے طور پر ہوئی ہے جو کہ ہگلی ضلع کے تارکیشور علاقے میں نائلا ملپہار پور گرام پنچایت کے رہائشی ہیں۔ ہگلی دیہی پولیس کے ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ اس جرم کے سلسلے میں دو افراد کو حراست میں لیا گیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ پولیس نے ایک سوموٹو کیس درج کیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ منا کو ملزم نے فون کیا تھا، جو اتوار کی رات کو اپنی رہائش گاہ پر سوئے ہوئے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ منا نے ملزم سے تقریباً 50,000 روپے کا قرض لیا تھا۔

جیل میں بند انجینئر عبدالرشید کو این آئی اے نے دی بطور رکن پارلیمنٹ حلف لینے کی اجازت

سری نگر (ایجنسی) اٹھارہویں لوک سبھا کے لیے منتخب اراکین میں سے ایک انجینئر عبدالرشید شیخ اب تک لوک سبھا رکن کی شکل میں حلف نہیں لے سکے ہیں۔ دراصل وہ ٹیرر فنڈنگ کے ایک معاملے میں قید و بند کی صعوبت برداشت کر رہے ہیں، لیکن انسداد دہشت گردی ایجنسی این آئی اے نے اب انھیں بطور رکن پارلیمنٹ حلف لینے کی اجازت دے دی ہے۔ اس معاملے میں اب دہلی کی ایک عدالت کے فیصلے کا انتظار ہے جو کل سامنے آنے والا ہے۔ اس فیصلے میں ظاہر کیا جائے گا کہ کشمیری لیڈر انجینئر عبدالرشید شیخ کن شرائط پر حلف برداری کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ انجینئر راشد کے نام سے مشہور عبدالرشید شیخ نے حال ہی میں ہوئے لوک سبھا انتخاب میں بطور آزاد امیدوار بارہمولہ سیٹ سے کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ 2019 سے تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ این آئی اے نے ان پر ٹیرر فنڈنگ معاملے میں الزام عائد کیا تھا۔ وہ اٹھارہویں لوک سبھا میں باقی اراکین کے ساتھ حلف نہیں لے پائے۔ اپنی نظر بندی کے باوجود عبدالرشید نے جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو 2 لاکھ سے زائد ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ گزشتہ ہفتہ (29 جون) کے روز ایڈیشنل سیشن جج کرن گپتا نے این آئی اے کو انجینئر رشید کی عبوری ضمانت کی عرضی پر جواب دینے کا حکم دیا تا کہ ان کی حلف برداری کا راہ ہموار ہو سکے۔

قومی اردو کونسل میں ’نئے تین فوجداری قوانین‘ پر خصوصی خطبہ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے صدر دفتر جسولہ، نئی دہلی میں نئے تین فوجداری قوانین کے تعلق سے واقفیت اور بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ایک خصوصی خطبے کا اہتمام کیا گیا، اس اہم موضوع پر ماہر قانون خواجہ عبدالمنتقم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان قوانین کو جاننا ہر شہری کے لیے ضروری ہے، انھوں نے مزید کہا کہ بھارتیہ نیائے سنہتا، بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا اور بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم جو آج سے نافذ العمل ہو گئے ہیں وہ دراصل مجموعہ تعزیرات بھارت، مجموعہ ضابطہ فوجداری اور قانون شہادت کا نقش ثانی ہیں۔ بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کا پہلے نام انڈین پینل کوڈ، بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا 2023 کا کوڈ آف کریمنل پروسیجر اور بھارتیہ ساکشیہ سنہتا 2023 کا نام انڈین ایویڈنس ایکٹ تھا۔ انھوں نے کہا کہ قانون شہادت (انڈین ایویڈنس ایکٹ) کا اطلاق محض فوجداری نہیں بلکہ سول اور فوجداری دونوں معاملات میں ہوتا ہے۔ خواجہ عبدالمنتقم نے سامعین کو ان تینوں نئے قوانین کی اہم دفعات کے نفس موضوع سے باور کرایا۔ اس موقعے پر انھوں نے سامعین کے سوالات کا تشفی بخش جواب بھی دیا۔ ان تینوں قوانین کے متعلق موجودہ چیف جسٹس کا کہنا ہے کہ یہ قوانین ہمارے سماج کے لیے Watershed Moment ہیں اور ان قوانین کے نفاذ سے ہمارے فوجداری نظام میں بہتری آئے گی۔ خواجہ عبدالمنتقم نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ آئی پی سی میں 511 دفعات تھیں، نئی سنہتا میں 356 دفعات ہیں، ان میں 175 دفعات پرانی آئی پی سی سے لی گئی ہیں مگر کچھ تبدیلیوں کے ساتھ کچھ دفعات کو حذف کر دیا گیا ہے اور آٹھ نئی دفعات بھی شامل کی گئی ہیں۔ قبل ازاں پروگرام کا آغاز قومی اردو کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی کے تعارفی کلمات سے ہوا۔ انھوں نے اس موقعے پر مشہور قانون داں خواجہ عبدالمنتقم اور تین نئے قوانین کا تعارف پیش کیا۔ اس موقعے پر قومی اردو کونسل کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر (ایڈمن) محمد احمد، ریسرچ آفیسر شاہنواز محمد خرم، ریسرچ آفیسر، انتخاب احمد، ریسرچ آفیسر ڈاکٹر مسرت اور ذیشان کے علاوہ کونسل کے تمام اسٹاف اراکین تھے۔

ملک کی سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے لیکن وہ مسلمانوں کیلئے کچھ کرنے کو تیار نہیں: ڈاکٹر ظفر الاسلام

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) مسلمانوں کو متحد ہو کر ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی اپیل کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کے صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں نے کہا کہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے لیکن وہ مسلمانوں کے لئے کچھ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ آج یہاں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کی طرف سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی انہوں نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کی آبادی 20 کروڑ ہے اس کے باوجود ملک کی سیاسی پارٹیاں اپنے پروگراموں، اجلاس اور ریلیوں میں مسلمانوں کا نام لینے سے گریز کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت حال سے کیسے نکلنا ہے اس کے بارے میں تمام لوگوں کو غور و خوض کرنا چاہئے۔ ملک میں اتنی بڑی تعداد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کچھ بھی بول دیتا ہے مگر اس کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی اس کے برخلاف اگر کوئی مسلمان ادنی سی بات بھی کسی کے خلاف بول دے پولیس رات کو ہی پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں سے سرعام اور اجلاس منعقد کر کے مسلمانوں کے قتل عام کی دھمکی دی جاتی ہے لیکن انتظامیہ ایسے عناصر کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے اس طرح کی باتیں گزشتہ دس برس سے ہی ہو رہی ہیں اس سے پہلے بھی کہی جاتی رہی ہیں لیکن وہ ڈھکے چھپے انداز میں، اشارے اور کنائے میں کہی جاتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار پھر ماب لنچنگ کے واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور چار جون کو لوک سبھا انتخابات کے نتائج آنے کے بعد ملک میں متعدد جگہ جیسے چھتیس گڑھ، علی گڑھ وغیرہ میں ماب لنچنگ کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ایسا نہیں تھا کہ ٹرک میں کوئی گائے تھی بلکہ بھینسیں تھیں جو کہ ممنوعہ نہیں ہے، اس کے باوجود بھیڑ کے ذریعہ ماب لنچنگ کی گئی۔ کن لوگوں نے بھیڑ کے ذریعہ یہ دہشتیانہ عمل انجام دیا ہے ویڈیو میں نظر آ رہا ہے لیکن پولیس نے کچھ جگہ نامعلوم لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ یہ سب مجرموں کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا ایک طرح کا عمل ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ ’ہیٹ اسپیچ‘ اشتعال انگیز تقاریر کا سلسلہ چل پڑا ہے لیکن ایسے عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے اس میں شدت آ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماب لنچنگ، اشتعال انگیز اور نفرت انگیز تقاریر کے خلاف اگر سخت عدالتی کارروائی ہوتی تو یہ سلسلہ رک جاتا لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا ہے اس کے برعکس ایسے خاطیوں کی عزت افزائی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) ان تمام امور پر نظر رکھے گی اور اس کے خلاف عوامی بیداری اور قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کرے گی۔ نائب صدر مولانا عطاء الرحمان قاسمی نے کہا کہ مشاورت ہندو مسلم اتحاد کا علمبردار تنظیم ہے اور ملی اتحاد اس کی تاریخ رہی ہے اور مشاورت ملی تنظیموں کا وفاق ہے۔ معروف صحافی معصوم مرادآبادی نے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج ہمیں اپنے وجود کی لڑائی لڑنی پڑ رہی ہے۔ ساتھ انہوں نے کہا کہ اس طلسم کو توڑنے کے لئے منصوبہ بند طریقے سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ کارگزار جنرل سکریٹری سید تحسین احمد نے کہا کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اسے کریدنے کی ضرورت نہیں آگے بڑھ کر کام کرنا ہے۔ ہم لوگ تعمیری کام کریں گے۔ ڈاکٹر بصیر احمد خاں نے کہا کہ جب تک احتجاج نہ ہو کوئی کسی کی بات نہیں سنتا، کسان تحریک اور شاہین باغ تحریک اس کی مثال ہے۔ پریس کانفرنس میں مشاورت کے خازن محمد شمس الضحی ایگزی کیوٹیو ممبر ابرار احمد مکی اور دیگر سرکردہ افراد شامل تھے۔

چارولتا ایس کار، ارنب کمار چودھری آر بی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مقرر

ممبئی، 01 جولائی (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے چارولتا ایس کار اور ارنب کمار چودھری کو ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ای ڈی) کے طور پر ترقی دی ہے۔ آر بی آئی کی پیر کو جاری کردہ ریلیز کے مطابق ای ڈی کے عہدے پر مسز کار کی تقرری آج سے نافذ العمل ہے جبکہ مسٹر چودھری کی تقرری 3 جون سے نافذ العمل ہوگی۔ ترقی سے پہلے محترمہ کار مرکزی بینک میں ہیومن ریسورس مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی چیف جنرل منیجر اور انچارج کے طور پر کام کر رہی تھیں، جب کہ مسٹر چودھری چیف جنرل منیجر اور نگران محکمہ کے انچارج کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ریزرو بینک کی ایک ریلیز میں یہ معلومات دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ محترمہ کار کو ریزرو بینک میں ادائیگی اور تصفیہ کے نظام، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سرکاری بینکنگ، اندرونی کھاتوں اور انسانی وسائل کے انتظام کے شعبوں میں کام کرنے کا تین دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ ہے۔ مسز کار ممبئی یونیورسٹی سے کامرس میں پوسٹ گریجویٹ ہیں اور ٹریژری اور فارن ایکسچینج مینجمنٹ میں ڈپلومہ کیا ہے۔ مسٹر چودھری کو ریزرو بینک آف انڈیا میں تین دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ ہے۔ انہوں نے مالیاتی اداروں کی نگرانی کے شعبے میں بڑے پیمانے پر کام کیا ہے۔ انہوں نے کارپوریٹ حکمت عملی، بجٹ، اکاؤنٹس اور ایشوڈ پارٹمنٹ کے شعبے میں کام کیا ہے۔

تمام تعمیراتی کام مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں: گورنر

لکھنؤ: ریاست کی گورنر اور ریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر آنندی بین پٹیل نے آج یہاں راج بھون کے پرجنا ہال میں ایودھیا کی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اودھ یونیورسٹی کے این اے سی کے لیے تیار کردہ ایس ایس آر پیش کیا۔ رپورٹ کا ایک جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں NAAC کے تمام معیارات، تدریسی تربیتی عمل، تحقیق، اختراع، بنیادی ڈھانچہ، طلباء کی معاونت اور کمیونٹی سروس وغیرہ پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں گورنر نے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے نئی اور اختراعی تعلیمی سرگرمیاں اپنانے اور تحقیق کے فروغ کے لیے وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی۔ یونیورسٹی کے انفراسٹرکچر کو مزید مضبوط اور آسان بنانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے ہدایت کی کہ تمام تعمیراتی کام معیاری اور مقررہ مدت میں مکمل کیے جائیں۔ یونیورسٹی کو خود اس کے لیے کوششیں کرنی چاہیے، عوام کا پیسہ ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے گورنر نے یونیورسٹی کو ہدایت دی کہ وہ آنگن واڑی میں زیر تعلیم بچوں کے لیے یونیورسٹی کی عمارت میں غیر نصابی سرگرمیاں منعقد کرنے کے لیے اپنے وسائل کو بروئے کار لائے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ان کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا اور ان کی صلاحیتوں میں نکھار آئے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنر نے یونیورسٹی کو ہدایت کی کہ وہ طلباء کے لیے انتظامی اور اندراج کے عمل کو آسان اور واضح بنائے۔ نوجوان نسل کو اپنے والدین اور بزرگوں کے تئیں زیادہ حساس اور ذمہ دار بنانے کے لیے گورنر نے یونیورسٹیوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے طلباء کو اس کے لیے تیار کریں۔ طلباء کو اولڈ ایج ہوم کے دورے پر لے جائیں۔ جب طلبہ دیکھیں گے کہ کس طرح کچھ لوگ اپنے والدین کو بے بس حالت میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں تو ان میں اقدار اور خدمت کا جذبہ بیدار ہوگا۔ یونیورسٹی کے دروازے ہر سمت سے آنے والے اچھے خیالات کے لیے ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں، جس کا بنیادی مقصد علم کو پھیلانا اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔ اس موقع پر گورنر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، اسپیشل آفیسر ایجوکیشن ڈاکٹر پنکج ایل۔ جانی، یونیورسٹی کی NAAC ٹیم کے تمام ممبران اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔

بی جے پی کی شکست کا ایک بڑا سبب پیپر لیک ہے

قنوج کے سابق ایم پی نے اٹھائے اپنی ہی حکومت پر سوال

قنوج: یکم جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی شکست بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ ایسے میں قنوج کے سابق رکن پارلیمنٹ سبرت پاٹھک نے ایک نیا دعویٰ کر کے بی جے پی حکومت پر ہی سوال کھڑے کر دیے۔ انہوں نے اپنی سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ لوک سبھا انتخابات 2024 میں اتر پردیش میں بی جے پی کی شکست کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن ان میں سے ایک اہم وجہ پیپر لیک بھی ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ہے کہ اتر پردیش کی پولیس بھرتی میں پیپر لیک ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ ملک بھر کی مختلف ریاستوں کے مختلف امتحانات میں پیپر لیک ہونا ہماری زندگی کا حصہ بن گیا ہے۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ اس بار نیٹ امتحان میں پیپر لیک ہونے کا معاملہ ملک گیر سطح کا مسئلہ بن گیا ہے۔ مودی حکومت نے پارلیمنٹ میں پیپر لیک ہونے پر سخت قانون بنایا تھا اور نیٹ امتحان میں پیپر لیک ہونے کی سی بی آئی جانچ کے بعد ملک بھر میں اب بھی کئی اہم گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ بی جے پی کے سابق ایم پی نے اپنی طویل پوسٹ میں پیپر لیک پر سوال اٹھاتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اس طرح کے واقعات بار بار ہمارے سامنے آتے ہیں اور ہمارا نظام ان کے سامنے بے بس نظر آتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں خود سمجھنا ہوگا۔ انگریزوں نے ہمارا ملک چھوڑ دیا لیکن ہماری جڑوں میں کرپشن چھوڑ دی اور یہ آہستہ آہستہ ہمارے معاشرے کا حصہ بن گیا اور پھر ہمارے ملک کے سیاسی لیڈروں کی حفاظت میں یہ کرپشن ہمارے تعلیمی نظام میں بھی داخل ہو گیا۔ اس سے ہمارا نظام تعلیم مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اسکولوں، کالجوں اور کوچنگ سینٹرز کے لیے تعمیر کی گئی بڑی بڑی عمارتوں نے تعلیم کو مکمل طور پر کاروبار میں تبدیل کر دیا۔ سبرت پاٹھک نے مزید کہا ہے کہ پورے ملک میں بالخصوص یوپی اور بہار میں کچھ سیاسی پارٹیوں اور بدعنوان لیڈروں کی سرپرستی میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ جیسے امتحانات میں دھوکہ دہی کو ادارتی شکل دے دیا گیا اور جسے آہستہ آہستہ ہمارے معاشرے نے بھی قبول کرلیا۔ اب اگر کسی کی تعلیم کا آغاز بے ایمانی یعنی دھوکہ دہی سے ہوا اور وہ کسی عہدے پر پہنچ جائے تو اس سے اخلاقیات کی توقع رکھنا بھی بے ایمانی ہے۔ ایسا تو نہیں کہ اسے ختم نہیں کیا جا سکتا؟ اس کے لیے مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اپوزیشن کا تعاون بھی درکار ہے۔

سی پی آئی (ایم ایل اے) کا نئے فوجداری قانون سے متعلق ریاست گیر یوم احتجاج

ایودھیا (نامہ نگار): سی پی آئی (ایم ایل) نے یکم جولائی سے تین نئے فوجداری قوانین کے نفاذ اور اکبر نگر میں بڑے پیمانے پر بلڈوزر مہم چلا کر غریبوں کے مکانات کو مسمار کرنے کے خلاف پیر یکم جولائی کو ضلع ہیڈ کوارٹر تحصیل صدر میں یوم احتجاج اور مظاہرہ کیا۔ احتجاج کے بعد صدر جمہوریہ اور گورنر کو مخاطب نائب تحصیلدار صدر کو ایک میمورنڈم سونپا۔ ریاست گیر کال پر منعقدہ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے سی پی آئی (ایم ایل) کے ضلع انچارج عتیق احمد نے کہا کہ مودی حکومت کے تین نئے قوانین (ضابطہ فوجداری) کو نوآبادیاتی دور کے قوانین سے زیادہ جابرانہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ قوانین ہیں انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈنس ایکٹ، جو بالترتیب انڈین پینل کوڈ 1860، کوڈ آف کریمنل پروسیجر 1973 اور انڈین ایویڈینس ایکٹ 1872 کی جگہ لے گا۔ ان قوانین کے نفاذ کو روکنے اور مناسب جانچ اور بحث کے لیے پارلیمنٹ میں دوبارہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ان قوانین کو عجلت میں منظور کیا گیا جب کہ اپوزیشن کے 146 رکن پارلیمنٹ معطل تھے۔ انہوں نے کہا کہ اکبر نگر لکھنؤ میں ریور فرنٹ کو خوبصورت بنانے اور تعمیر کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ یوگی نے ان غریب خاندانوں کے گھروں پر بڑے پیمانے پر بلڈوزر مہم چلائی جو کئی دہائیوں سے ککریل ندی کے کنارے رہ رہے تھے۔ تقریباً 1200 خاندانوں کے گھروں کو بلڈوزر لگا کر مسمار کر دیا گیا۔ اکبر نگر کے بعد اب بلڈوزر ابرار نگر، خرم نگر سمیت لکھنؤ کی دیگر غریب بستیوں پر چلنے کی تیاری کر رہا ہے۔ صرف لکھنؤ ہی نہیں ایودھیا سمیت دیگر اضلاع میں غریبوں، کسانوں اور چھوٹے تاجروں کی بے دخلی ہو رہی ہے۔ یوم احتجاج کے ذریعے غریبوں کی بے دخلی کو روکنے، ظالمانہ بلڈوزر راج کو روکنے، غریب بستیوں کو باقاعدہ بنانے، اکبر نگر کے بے گھر افراد کو مناسب معاوضہ کے ساتھ مفت مکانات اور شہری سہولیات فراہم کرانے، ایودھیا میں ترقی کے نام پر کسانوں سے لی جا رہی زمینیں، توڑے جا رہے مکانوں اور دکانوں کا مناسب معاوضہ اور رہائشی بحالی کے انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ احتجاج کی صدارت ریاستی کمیٹی کے رکن رام بھروس نے اور نظامت ضلع کمیٹی کے رکن راجیش ورما نے کی۔ پروگرام کو سی پی آئی (ایم ایل) لیڈر سنیتا گوڑ، رام سنگھ، دلیپ کمار گپتا، لال چند گپتا وغیرہ نے خطاب کیا۔ اس موقع پر عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ہجومی تشدد میں مسلم افراد کو قتل کر سکتے ہیں ڈرا نہیں سکتے

سہارنپور (احمد رضا) علیگڑھ کے محلہ ماموں بھانجہ میں بجرنگ دل کے لوگوں نے اورنگزیب کو بری طرح سے مارپیٹ کرتے ہوئے قتل کر ڈالا جب مسلم افراد نے قتل کے خلاف آواز بلند کی تو بجرنگ دل کے لوگوں نے شہر میں ہنگامہ کھڑا کر دیا آج دو ہفتہ بعد پولیس نے مقتول سمیت نو مسلم افراد کے خلاف لوٹ اور ڈکیتی میں مقدمہ درج کر بجرنگ دل کے قاتلوں کو پھانسی سے بچا لیا ہے کل ملا کر مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے میں سرکاری مشینری کا مکمل تعاون ہندو شدت پسند افراد کے ساتھ ہے یہ علیگڑھ کے ہجومی تشدد واقعہ سے ثابت ہو چکا ہے اب مسلم افراد کو اپنے تحفظ کیلئے خد کو قانونی لڑائی لڑنے کے لئے کافی مضبوط کرنا ہوگا، یاد رہے کہ لاکھوں اہل ایمان نے ڈھائی سو سال کی تاریخ میں اپنے وطن عزیز ہندوستان کے جس قدر جانی اور مالی قربانیاں دی ہیں انکا بدل کوئی بھی قوم تا قیامت تک نہی دے سکتی یہ مٹی ہمارے بزرگوں کی قربانیوں سے ہی سر اور سبز ہے یہاں کا مسلمان ہجوم سے گھر کر قتل تو ہو سکتا ہے مگر شدت پسند افراد سے ڈر کر بھاگ نہی سکتا یہی وطن پرست اور اسلام کے ماننے والے مسلمانوں کا عقیدہ ہے! حالات حاضرہ پر سی پی ایم کے سینئر رہنما نے کل اپنے ایک بیان میں بتایا کہ مسلسل ملک بھر سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ان دنوں ملک کا مسلم طبقہ ہندو شدت پسند افراد کے ظلم و ستم سے گھرا ہوا ہے مسلم طبقہ پر دن رات مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں کبھی گائے کے نام پر تو کبھی لو جہاد کبھی آذان اور نماز کے نام پر مسلم افراد کے خلاف نفرت سے بھرا ہوا ظلم و تشدد خوف ناک صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے سرکاری مشینری اور سرکار سب کچھ جانتے اور پہچانتے ہوئے بھی تماشائی بنی ہوئی ہے ہندو شدت پسند افراد کے حوصلے آجکل اس قدر بلند ہو چلے ہیں کہ اب لوک سبھا میں مسلم افراد کے حق کی بات کرنا اور لوک سبھا میں اب میں جے سنودھان یعنی کہ "آئین ہند زندہ آباد" کا نعرہ بلند کرنے سے بھی روکا جا رہا ہے سبھی سنجیدہ قائدین کا ماننا ہے کہ ایک سو چالیس سال سے یہ تنگ نظر ہندو شدت پسند افراد بلاوجہ ٹوپی داڑھی سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے مسلم آبادی پر حملے کر رہے ہیں یہ ایک خطرناک حکمت عملی ہے اس بڑھتی ہوئی نفرت پر اب لگام کسنی ہی چاہئے! حالات حاضرہ پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے کہا کہ لگاتار ہماری بہو بیٹیوں پر بھی چھینٹا کشی کی جاتی ہے ہمارے مدارس اسلامیہ کے طلبہ، مساجد کے امام اور مسلم تاجروں کو گائے کے گوشت کھانے کے جھوٹے الزام لگا کر نیز راہ چلنے والے عام کمزور ریڑھی اور رکشا چالک کو بھی سنگین ڈھنگ سے مارا پیٹا جاتا ہے یہاں تک کہ دس سال میں سیکڑوں افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے مدارس اور مساجد کے ساتھ ساتھ ہزاروں مزارات بھی شہید کر دئے گئے ہیں اس ظلم و جبر کی ہم جب کوئی شکایت لیکر جاتے ہیں تو الٹے ہمارے خلاف ہی ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور ہم ہی کو بلاوجہ جیل میں بند کر دیا جاتا ہے آج بھی سیکڑوں مسلم افراد جیل میں جبر و ستم برداشت کرنے کو مجبور ہیں عام رائے ہے کہ آخر اس ملک کے عوام اور سرکاری مشینری کو ہو کیا گیا کہ وہ صرف اور صرف مسلم طبقہ پر لگاتار جانلیوا حملہ کیوں کر رہے ہیں ہمیں یہاں کیوں برداشت نہیں کر پا رہی ہے ان سب باتوں کے باوجود آج امن اور سلامتی کے مراکز مدارس اسلامیہ پر بھی طرح طرح سے لعن طعن کی جا رہی ہے افواہوں کی بنیاد پر مدارس اسلامیہ کے خلاف شاطرانہ پروپگنڈہ چلایا جا رہا موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ و بقاء کے لئے ایک پلیٹ فارم بنانے کی یا مسلم تنظیموں سے علماء و مشائخ و عوام کو جوڑنے کی سخت ضرورت ہے جیسے سنی جمیعت العلماء ہند یا رضا اکیڈمی یا علماء و مشائخ بورڈ یا رضاء مصطفی بریلی شریف تب کہیں جا کر اسلام اور مسلمانوں کا تحفظ ہو پائے گا ورنہ دن بدن حالات اور خراب ہو جا رہے ہیں اور امت مسلمہ کے تحفظ و بقاء کے لئے مختلف نشست کی سخت ضرورت ہے! محمد علی ایڈوکیٹ نے کہا کہ اجکل جہاں جہاں جتنی بھی سماجک اور تعلیمی اصلاحی تنظیمیں ہیں وہ اور لگاتار اصلاحی کاموں میں سرگرم ہوتے ہوئے کم زیادہ کر کے اپنے اپنے علاقے میں سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہیں جیسے علماء بندیل کھنڈ تنظیم المدارس سنی جمیعت العلماء ہند تنظیم المکاتب تحریک پیغام انسانیت مہراج گنج، رضا اکیڈمی بمبئی اس وقت اکابرین علماء کرام و فقہاء عظام و دانشوران کی امت مسلمہ کے جان و مال عزت و آبرو کے تحفظ و بقاء کے لئے ایک پلیٹ فارم کی سخت ضرورت ہے ملت اسلامیہ کو ظالموں اور جابروں سے بچانے کیلئے بہت کچھ سوچنا ہوگا ایک راز یہ بھی ہے کہ آپ کو سیاسی پارٹیوں کے خلاف بولنے کے بجائے اپنا متحدہ پلیٹ فارم بنا کر قوم و ملت کے لئے کام کرنا ہوگا ہمارا کام ہی خد جواب بن جائے گا ان شاءاللہ عزوجل ممبر لوک سبھا اویسی صاحب کے اندر ایک بہت بڑی کمی ہے کہ جو بات اپنے کے بیچ میں کرنے کی ہوتی ہے وہ مجمع عام میں بول جاتے ہیں اس کی وجہ سے بھی مسلمانوں کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے، بہر حال ہم اور آپ کو حالات سمجھ کر اپنے اپنے علاقے میں کام کریں اور علماء کرام و عوام کو سیاست میں آنے کی سخت ضرورت ہے تب کہیں جا کر قوم و ملت کا بھلا ہوگا۔

اُردُو ادب سوسائٹی نے کیا دعوت موسم فصل بہار کا اہتمام

امروہہ۔ مقامی ثقافتی تنظیم اتر پردیش اردو ادب سوسائٹی نے اپنی سالانہ تقریب دعوت موسم فصل بہار کا اہتمام کوثر باغ دھنورہ روڈ پر روایتی اہتمام کے ساتھ کیا جسمیں شہر کی سیاسی اور سماجی شخصیات کے ساتھ مرادآباد کے امام حکیم سید معصوم آزاد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ سابق کابینہ وزیر حاجی محبوب علی، سابق ایم پی راشد علوی، مفتی محمد افغان منصور پوری، سابق ایم ایل سی پرویز علی، نامور شاعر سلیم امروہوی دہلی جیسی سرکردہ شخصیات نے اس تقریب خصوصی کو رونق بخشی اور اس پروگرام کے سلسلہ میں اظہار خیال پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے آم کا مزہ اور دوگنا ہو جاتا ہے۔ شاعر شیبان قادری، ڈاکٹر ناصر امروہوی، پروفیسر ناشر نقوی، سلیمان فراز حسن پوری، سلیم امروہوی (دہلی) نے ماحول کو شاعرانہ بنا دیا۔ کوثر علی عباسی نے کہا کہ امروہہ باغات سے گھرا ہوا آموں کا شہر ہے۔ مختلف قسمات کے آم اس شہر کی پہچان ہے۔ اس دوران سید محبوب حسین زیدی، نواب مراد علی خان، حاجی نسیم احمد خان، خبیب احمد صدیقی، حاجی خورشید انور، خالد صدیقی، اقبال احمد خان، سرتاج عالم منصوری، ناصر علی صدیقی، دانش انجینئر، سرتاج صدیقی، شاہ رخ خان، فہیم نبی صدیقی، محمد احمد زیدی، انس عباسی، آصف قریشی، رومی شفاعت، حاجی اقرار انصاری سابق چیئرمین، مراد عارف انصاری، اقرار ممبر، اکرام حسین زیدی، فہیم شاہنواز، گمان حسن منا، عظیم ایڈوکیٹ، ڈاکٹر چندن نقوی، خوشتر مرزا، عبدالوہاب سیفی، شمیم ممبر وغیرہ و دیگر افراد کثیر تعداد میں شریک تھے

مولانا یعقوب قادری کا 30ویں عرس مبارک کا اہتمام

میرٹھ: یکم جولائی (پی این ایس) ریاست اتر پردیش کے ضلع میرٹھ میں واقع مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندر کوٹ میں اپنی تعلیمی خدمات انجام دینے والے مولانا مفتی محمد یعقوب قادری کا آج 30 واں سالانہ عرس مبارک منایا گیا۔ اس موقع پر مولانا کی مدارس طلباء کے لیے تعلیمی خدمات کو یاد کیا گیا۔ جس میں سبھی مذہب و ملت کے لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا محمد یعقوب نہ صرف مدارس کا نظام دیکھتے تھے بلکہ وہ ملک اور سماج کے لیے کی خدمات کے لیے بھی ان کو جانا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج ان کے عرس مبارک میں ان کی خدمات کو یاد کیا جا رہا ہے۔ ہر سال منعقد ہونے والے عرس قادری مبارک میں ملک کے مختلف مقامات سے علماء کرام نے شرکت کر کے مولانا کی قوم کے لئے تعلیمی خدمات کو بیان کیا۔ مولانا یعقوب نے جہاں سماجی خدمات انجام دیں وہیں مدارس طلباء کے لیے دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم سے روشناس کرایا۔ مولانا یعقوب قادری کے فرزند مولانا شمس قادری نے بتایا کہ ان کی زندگی عالم انسانیت کے لیے ایک نظیر ہے۔ وہ سماج میں غریب اور پسماندہ طبقات کے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ان میں انسانی شعور بھی پیدا کرتے تھے۔ تاکہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں وہ دوسروں سے کمتر نہ سمجھے جائیں، اس موقع پر مولانا کی مغفرت کی دعائیں کی گئی ساتھ ہی ان کے اعمال پر عمل کرنے کی تاکید بھی کی گئی تاکہ ملک میں امن و امان کو برقرار رکھا جا سکے۔

سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی 51ویں سالگرہ بہت دھوم دھام سے منائی گئی

رائے بریلی۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی 51ویں سالگرہ بہت دھوم دھام سے منائی گئی اس موقع پر ایس پی کارکنوں نے کیک کاٹا اور اس کے ساتھ درخت بھی لگائے۔ اس موقع پر ایس پی کے سابق ضلع نائب صدر رام سیوک ورما نے پی ڈی اے کے جن نائک اکھلیش یادو کو سالگرہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اور ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو کا 51 واں یوم پیدائش ہے۔ اکھلیش یادو جی کی سالگرہ اس بار بہت خاص ہے۔ اپنے والد کی سیاسی وراثت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے 2012 میں اقتدار میں آنے والے اکھلیش یادو نے یوپی میں ایک بڑی سیاسی فتح حاصل کی ہے۔ مودی۔ یوگی لہر اور بی جے پی کے ماہرین کی پوری فوج کے باوجود، ایس پی 37 سیٹیں جیتنے میں کامیاب ہوئی، سابق ضلع پنچایت صدر رام سنگھ نے کہا کہ لوہیا کے اصولوں اور جے پی کے اصولوں پر چلتے ہوئے کسانوں اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والے لیڈر کو عزت دینی چاہیے۔ سالگرہ مبارک۔ اقلیتی اسمبلی کے قومی سکریٹری ڈاکٹر ایس یو خان نے پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق ضلع نائب صدر راجندر یادو راجو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے یوم پیدائش پر کارکنوں نے پی ڈی اے میں شرکت کی۔ درخت لگانے کی مہم اور حامیوں میں کافی جوش و خروش ہے۔ اس سلسلے میں کئی قسم کے پروگرام بھی منعقد کیے جائیں گے اور دیہی علاقوں میں درخت لگائے جائیں گے۔ اس کا بنیادی مقصد ماحول کی حفاظت کرنا ہے اور ایس پی کے سینئر لیڈر چندر راج پٹیل محمد، راہل نرل اور بھوپندر یادو نے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وِل یادو سندیپ یادو پون آکاش یادو شیلیندر وغیرہ موجود تھے۔

صوفیہ کرام نے معاشرہ کو محبت کا پیغام دیا ہے: خرم رضوی

امروہہ۔ معروف بزرگ صوفی تسلیم احمد شاہ صابری کا عرس نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ کُل شریف میں شامل زائرین نے مزار مبارک پر چادر پوشی کر کے دعائیں مانگی۔ آج دن میں عرس کی مناسبت سے اتراسی روڈ پر ریلوے کراسنگ پر واقع تسلیم احمد شاہ صابری کی درگاہ پر صبح سے ہی زائرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ دور دراز سے لوگ تشریف لا کر مزار پر پھول اور چادر پوشی کر رہے تھے۔ پروگرام کا آغاز نماز فجر کے بعد قرآن خوانی سے ہوا۔ انجینئر خرم حسن رضوی نے بتایا کہ صوفی تسلیم احمد شاہ صابری رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی ذکر الٰہی میں گزاری۔ آپ کے چاہنے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ دریں اثناء دوپہر کو مزار مبارک پر چادر چڑھائی گئی۔ ڈاکٹر منصب علی اور ہمنواں نے نعتیہ کلام پیش کر کے محفل میں رنگ بھر دیا۔ ساتھ ہی قوالوں نے شاہ کی شان میں قوالی بھی پیش کی۔ جسکو سن کر زائرین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ کل شریف کے بعد لنگر تقسیم کر کے عرس کا اختتام ہوا۔ آخر میں صوفی معین الدین صابری نے ملک میں امن اور امن ترقی اور خوشحالی کے لیے دعا کی۔ اس دوران اسلم رضوی، ڈاکٹر افسر پرویز، مشتاق احمد، زید رضوی، سلطان انصاری ندیم احمد حاجی اویس رضوی، صوفی نشاط و دیگر اہم ترین نام موجود تھے۔

حکیم تاج الدین ہاشمی کی یاد میں فری میڈیکل کیمپ

امروہہ۔ فروغ تعلیم اور سرگرم سماجی خدمات کے لئے متعارف سماجی تنظیم حکیم مہتاب الدین ہاشمی ٹرسٹ امروہہ کے زیر اہتمام حکیم تاج الدین ہاشمی کی یاد میں فری میڈیکل کیمپ آنکھوں کی جانچ و چشمہ تقسیم کیمپ کا انعقاد مدرسہ بنی ہاشم امروہہ میں کیا گیا اس موقع پر کثیر تعداد میں ضرورت میں لوگوں کی آنکھوں کا مفت معائینہ کیا گیا اور حسب ضرورت لوگوں کو چشمہ بھی تقسیم کیے گیے پیر کو صبح دس بجے سے شام چار بجے تک چلنے والے اس فری کیمپ کے دوران تقریباً 400 مریضوں کی آنکھوں کا معائینہ ہوا اور کثیر تعداد میں چشمے بھی تقسیم کئے گیے ڈاکٹر شگفتہ رانی کی نگرانی میں منعقد اس کیمپ کے دوران انکی ٹیم کے ذریعے مریضوں کا تسلی بخش معائینہ کیا گیا کنوینر کیمپ سرکردہ سماجی کارکن ڈاکٹر حکیم ایاز الدین ہاشمی نے بتایا کہ یہ کیمپ ہمارے بڑے بھائی حکیم تاج الدین ہاشمی کی یاد میں منعقد کیا گیا بولے حکیم تاج الدین ہاشمی نے ہمیشہ غریب نادار و ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنے کی تلقین ہم سب اہل خانہ کو کی انکی سماجی خدمات کو مزید جاری رکھنے کے لئے وقت وقت پر اس طرح کے فری میڈیکل کیمپ منعقد کئے جاتے رہینگے بولے صحت انسانی زندگی کا اہم ترین پہلو ہے موجودہ وقت میں موبائل کے بے جا استعمال کے سبب آنکھوں کے مختلف امراض کی شکایات میں اضافہ ہوا ہے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فری میڈیکل کیمپ منعقد ہوا جبکہ آئندہ بھی حکیم تاج الدین ہاشمی کی یاد میں اس طرح کے کیمپ منعقد ہونگے جن سے ضرورت مند لوگوں کو فائدہ حاصل ہو اس موقع پر ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی علیم الدین ہاشمی ڈاکٹر برہان الدین ہاشمی کلیم الدین ہاشمی عمران صدیقی شہزاد عباسی فراز عباسی مشاہد علی عباسی دلشاد خاں عادل رشید انصاری وغیرہ موجود رہے

نئے قانون کے شروع ہوتے ہی یوپی میں پہلی ایف آئی آر درج

امروہہ: یکم جولائی (پی این ایس) انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) کی جگہ انڈین جسٹس کوڈ (بی این ایس) آج سے ملک میں نافذ ہو گیا ہے۔ نیا قانون نافذ ہوتے ہی یوپی میں اس کے تحت پہلی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ نئے قانون کے مطابق پہلی ایف آئی آر اتر پردیش کے امروہہ کے رہرہ پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی ہے۔ یہ ایف آئی آر مجرمانہ قتل کے معاملے میں درج کی گئی ہے۔ پولیس نے نئے قانون BNS کی دفعہ 106 کے تحت ایف آئی آر درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔
دراصل سنجے سنگھ سشیل کمار نے امروہہ کے رہرا تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ شکایت کے مطابق شکایت کنندہ کے والد جگپال پیر کی صبح اپنے کھیت میں دھان کا پودا لگانے گئے تھے۔ اس کے کھیت کے بازو اسی گاؤں کے رہنے والے راج ویر کا کھیت ہے جس میں اس نے بجلی کے تار لگائے تھے بجلی کا جھٹکا لگنے سے جگپال کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد پولیس نے راجویر اور اس کے بیٹے بھوپ کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 106 کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔ پہلے یہ کارروائی آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت کی گئی تھی۔ یہ مجرمانہ قتل کا معاملہ ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ یکم جولائی یعنی آج سے ملک بھر میں تین نئے فوجداری قوانین نافذ ہو گئے ہیں، جس سے ہندوستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں ایک جامع تبدیلی آئی اور نوآبادیاتی دور کے قوانین کا خاتمہ ہوا۔ انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈنس ایکٹ نے بالترتیب برطانوی دور کے انڈین پینل کوڈ، کوڈ آف کریمنل پروسیجر اور انڈین ایویڈنس ایکٹ کی جگہ لے لی ہے۔

گاؤں رنکھنڈی میں جاری دھرنا پیر کو بھی جاری رہا

دیوبند: یکم جولائی (ایچ ایف خان): دیوبند کے قریبی گاؤں رنکھنڈی میں شراب کے ٹھیکے کو کسی دوسری جگہ منتقل کئے جانے کے مطالبہ کو لیکر گزشتہ کئی روز سے جاری گاؤں کے لوگوں کا دھرنا پیر کو بھی جاری رہا، گاؤں کے لوگوں نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر فوری طور پر ان کا مسئلہ حل نہیں کیا گیا تو وہ مہا پنچایت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ واضح ہو کہ گزشتہ بدھ کے روز رنکھنڈی گاؤں کے لوگ رنکھنڈی، گھلولی روڈ پر واقع شراب کے ٹھیکے کو بند کراتے ہوئے اس کے سامنے دھرنے پر بیٹھ گئے تھے۔ گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ متعلقہ افسران سے کافی عرصے سے شراب کی دکان کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن کسی بھی سطح پر ان کی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ شراب کے ٹھیکے کا گاؤں کے نوجوانوں پر منفی اثر پڑ رہا ہے، لہٰذا وہ کسی بھی حالت میں اس جگہ پر ٹھیکے کو کھلنے نہیں دیں گے۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ جب تک ٹھیکہ کسی اور جگہ منتقل نہیں کیا جاتا تب تک ان کا دھرنا جاری رہے گا۔ اگر انتظامیہ نے ان کے مطالبہ پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا تو دھرنے میں مزید شدت لائی جائیگی اور وہ بہت جلد گاؤں میں سرو سماج کے لوگوں کی مہا پنچایت کا انعقاد کر تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ اس دوران کسان مزدور سنگٹھن کے ضلع جنرل سکریٹری راجکمار پنڈیر، نریندر، دھرم پال سنگھ، کیہر سنگھ، ستیہ کمار، انیل کمار، شبھم، امریش، اور پردیپ وغیرہ موجود تھے۔

دو کلوواٹ کا بجلی میٹر، پانچ ماہ کا بل آیا 24 لاکھ روپے

کانپور: یکم جولائی (پی این ایس) کیسکو کے آن لائن بلنگ سسٹم کو اپ گریڈ ہوئے چار ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن بلنگ میں بے ضابطگیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ تازہ معاملہ پھول باغ ڈویژن کے تحت سنجے نگر علاقہ کا ہے۔ یہاں ایک صارف کا پانچ ماہ کا بل 24 لاکھ روپے تھا۔ گھر میں دو کلوواٹ میٹر نصب ہے۔ اب صارف کبھی ایس ڈی او کے پاس جا رہا ہے اور کبھی جے ای کے پاس بل میں ترمیم کے لیے چندر شیکھر جو کہ سنجے نگر کے رہنے والے ہیں، ایک پرائیویٹ اسٹیبلشمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ ان کے گھر پر دو کلوواٹ کا میٹر نصب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جنوری تک کا بجلی کا بل ادا کر دیا ہے۔ اس کے بعد میٹر ریڈر اپنی جگہ پر آتا تھا لیکن بل ہولڈ ہونے کا کہہ کر چلا جاتا تھا۔ کئی بار شکایت کی مگر کوئی حل نہ نکلا۔

راحت اشیاء کے معیار کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے

وزیراعلیٰ نے ریاست میں سیلاب بندوبست اور جان ومال کے تحفظ کے پیش نظر تیاریوں کا جائزہ لیا

لکھنؤ۔اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں سیلاب بندوبست flood managementاور جان کی حفاظت کے لیے جاری تیاریوں کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سیلاب کے باعث جو ریاست میں کئی دہائیوں سے بڑے پیمانے پر جان ومال کے نقصان کا سبب بن رہے ہیں، مسئلہ کے مستقل حل کے لیے گزشتہ 7 برسوں میں کی گئی منصوبہ بند کوششوں کے کے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ریاست میں سیلاب کے نظریہ سے بے حد حساس اضلاع کی تعداد میں غیر معمولی کمی آئی ہے۔ ماہرین کے مشورے کے مطابق جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے سیلاب کے خطرے کو کم کرنے میں کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ سیلاب سے جان بچانے کے لیے بین محکمہ جاتی رابطہ کاری نے اچھا کام کیا ہے۔ اس سال بھی سیلاب کی صورت میں بہتر کوآرڈینیشن، کیوک ایکشن اور بہتر بندوبست کے ذریعے لوگوں کی تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ریاست میں سیلاب کے نظریہ سے 24 اضلاع انتہائی حساس زمرے میں ہیں۔ ان میں مہاراج گنج، کشی نگر، لکھیم پور کھیری، گورکھپور، بستی، بہرائچ، بجنور، سدھارتھ نگر، غازی پور، گونڈہ، بلیا، دیوریا، سیتاپور، بلرام پور، اجودھیا، موءِ، فرخ آباد، شراوستی، بدایوں، امبیڈکر نگر، اعظم گڑھ، سنت کبیر نگر، پیلی بھیت اور بارہ بنکی ضلع شامل ہیں۔جبکہ سہارنپور، شاملی، علی گڑھ، بریلی، ہمیر پور، گوتم بدھ نگر، رام پور، پریاگ راج، بلند شہر، مراد آباد، ہردوئی، وارانسی، اناو ءِ، لکھنو ءِ، شاہجہاں پور اور کاس گنج کے اضلاع حساس نوعیت کے ہیں۔انتہائی حساس اور حساس علاقوں میں سیلاب کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے راحت اشیاء کا مناسب ذخیرہ جمع کیا جائے۔ان جگہوں پر مناسب روشنی اور ضروری سامان کا بھی انتظام کیا جائے۔جل شکتی وزیر، دونوں وزرائے مملکت اور اعلیٰ حکام کو انتہائی حساس اور غیر محفوظ علاقوں کا دورہ کرنا چاہیے اور سیلاب سے بچاو ءِ سے متعلق پروجیکٹوں کا معائنہ کریں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ محکمۂ موسمیات کے اندازوں کے مطابق اس سال مناسب بارشوں کا امکان ہے۔ نیپال اور اتراکھنڈ کی سرحد سے متصل اضلاع میں چوکسی برقرار رکھیں۔ عوام کی سہولت ،راحت اور بچاو ءِ کے کاموں کے بہتر انتظام کے لیے سیلاب کے بلیٹن اور موسم کی پیشن گوئی باقاعدگی سے جاری کی جائے۔

محکمۂ موسمیات ہند India Meteorological Department، مرکزی آبی کمیشن Central Water Commission،قومی آفات مینجمنٹ اتھارٹی National Disaster Management Authorityنے ریاست کے آبپاشی اور آبی وسائل، ہوم، میڈیکل اور ہیلتھ، فوڈ اینڈ لاجسٹکس، ریونیو اور ریلیف، مویشی پروری، زراعت، اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ، ریموٹ سینسنگ اتھارٹی کے ساتھ بہتر تال میل قائم کیا ہے۔ مرکزی ایجنسیوں/محکموں کے ساتھ مسلسل رابطے کو برقرار رکھیں۔ موصول ہونے والی تشخیص/تخمینہ رپورٹ فیلڈ میں تعینات افسران کو بروقت دستیاب کرائی جائے۔دریاو ءِں کی چینلائزیشن دریا کے کناروں پر واقع رہائشی علاقوں اور زراعت کے تحفظ میں مفید ثابت ہو رہی ہے۔ امبیڈکر نگر، بلرام پور، بارہ بنکی، سیتا پور اور شراوستی اضلاع میں پانی کی نکاسی اور چینلائزیشن کے جاری منصوبوں کو وقت پر مکمل کریں۔نکالی گئی سلٹ کا بہتر استعمال کیا جائے۔ریاستی سطح اور ضلع کی سطح پر فلڈ ریلیف کنٹرول روم کو 7×24 ایکٹیو موڈ میں رہنا چاہیے۔ اتر پردیش پولیس ریڈیو ہیڈ کوارٹر نے سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں 113 وائرلیس مراکز قائم کیے ہیں۔اس مرکز کو مانسون کے دوران ہر وقت فعال Activeرہنا چاہیے۔سیلاب زیادہ بارش کی صورتحال کو باقاعدگی سے مانیٹر کیا جانا چاہیے۔این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، پی اے سی فلڈ یونٹس اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیموں کو 7×24 ایکٹو موڈ میں ہونا چاہیے۔ڈیزاسٹر فرینڈ وولنٹیئرس کے ساتھ ہوم گارڈز کی خدمات بھی لی جانی چاہئیں۔ان کی تعیناتی کے حوالے سے ایکشن پلان تیار کریں۔ تمام اداروں کے درمیان بہتر تال میل ہونا چاہیے۔ کشتیوں، راحت اشیاء وغیرہ کا بروقت انتظام کیا جائے۔ سیلاب/زیادہ بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں راحتی کام بروقت مکمل کیے جائیں۔ متاثرہ خاندانوں کو فوری طور پر ہر ممکن مدد فراہم کی جائے۔ راحت کاموں میں درمیانی اور بڑی کشتیاں استعمال کی جائیں۔تمام کشتی سواروں کو لائف جیکٹس پہننی چاہئیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سیلاب کے دوران اور بعد میں بیماریاں پھیلنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ایسی صورتحال میں میڈیکل اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہیلتھ کٹس تیار کر کے اضلاع میں تقسیم کی جائیں۔کلورین کی گولیاں، او آر ایس اور بخار وغیرہ کی ادویات کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ سانپ کے کاٹنے کی صورت میں متاثرہ افراد کو فوری طبی امداد فراہم کی جائے۔سیلاب کے دوران پانی جمع ہونے سے متاثرہ اضلاع میں جانوروں کی حفاظت کے انتظامات کیے جائیں۔ سیلاب کے دوران جانوروں کو کسی اور محفوظ جگہ پر رکھا جائے۔بے سہارا گائے کی پناہ گاہوں میں جانوروں کے چارے کا مناسب انتظام کیا جائے۔ جانوروں کی ٹیکہ کاری وقت پر مکمل کی جائے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ راحت اشیاء کے معیار کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔سیلاب ریلیف کیمپوں میں لوگوں کو تازہ کھانا فراہم کیا جائے۔راحت اشیاء کا پیکٹ مضبوط اور لے جانے کے لیے آسان ہونا چاہیے۔ زیادہ بارشوں سے متاثر کسانوں کی فصلوں کا معاوضہ فوری طور پر دیا جائے۔کاشتکاروں کو موسم کی پیشگوئی سے آگاہ کرتے ہوئے کاشتکاری کے لیے سازگار حالات سے آگاہ کیا جائے۔تعمیراتی منصوبوں پر بارش کے اثرات کے پیش نظر ضروری انتظامات پہلے سے کیے جائیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بجلی کے کھمبوں، تاروں، سڑکوں وغیرہ کی بروقت مرمت کی جائے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کو اولین ترجیح دیتے ہوئے سال 2024 میں سیلاب سے بچاو ءِ کے لیے بروقت تیاریاں کرلی گئی ہیں۔ انتہائی حساس قرار دیئے گئے 17 اضلاع میں 37 پشتوں کی بحالی کا کام مکمل کرلیا گیا ہے۔تمام حساس پشتوں پر افسر انچارج/اسسٹنٹ انجینئر کو نامزد کیا گیا ہے۔ علاقائی افسران/ملازمین کے ذریعے پشتوں کا مسلسل معائنہ اور نگرانی کی جارہی ہے۔وزیر اعلیٰ کو باور کرایا گیا کہ سال 2023 میں سیلاب سے متاثر ہونے والے غیر محفوظ/حساس مقامات کی نشاندہی کر کے سیلاب سے بچاو ءِ کے کاموں کو فلڈ پروجیکٹوں کے ذریعے مکمل کیا گیا ہے۔ ریاست میں سیلاب سے نمٹنے کے لیے ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں بنائی گئی اسٹیئرنگ گروپ کی میٹنگ 75 اضلاع میں مکمل ہوگئی ہے۔

بریلی ڈویژن کو گائے تحفظ کے کاموں میں ماڈل ڈویژن بنایا جائے: دھرم پال سنگھ

بریلی ڈویژن میں بے سہارا گائے تحفظ کے لیے 5 سے 20 جولائی تک مہم

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے مویشی اور دودھ کی ترقی کے وزیر دھرم پال سنگھ نے کہا ہے کہ بریلی ڈویژن کے بے سہارا مویشیوں کو گائے کی پناہ گاہوں تک پہنچانے کے لیے 5 جولائی سے 20 جولائی تک ایک مہم چلائی جائے۔گائے تحفظ کے کاموں کی سمت میں بریلی ڈویژن کو ایک ماڈل ڈویژن کے طور پر قائم کیا جائے اور اس ڈویژن کے تحت بدایوں، پیلی بھیت، بریلی اور شاہجہاں پور اضلاع ہو گائے پناہ گاہوں پر تمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ بارش کے موسم کے پیش نظر ریاست کے گاپناہ گاہوں میں محفوظ بے سہارا گایوں کے لیے چارے، بھوسے، پانی، لائٹ اور ٹین شیڈ کے بہتر انتظامات کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔اس کے علاوہ کیچڑ کو روکنے کے لیے پکا سولنگ کا کام کروانے کی بھی ہدایات دی گئیں۔مویشیوں کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے آج ودھان بھون میں اپنے دفتر میں بارش کے موسم میں بے سہارا مویشیوں کے تحفظ، گائے پناہ گاہوں کی سہولیات اور بریلی ڈویژن میں بے سہارا مویشیوں کی تازہ ترین صورتحال کا جائزہ لیا۔انہوں نے کہا کہ گائے پناہ گاہوں میں پانی جمع ہونے کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے بروقت انتظامات کیے جائیں اور متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ضروری ادویات اور ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے تمام چیف ویٹرنری افسران کو ہدایت دی کہ وہ ممکنہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے مویشیوں پر مضر اثرات اور جانوروں کے نقصان کو روکنے کے لیے جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔وزیر موصوف نے ہدایت دی کہ اگر بے سہارا مویشی سڑکوں پر یا کھیتوں میں نظر آتے ہیں تو انہیں مناسب جگہ پر محفوظ کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ گائے پناہ گاہوں کی تعمیر کے لیے مختص رقم شفافیت اور مالی نظم وضبط کے ساتھ خرچ کی جائے۔انہوں نے کہا کہ تعمیراتی کاموں کی بروقت اور اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ جناب سنگھ نے ہدایت دی کہ برسات کے موسم کے پیش نظر نیپیئر گھاس بھی لگائی جائے تاکہ سال بھر سبز چارہ دستیاب رہے۔گائے پناہ گاہوں میں سولر لائٹس کا بھی انتظام کیا جائے اور متعلقہ ویٹرنری افسران کے ذریعہ محفوظ گائے کی باقاعدگی سے صحت کی جانچ کی جائے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری جناب رویندر نے وزیر موصوف کو یقین دلایا کہ ان کی طرف سے دی گئی تمام ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمام اضلاع کے افسران موسم باراں کے پیش نظر مویشیوں کی حفاظت کے لیے ضروری انتظامات کو یقینی بنائیں گے۔اس کے علاوہ گائے پناہ گاہوں کی تعمیر کے کام میں تیزی لائی جائے گی اور کام مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے گا۔ میٹنگ میں محکمہ کے خصوصی سکریٹری جناب دیویندر پال، محکمہ اینمل ہسبنڈری کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رگھوناتھ سنگھ، ڈیزیز کنٹرول سیکٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پی این سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر جگدیش کمار پانڈے اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر اروند کمار سنگھ اور حکومت کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

حکومت مفت بجلی کی شرائط کو مزید سہل کرے: صارف فورم

لکھنؤ: یکم جولائی (یواین آئی) اترپردیش کے کسانوں کے لئے مفت بجلی اسکیم کا رجسٹریشن مدت بڑھانے اور پاور کارپوریشن کی شرائط کو مزید سہل کرنے کا مطالبہ بجلی صارف فورم نے کیا ہے۔فورم کے صدر اودھیش ورما نے کہا کہ کسانوں کے لئے مفت بجلی اسکیم کے رجسٹریشن کی آخری تاریخ 30 جون کو ختم ہوگئی ہے۔ اسے آگے دو ماہ تک بڑھانے و رجسٹریشن کے لئے نافذ شرائط میں نرمی برتنے کے لئے وزیر اعلی سے مطالبہ کیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ صارف کونسل میں اترپردیش میں پوری طرح روسٹر ختم کرا کے 24 گھنٹے بجلی سپلائی کے لئے بھی حکومت سے مطالبہ کرے گا۔ورما نے کہا ریاست میں تقریباً 14 لاکھ کسانوں کے لیے مفت بجلی اسکیم کا فائدہ لینے کے لئے ابھی تک محض 76 سے 80 ہزار کسان ہی سامنے آئے ہیں کیونکہ پاور کارپوریشن کے ذریعہ مفت اسکیم کا فائدہ لینے کے لئے آنے کی شرطیں لگائی گئی ہیں اس لئے رجسٹریشن کرنے میں کسانوں کو تھوڑا پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔صارف کونسل نے اترپردیش حکومت سے رجسٹریشن کی تاریخ کو کم از کم دو ماہ تک بڑھانے اور مفت اسکیم کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے عائد کئی شرائط میں مزید نرمی کا مظاہرہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ڈاکٹر انسانیت کے مسیحا ہوتے ہیں: مولانا خالد رشید

ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا

لکھنؤ، یکم جولائی۔اسلامک سنٹر آف انڈیا میں آج ڈاکٹرس ڈے کے موقع پر کئی ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر تقریب کو خطاب کرتے ہوئے مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ ڈاکٹرس انسانیت کے مسیحا ہوتے ہیں۔ وہ انسانوں کی بڑے پیمانے پر خدمات انجام دے رہے ہیں اور خصوصاً کورونا کے دور میں جس طرح بہت بڑی تعداد میں ڈاکٹروں نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر کورونا کے مرض میں مبتلا افراد کا علاج کیا ہے وہ اپنے آپ میں ایک بڑی مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز میں ۱۹۹۱ء سے یکم جولائی کو "نیشنل ڈاکٹرس ڈے" منایا جاتا ہے۔جس کا مقصد ڈاکٹروں کی خدمات کا اعتراف اور ان کو اعزاز سے نوازا جانا ہے۔ اسی مقصد کے تحت آج اس تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس موقع پر اپولو ہاسپٹل کے مشہور و معروف معالج ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی اور کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب کو شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوشن کے چیرمین ڈاکٹر عبدالقدیر اور مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے ہاتھوں سے اعزاز سے نوازا گیا۔

حکومت نے نئے قوانین کے بارے میں اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیا: کانگریس ایم پی کشوری لال

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) آج سے ملک بھر میں نافذ ہونے والے نئے قوانین کے بارے میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کشوری لال شرما نے کہا کہ حکومت نے ان قوانین کے بارے میں اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیا اور یکطرفہ فیصلہ کیا۔اس لیے ان قوانین پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہمارا (اپوزیشن) مطالبہ ہے کہ نیٹ پر پارلیمنٹ میں بحث ہونی چاہیے لیکن ایوان میں اس پر بحث نہیں ہو رہی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ یکم جولائی سے ملک میں تین نئے قوانین نافذ ہو گئے ہیں۔ یہ انڈین جوڈیشل کوڈ، انڈین سول پروٹیکشن کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ ہیں۔ان قوانین کے بارے میں مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ اس کے ساتھ انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین اب تاریخ بن چکے ہیں۔وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ ان قوانین کی روح، جسم اور روح سبھی ہندوستانی ہیں۔

چیف سکریٹری دفتر یومیہ پانچ شکایات کا جائزہ لے گا

لکھنؤ: یکم جولائی (یواین آئی) اترپردیش میں چیف سکریٹری کا دفتر اب ہر روز پانچ عام شکایات جائزہ لے گا۔ نئے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ نے پیر کو انٹیگریٹیڈ گریوینس ریڈرسل سسٹم (آئی جی آر ایس) کا جائزہ لے کر افسران کو ضروری ہدایات دیں۔انہوں نے کہا کہ عوام الناس کی شکایت اور مسائل کی فوری، آسان اور شفاف ازالے کے لئے آئی جی آر ایس بہت اچھا سسٹم ہے۔ عوام الناس سے مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی شکایات کا فوری اور شفاف ازالہ کرائے جائے۔ شکایات کے ازالے میں میعار اور شکایت کنندہ کے مطمئن ہونے کا خصوصی دھیان رکھا جائے۔نامطمئن تاثر اور اسپیشل کلاج ہونے والی شکایات کا رینڈم کوالٹی معائنہ کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ ان کے دفتر کے ذریعہ یومیہ پانچ شکایات کا معائنہ کیا جائے گا اور ضرورت کے مطابق موقع پر متعلق افسر کو بھیج کر تصدیق کرایا جائے گا۔فرضی رپورٹ لگا کر شکایت کلوز کرنے والے افسران کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔

بہرائچ: نوجوان کی لاش برآمد

بہرائچ: یکم جولائی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع بہرائچ کے رام گاوں علاقے میں تین دنوں سے لاپتہ نوجوان کی لاش پیر کو گاوں کے نزدیک سے برآمد ہوئی ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ رام گاوں تھانہ علاقے کے گرام تلسی پور باشندہ ممتاز عالم عرف سونو (22) گذشتہ 28 جون سے لاپتہ تھا۔ آج دوپہر اس کی لاش گاوں کے نزدیک برآمد ہوئی ہے۔ موقع واردات پر رام گاوں پولیس فورس و فورنسک ٹیم نے پہنچ کر واقعہ کا جائزہ لیا ہے اور لاش کا پنچنامہ بھر کر اسے پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ پولیس پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر آگے کی کاروائی کرے گی۔

حقوق العباد کی پاسداری ہر مومن مرد عورت پر ضروری ہے: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفے تقسیم

لکھنؤ 1 جولائی (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مشن کے کیمپ آفس تال کٹورا میں غریب، بیوہ، معذور، ضرورت مندوں کو ہر مہینے کی طرح اس مہینے بھی وظیفا تقسیم کیا گیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنو نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام میں عبادت کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور اللہ تعالی کی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ متقی وہ ہے جو اللہ تعالی کی دی گئی نعمتوں کو لوگوں پر تقسیم کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے جو کچھ مجھ کو عطا فرمایا ہے وہ میں اس کے بندوں کو بانٹتا ہوں اور اس کو فضول جمع نہیں کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ تعالی کا دوست ہوتا ہے جو اپنی حلق کا نوالہ بھی لوگوں کو دے دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے مسلمانوں کا بھی یہی سخاوت کا حال تھا اور اپنے بعد کے لیے انہوں نے اپنا مال و دولت غریبوں اور نیک کاموں کے لیے وقف کر دیا افسوس ہے کہ ان اوقات کو لوگ برباد کر کے امانت میں خیانت کر کے دنیا و آخرت برباد کرتے ہیں۔کاش کہ ایمان والے اس پر توجہ دیں اور انفرادی یا اجتماعی علاقائی بیت المال قائم کر کے ملت اسلامیہ کو فروغ دیں۔سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔سید اقبال ہاشمی نے کہا کہ ال انڈیا محمدی مشن کی طرف سے عام جنتا کی ہر سطحی پریشانیوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے جس میں ضرورت مندوں کی میڈیکل اور تعلیم پر زیادہ زور دیا جارہا ہے۔محمدی مشن کے ذریعے خاص طور سے غریب بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے جس میں عوام الناس کا بھرپور تعاون مل رہا ہے جس کے ہم سبھی کے بہت شکر گزار ہیں۔محمدی مشن خصوصی طور پر ضرورت مندو کی خدمت کے لیے اور بھی مختلف پروگرام ،ذرائے پر کام کر رہا ہے انشاءاللہ جلد ہی ہم اور پروگرام کے ذریعے عوام الناس کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آ کر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے راجدھانی کے مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔سید احمد ندیم جنرل سیکرٹری ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے بیان میں کہا کی انے والے وقت میں مدرسوں کی ترقی کے لیے بھی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ علاقے میں تعلیم یافتہ اور صحت مند بچے ہوں جس سے وہ اپنی اور اپنے ساتھ ساتھ علاقے کو بھی روشن کرے جس سے ملک واب ملت کی بھی ترقی ہو۔ سید احمد ندیم جنرل ترکیلٹری اور مشن میں سبھی انجمنوں سے اپیل کری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ہرے پیڑ لگانے کی مہم چلائیں جس سے کی ہریالی اور گرمی سے بھی انے والے وقت میں راحت مل سکے یہ سواب کا بھی کام ہے۔اس موقع پر ڈاکٹر افتاب ہاشمی صاحب، نبی احمد صاحب ، سید احمد ندیم جنرل سکریٹری، ایڈوکیٹ طارق ہاشمی جوائنٹ سکریٹری، ایڈووکیٹ راشد معراج لیگل ایڈوائزر، حافظ شکیل نظامی، نجیب احمد ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجودرہے۔

دسہرہ سے پہلے رام لیلا گراونڈ کی تزئین وآرائش کا کام مکمل ہو

چہار دیواروں پر پینٹنگز اور ٹیراکوٹا سے ویدک دور کا احساس ہو: جے ویر سنگھ

لکھنؤ: یکم جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے اکتوبر 2024 میں دسہرہ سے پہلے ہردوئی، مین پوری، ایٹہ کشی نگر اور پرتاپ گڑھ اضلاع میں واقع رام لیلا میدانوں کی چہار دیواری اور تزئین کاری کا کام ہر حال میں مکمل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ان احکامات کی تکمیل میں عملدرآمد کرنے والے اداروں کی جانب سے مقررہ مدت میں کام مکمل کرنے کے لیے جنگی بنیادوں پر کام کیا جارہا ہے۔ یہ اطلاع ریاستی وزیر سیاحت جناب جیویر سنگھ نے آج یہاں دی۔قابل ذکر ہے کہ 12 جون 2024 کو جائزہ میٹنگ میں وزیر سیاحت نے محکمہ ثقافت کے تحت زیر تعمیر پروجیکٹوں/کاموں کو معیار کے ساتھ مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایات دی تھیں۔انہوں نے مین پوری کی کسرا نگر پنچایت وغیرہ کے رام لیلا میدان کی چہار دیواری، گیٹ کی تعمیر کا کام دسہرہ سے قبل مکمل کرنے کی ہدایات دی تھیں۔اسی طرح ہردوئی ضلع کے رام لیلا میدان سنڈیلہ میں عمارت کی تعمیر اور دیگر ترقیاتی کاموں کو بھی وقت پر مکمل کرنے کو کہا گیا۔وزیر سیاحت نے کہا کہ جسونت نگر رام لیلا میدان کے خطوط پر ڈائریکٹر للت کلا اکیڈمی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تنان رام لیلا میدانوں دیواروں، پینٹنگز/ٹیراکوٹا وغیرہ کو تیار کرنے کے لیے تیزی سے کارروائی کریں۔رام لیلا کی چاردیواری پر چبوترے کی تعمیر کے علاوہ تمام کام ویدک طریقے سے کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ایٹہ ضلع کے علی گنج واقع رام لیلا میدان کو دسہرہ سے پہلے خوبصورت بنانے کی بھی ہدایات دی گئیں۔جیویر سنگھ نے کہا کہ کشی نگر ضلع میں رام جانکی مٹھ کے عوامی رام لیلا میدان میں چہار دیواری اور دیگر کام کروائے جا رہے ہیں۔یہ تمام کام 30 فیصد تک مکمل ہو چکے ہیں۔عمل درآمد کرنے والی ایجنسی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اکتوبر 2024 تک تمام کام مکمل کرلیا جائے گا۔ پرتاپ گڑھ ضلع کی نگر پنچایت گڈوارا واقع قدیم رام لیلا میدان کی تزئین وآرائش کا کام 20 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔اسی طرح اودھ کیسری رانا بینی مادھو بخش سنگھ کی یاد میں رائے بریلی آڈیٹوریم کے ڈھانچے کے دوسرے مرحلے کے تعمیراتی کام کے لیے ٹینڈر کے عمل میں تاخیر پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ٹینڈر کا عمل ضابطہ اخلاق ختم ہونے کے بعد مکمل ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ جائزہ میٹنگ میں دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے۔ غفلت کی صورت میں جواب دہی طے کی جائے گی۔

اکھلیش کے یوم پیدائش کو سپا کارکنان نے جوش وخروش کے ساتھ منایا

لکھنؤ: یکم جولائی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کارکنان نے پیر کو پارٹی صدر و اترپردیش کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو کا 51 واں یوم پیدائش پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا۔آج صبح سے ہی ایس پی کے ریاستی دفتر پر کارکنان اپنے لیڈر کو مبارک باد دینے کے لئے آنے لگے تھے۔تمام لوگوں نے گلدستے، پودے اور دیگر یادگاریاں اکھلیش یادو کو نذر کر انہیں یوم پیدائش کی مبارک بادوی اور نیک تمناوں سے نوازہ۔یادو کی یوم پیدائش پر ملک وریاست میں کئی مقامات پر کیک کاٹا گیا،شجرکاری کے ساتھ مٹھائی، پھل، غریبوں کو اناج، بھنڈارے وغیرہ کا انعقاد کیا گی۔ اسپتالوں میں مریضوں کو پھل تقسیم کئے گئے۔ یادو کی لمبی عمر کے لئے ہون۔پوجن کے پروگرام کئے گئے۔سماج وادی خواجہ سرا اسیل کی صدر پائل سنگھ نے اکھلیش یادو کی آرتی اتاری اور لمبی عمر کی دعا کی۔ اس موقع پر یادو نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی اے سب کو جوڑتا ہے۔یہ آر ایس ایس کی لگنے والی شاکھاوں کا جواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی نفرتی سیاست کو روکنے کا کام سماج وادی پارٹی نے لوک سبھا الیکشن میں کیا ہے۔سماج وادی پارٹی نے ملک کی تیسری سب سے بڑی پارٹی بن کر آنجہانی ملائم سنگھ یادو کا سپنا پورا کیا ہے۔یادو نے کہا کہ اجودھیا میں ایس پی کی جیت بی جے پی کی تاناشاہی اور فرقہ واریت کی شکست ہے۔بی جے پی نے تین نئے قانون بنا کر شہری حقوق کی تلف کر کے آئین پر حملہ کیا ہے۔ جمہوریت میں یہ ناقابل قبول ہے۔سماج وادی پارٹی پی ڈی اے کی آئین اور جمہوریت بچانے کی یہ لڑائی ابھی جاری رہے گی۔

مرادآباد: اسسٹنٹ پروفیسر کی مشتبہ حالات میں لاش برآمد

مرادآباد: یکم جولائی (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع مرادآباد کے پکبارا علاقے میں پیر کو ایک پرائیویٹ یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر کی گیسٹ ہاوس سے مشتبہ حالات میں لاش برآمد ہوئی ہے۔ایس پی (شہر) اکھلیش بھدوریا نے پیر کی صبح بتایا کہ اطلاع ملی ہے کہ تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی (ٹی ایم یو) کے شعبہ پیتھالوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر آدتی مہروترا کی لاش ایک گیسٹ ہاوس سے برآمد ہوئی ہے۔ان کے جسم پر زخمی کے نشان پائے گئے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ سردست یہ خودکشی کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔بھدوریا نے بتایا کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ ملنے کے بعد ہی پتہ چل سکے گی۔فورنسک ٹیم نے موقع واردات سے شواہد جمع کئے ہیں۔متوفیہ کے کنبے کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ہریانہ کے ریواری کے ماڈل ٹاون کی رہنے والی ڈاکٹر مہروترا نے 16 جون کو ٹی ایم یو کے شعبہ پیتھالوجی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے جوائن کیا تھا۔جس کے بعد سے وہ یونیورسٹی کے گیسٹ ہاوس میں رہ رہی تھی۔

اے آئی پی ایم ایم نے ویر عبدالحمید اور عبدالقیوم انصاری کا یوم پیدائش منایا

آزادی پسند عبدالقیوم انصاری کو بھارت رتن دینے کا مطالبہ

لکھنؤ۔آج لکھنؤ میں واقع آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاذ کے دفتر میں پہلی پسماندہ تنظیم مومن کانفرنس کے صدر عبدالقیوم انصاری جی، آزادی پسند اور مذہبی بنیادوں پر ہندوستان کی تقسیم کے سخت مخالف اور تحفظ کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے۔ ملک کے ایک عظیم ہیرو چکرا کے فاتح ویر عبدالحمید ادریسی کے یوم پیدائش کے موقع پر تنظیم کے عہدیداروں نے ان عظیم انسانوں کو یاد کیا اور ان کی تصویروں پر پھول چڑھائے اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر تنظیم کے قومی پرنسپل جنرل سکریٹری معروف علی انصاری نے عبدالقیوم انصاری کی زندگی میں کی گئی جدوجہد اور معاشرے کے لیے کیے گئے کاموں کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ ہماری تنظیم عبدالقیوم انصاری سے تحریک لے کر کام کر رہی ہے۔ پسماندہ معاشرے کے مفادات کے لیے یہ جدوجہد کر رہی ہے اور پسماندہ برادری کو ان کے آئینی حقوق سے آگاہ کر رہی ہے، تاکہ ملک کی سب سے محروم ،نظرانداز پسماندہ برادری کو سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی طور پر ترقی دی جا سکے۔ اور دیگر معاشروں کی طرح پسماندہ معاشرہ بھی ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔تنظیم کی ریاستی صدر شاہین انصاری نے کہا کہ حکومت ہند عبدالقیوم انصاری جی کو بھارت رتن دے کر ان کی عزت کرے اور اتر پردیش حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ پرم ویر چکر کے فاتح عبدالحمید ادریسی جی کے نام پر ایک یادگار تعمیر کرے۔ لکھنؤ۔ یہ ان عظیم انسانوں کو حقیقی خراج عقیدت ہوگا۔خزانچی محمد ادریس نے خیراز عقدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے آئیکنز کو پہچاننے کی ضرورت ہے تاکہ ہم آنے والی نسلیں ان عظیم انسانوں سے متاثر ہو کر معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہیں۔اس موقع پر وسطی اتر پردیش کے ریاستی صدر افضل انصاری، عبدالکلام، الیاس سلمانی، عبدالرحمن، کلیم اختر، جانے عالم، اظہر عالم وغیرہ موجود تھے۔